For more visit (exponovels.com)

عشقِ انتہاء

ماہ نور شہزاد

پینٹ کورٹ میں ملبوس سفید رنگ کا نوجوان قد آور بڑھی ہوئی داڑھی کالے سیاہ بالوں کے اسپائس کھڑے کیے ہوئے پتلی ناک درمیانی براؤن رنگ کی آنکھیں ہاتھوں پر موبائل پکڑے وہ ٹائپنگ کرتا ہوا گھمنڈی چال سے زینے اتر رہا تھا کلائی میں برینڈڈ گھڑی سجائے وہ دیکھنے میں سنجیدہ اور خوبصورت تھا لیکن سنجیدگی چہرے پر خوب سجتی تھی کشش بھی بہت حد تک تھی ایسے تو نہیں لڑکیاں اسے دیکھنے کے لیے ترستی تھی پر کشش اور رعبدار شخصیت کا مالک تھا۔۔۔

وہ زینے اترتا ڈائننگ ایریا کا رخ کرنے لگا گھڑی 7:55 بجا رہی تھی۔ اچانک اسکا فون بجا اس نے کال اٹینڈ کی۔ آئی ایم کمنگ ان 10 منٹس۔ وہ رعبدار آواز میں کہتے ساتھ فون رکھتا کرسی کھسکا کر بیٹھا۔۔۔

گڈ مارننگ۔ ربیعہ بیگم اور حامد قریشی نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ گڈ مارننگ۔ وہ بغیر کسی تاثر کے جواب دینے لگا۔۔۔۔

پورے آٹھ بجے ڈائننگ ٹیبل پر چائے آئی۔ سب جانتے تھے وہ وقت کا کتنا پابند تھا ایک منٹ بھی دیر ہو جاتی تو وہ ناشتہ نہ کر کے جاتا تھا۔۔۔

اس نے چائے کا گھونٹ بھرا چائے پیے بغیر اسکا دن گزرنا مشکل ہوتا تھا وہ چائے پیتے ساتھ کرسی کھسکا کر اٹھا۔اللہ حافظ۔ان دونوں کو دیکھے بغیر کہتا آنکھوں پر گاگلز لگا کر مغرورانہ چال چلتا ایک ہاتھ جیب میں ڈالے وہ باہر نکلا ڈرائیو گاڑی میں پہلے سے موجود تھا گارڈ نے اسکے لیے دروازہ کھولا وہ گاڑی میں بیٹھا فوراً ڈرائیور نے گاڑی گراج سے باہر نکالی اور تیز رفتار سے سڑک پر بھگا گیا۔۔۔۔۔

چائے۔۔ سانیہ نے اسکے قریب چائے کا کپ کیا۔ وہ پڑھنے میں مگن تھی فوراً پیچھے کیا۔دور کرو مجھ سے چائے مجھے تو اسکی سمل سے بھی نفرت ہے۔ وہ آوازاری سے کہتے ساتھ دور کرنے لگی۔ کیا پتہ تمہارے بندے کو چائے بہت پسند ہو۔ سانیہ نے مسکرا کر کہا۔اسکے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی۔ تو وہ میرے لیے چھوڑ دے گا چائے۔ وہ تھوڑا اترا کر بتانے لگی۔ اتنا اچھا وہ۔ باسط اسکا دوست ہنس کر کہنے لگا۔ شیٹ اپ جسے میں چاہیے ہوں اسے اور کیا چاہیے ذہین بھی ہوں حسین بھی ہوں اسے تو میری بات فوراً مان لینی چاہیے۔ ریا اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرے شرمیلی مسکراہٹ سجائے ان دونوں کو دیکھ کر اتراتے ہوئے بتانے لگی۔اصلی زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہوتا ایسے ہیروز صرف ناولز تک ہی محدود ہوتے ہیں تم ناولز کی دنیا سے باہر نکلو۔ سانیہ بتانے لگی۔ کیوں نہیں ہو سکتا اصل لائف میں بھی ہو سکتا ہے میں تو نہیں مانتی کہ صرف ناولز میں ایسے ہیرو ہوتے ہیں ریل میں بھی ہوتے ہیں۔ وہ سانیہ کی بات سے اتفاق نہ کرتے ہوئے کہنے لگی۔ ابھی تمہارے دلہے کو آنے میں بہت وقت ہے ریا کیمسٹری کی کلاس ہے گو۔ سانیہ اسے اٹھاتے ہوئے بتانے لگی۔ درمیانہ قد لمبے کالے سیاہ بال جو پونے میں قید

تھے بڑی بڑی کالی سیاہ آنکھیں جن میں بہت کشش تھی پتلی خوبصورت سی ناک گلابی لب دودھیا نہ رنگت دیکھنے میں وہ حسین اور معصوم لگتی تھی سانیہ کا ہاتھ تھامے چلنے لگی انکے پیچھے باسط بھی آیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ میٹنگ سے فری ہو کر روم سے باہر آیا اور بغیر کسے سے کچھ کہے چل دیا۔ یونی چلو۔ ڈرائیور کو حکم دیتا گاڑی میں بیٹھا۔ ڈرائیور خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی اسٹارٹ کر کے سڑک پر دوڑا گیا۔ یہ وقت اسکا یونی جانے کا تھا۔ وہ پندرہ منٹ بعد یونی کے باہر موجود تھا گاڑی سے اترا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر گاڑی کیساتھ ٹیک لگائے آنکھوں پر گاگلز لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ریا اور سانیہ گیٹ کے پاس آکر کھڑے ہوئے سانیہ کی نظر اس پر گئی تمہارا عاشق۔ سانیہ نے ریا کی طرف اشارہ کیا ریا نے اس کو دیکھا۔ آج تو پوچھ کر آتی ہوں مسئلہ کیا ہے اسکا۔ ریا اپنے شرٹ کے بازوؤں کے کف اوپر کر کے غصے سے کہتے ساتھ اس طرف بڑھی۔۔۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا کیوں آجاتے ہو روز روز۔ ریا اسکی براؤن سنجیدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ تمہیں دیکھنے کیلیے۔ وہ ڈھٹائی سے اسکی کالی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دینے لگا۔ ریا کی گھوری میں مزید اضافہ ہوا ساتھ ہی اسکی ناک بھی پھول گئی اور وہ سامنے کھڑے شخص کو اس وقت بہت پیاری لگی۔ مسٹر روحاب حامد قریشی عرف مسٹر گھمنڈی میں نے اگر ڈیڈ کو بتا دیا تمہارا تم جانتے ہو کیا ہو گا۔ ریا شہادت کی انگلی اسکی طرف کیے سرد لہجے میں دھمکانے لگی۔ کسی سے نہیں ڈرتا ریا ندیم قریشی عرف مس لڑاکا۔ وہ اسے مسلسل دیکھتے ہوئے اسی کی انداز میں جواب دینے لگا۔ پاگل ہو۔ وہ اسکی نظریں خود پر محسوس کر کے تپ کر بولی۔ تم نے خود بنایا ہے۔ وہ مسکرا کر شوخ انداز میں کہنے لگا ریا بس اسے گھورتی رہ گئی اور وہاں سے پیر پٹک کر چلی گئی کیونکہ ریا کے حساب

سے اس انسان سے بات کرنا بیکار تھا ریا کا ڈرائیور لینے آچکا تھا وہ گاڑی میں بیٹھتی چلی گئی روحاب بھی گاڑی میں بیٹھ گیا ڈرائیور نے گاڑی بھگا دی۔۔۔۔

ڈیڈ ڈیڈ ڈیڈ۔ وہ گھر آتے ساتھ چیخنے لگ گئی ندیم قریشی پریشان ہوئے۔ کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے وہ فکر مندی سے پوچھنے لگے۔ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے روحاب حامد قریشی ہر روز میری یونی آجاتا ہے اور فضول باتیں کرتا ہے۔ ریا انہیں بتانے لگی۔ کیا تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ وہ غصے سے پوچھنے لگے۔ کیونکہ پہلے وہ صرف آتا تھا آج اس نے فضول باتیں بھی کی ہے آپ کچھ کریں ورنہ میں اسکا وہ حشر کروں گی ساری زندگی یاد رکھے۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ کمرے میں چلی گئی۔ کرتا ہوں میں اسکا کچھ تم پریشان نہ ہو۔ ندیم قریشی کہنے لگے۔ اس لڑکی کا آنا کسی طوفان سے کم نہیں۔ صبا بیگم پریشانی سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

وہ ابھی گھر میں داخل ہوا تھا۔ روحاب۔ تبھی حامد قریشی نے اسے پکارا وہ فوراً انہیں دیکھنے لگ گیا۔ جی۔ وہ پاس آتا پوچھنے لگا۔ ریا کی یونی گئے تھے۔ وہ اسے دیکھ کر سوال کرنے لگے روحاب نے انکی طرف دیکھا۔ جی۔ وہ سپاٹ لہجے میں جواب دینے لگا ریا کی یونی جانے کی وجہ جان سکتا کو وہ غصے سے مخاطب ہوئے۔ وقت آنے پر بتاؤں گا ڈیڈ ابھی مجھے آفس کا بہت ضروری کام ہے۔ وہ کہتے ساتھ زینے چڑھتا اوپر کی طرف بڑھ گیا اور وہ اسے جاتا دیکھنے لگے۔ غصہ ٹھنڈا کریں اسے لازمی کوئی کام ہو گا۔ ربیعہ گھبراتے ہوئے کہنے لگ گئی یہ ساری تمہاری دی ہوئی شے ہے پتہ نہیں کیا بول کر آیا ہے اسے جس سے اس شخص کا فون مجھے آیا ہے۔ وہ غصے سے کہتے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ ربیعہ انہیں جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھا اسکی تصویر دیکھنے میں مصروف تھا۔ کچھ دنوں کی بات ہے پھر تم نے میرا ہونا ہے مس لڑاکا۔ اسکے لہجے میں اعتماد تھا وہ اس طرح کہہ رہا تھا جیسے اسے پتہ ہے کہ اس نے اسکا اسی کو ہونا ہے یا شاید اپنے پیار پر اتنا

بھروسہ تھا۔آفس ورک بھی کرنے نہیں دے رہی ہو چلو مجھے آفس ورک کرنے دو۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سامنے ہی بیٹھی ہے۔۔۔۔

وہ کتابیں پھیلائے ہاتھ میں پین رجسٹر رکھے کوئی پرابلم سولو کرنے میں مصروف تھی۔اچانک اسے ہچکی آئی۔اس وقت مجھے کون یاد کر رہا ہے۔وہ خود سے سوال کرنے لگی۔مجھے کون یاد کر سکتا آپی یاد کر رہی ہے کیا مجھے۔ریا اندازہ لگانے لگی۔افف سر میں بھی درد ہو رہا ہے میڈیسن لے کر پھر کرتی ہوں آ گے۔وہ کہتے ساتھ میڈیسن کھانے لگی اور کچھ دیر آرام کرنے کے لیے لیٹ گئی۔شروع سے ہی عادت تھی کالج سے آکر سو جانا اور رات بھر جاگ کر ٹیسٹ یاد کرنا ہوتا تھا۔۔۔۔

صبا بیگم ندا کو ویڈیو کال کر رہی تھی۔اللہ حافظ مام ہیلو آپی کیسی ہیں آپ یونی سے آکر کروں گی کال ابھی دیر ہو رہی ہے مجھے۔وہ مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ بسکٹ اٹھا کر منہ میں ڈالتی چلی گئی۔اسے کیا ہوا۔ندا ہنستے ہوئے پوچھنے لگی۔اسکا آنا اور جانا دونوں طوفان سے کم نہیں ہوتے۔وہ بتانے لگی جس پر ندا ہنس دی۔اور پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔۔

کیا بات ہوئی پھر آپکی اپنے عاشق سے۔سانیہ اسے تنگ کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔شیٹ اپ فضول مت بولو اور وہ میرا کوئی عاشق نہیں ہے میری انسلٹ کرنے کیلیے آیا ہوتا ہے یہاں کل بھی فضول باتیں کی مجھ سے۔ریا چڑ کر بتانے لگی۔وہی فضول باتیں ہی بتادو ہمیں۔سانیہ ہنس کر کہنے لگی۔شیٹ اپ سانیہ مجھ سے بات مت کرنا۔وہ غصے سے کہتے ساتھ اٹھ گئی نا جانے کیوں ریا کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا اسکا اچھا خاصا موڈ بگڑ چکا تھا۔کر دیا ناراض تم نے اسے۔باسط کہنے لگا۔منا بھی لوں گی تم فکر نہ کرو۔وہ کہتے ساتھ اٹھ کر چلی گئی جس پر باسط منہ بنا گیا۔۔۔۔

ریا وہ مذاق تھا ایک۔ سانیہ اسے کہنے لگی۔ مجھے نہیں پسند وہ انسان پلیز زحمت تنگ کیا کروں مجھے۔ ریا اسے بتانے لگی۔ ٹھیک ہے اگلی دفعہ نہیں کروں گی تم ناراضگی تو ختم کرو۔ سانیہ اسے بتانے لگی۔ پرامس کرو۔ ریا نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کیا۔ پرامس۔ سانیہ نے گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا ریا مسکرادی۔ اب چلیں کلاس کیلیے لیٹ ہو رہے ہیں۔ وہ بتانے لگی چلو۔ وہ بھی کہنے لگ گئی۔۔۔۔۔

سسر۔ اسکی اسسٹنٹ گھبراتے ہوئے اندر آئی۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ واٹ۔ اور سوال کرنے لگا۔ ووہ پریزنٹیشن ریڈی۔۔۔۔۔۔۔ نہیں ہے۔ وہ رک کر الفاظ ادا کرنے لگی۔ جاؤاور بلا کر آؤ۔ روحاب سرد لہجے میں کہنے لگا جس پر وہ ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی۔

وہ کیبن میں آیا بہت ڈرا ہوا تھا۔۔ گو۔ اسنے اسسٹنٹ کی طرف اشارہ کیا وہ خاموشی سے چلی گئی۔ کتنے دن تھے پریزنٹیشن کیلیے۔ روحاب اسے سخت تاثر سے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔ ویک۔ وہ ڈرتے ہوئے جواب دینے لگا۔ روحاب نے فائل اٹھائی اور اسکے منہ پر دے ماری۔ جانتے ہوں ناکام کرنا ضروری ہے میری لیے وہ پروجیکٹ مجھے چاہیے تھا پانچ منٹ میٹنگ ہے کیا کروں گا میں بتاؤں۔ وہ غصے سے چلایا سامنے کھڑا وجود اب کانپنے لگا چکا تھا۔ گیٹ آؤٹ یو آر فائیرڈ۔ وہ اسے کہتے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا سامنے کھڑا وجود دو سکینڈ سے پہلے وہاں سے غائب ہو گیا روحاب سر پر ہاتھ پھیرنے لگ گیا اسکی گردن کی رگیں پھول چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ چھٹی کے وقت باسط کے کندھے پر اپنا خوبصورت سفید ہاتھ رکھے باتیں کرنے میں مگن تھی سامنے کھڑا شخص اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔ ریا نے آج اسے دیکھنا تک گوارا نہیں کیا وہ کسی بات پر اونچا ہنسی اور باسط کے ہاتھ پر دے کر تالی ماری روحاب نے غصے سے گاگلز اتارے اور اپنا غصہ ضبط کرتا وہ ایک خونخوار نگاہ ریا پر ڈالتا ہاتھوں کی مٹھیوں بناتا گاڑی میں بیٹھا۔ چلو۔ وہ چیخا ڈرائیور ہڑبڑا کر۔ فوراً گاڑی بھگا گیا۔۔۔

دیکھا پھر کیسا دیا۔ریا فوراً باسط سے دور ہو کر کہنے لگی۔یار اچھا بھلا تو ہینڈسم ہے کیوں ایسا کر رہی ہے اسکے ساتھ۔ وہ پوچھنے لگا۔کچھ پتہ ہے نہیں تمہیں فضول بولنا آتا ہے تمیز تو ہے نہیں بات کرنے کی۔وہ غصے سے کہتے چلی گئی کیونکہ اسکا ڈرائیور آ چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ آفس میں آیا غصہ تھا جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا گردن اور بازوؤں کی رگیں پھول چکی تھی آنکھیں لال ہو چکی تھی کمرے میں آیا اور کرسی پر بیٹھا۔سرپانی اسکی اسسٹنٹ نے فوراً اسے دیا روحاب نے پانی کا گلاس تھاما۔ تم جاؤ۔سرد لہجے میں مخاطب ہوا وہ کچھ کہے بغیر خاموشی سے چل دی روحاب نے پانی کا گھونٹ بھرا اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس آ گیا اچانک اسکی آنکھوں کے سامنے ریا کا باسط کو تالی مارنے والا منظر آیا اس نے گلاس پر گرفت مضبوط کی۔تم صرف میری ہو اونلی مائن۔وہ اس وقت بولتے ہوئے کوئی پاگل یا دیوانہ لگ رہا تھا چھلانگ کی آواز آئی اور گلاس کے کئی ٹکرے ہو کر فرش پر گر گئے اور کئی اسکے ہاتھ میں گھس گئے وہ اسکی پرواہ کیے بغیر سگریٹ جلا کر وہ پینے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

وہ کمرے میں گہری نیند سو رہی تھی اچانک اسکا فون بجا۔اس نے نیند میں کال اٹینڈ کی۔کون۔ریا نے آہستہ آواز میں پوچھا۔کل سے تمہارے ڈوپٹہ سر پر ہو اور اس باسط کیساتھ تم مجھے نہ دِکھو۔دوسری طرف کوئی شخص بہت ہی غصے میں تھا۔یہ تمیز ہے کوئی انسان سو بھی رہا ہوتا ہے ہر کوئی تمہاری طرح ویلا نہیں ہوتا روحاب حامد قریشی۔وہ غصے سے اٹھ بیٹھی اور اسے اس وقت اسکا کال کرنا سخت ناگوار گزرا تھا اچھی خاصی سنانے لگی۔مائنڈ یور لینگویج مس میں نے کیا کہا۔وہ اس سے پوچھنے لگا۔تم جو مرضی کہو میں ریا ہوں کسی انسان کو خاطے میں نہیں لاتی اور کل تو میں نہ ڈوپٹہ کر کے آؤ گی اور کھڑی باسط کیساتھ ہوں گی۔کیا کر سکتے ہو۔ریا اسکی باتوں کو خاطے میں نہ لاتے ہوئے غصے سے پوچھنے لگی۔میں وہ کر سکتا ہوں جسکا تم سوچ بھی نہیں سکتی اپنی اور اپنے دوست کی اگر جان بچانا

چاہتی ہو تو کل ڈوپٹہ سر پر ہو اور باسط سے دور رہنا۔ وہ اس دفعہ تھوڑی سختی سے مخاطب ہوا تھا۔ ریا تھوڑا سا گھبرائی تھی۔ تم مجھے ڈرا نہیں سکتی دھمکیاں دے کر میں ریا ہوں منہ بھی توڑ سکتی ہوں۔ وہ اپنا پسندیدہ ڈائلاگ کہنے لگی۔ پہلی بات میں دھمکیاں نہیں دیتا میں چاہتا تو تمہیں بتائے بغیر اس انسان کو کھڑے کھڑے فارغ کر سکتا تھا اور رہی دوسری بات تو منہ مجھے بھی اچھے سے توڑنا آتا ہے ایک تو لہجہ ٹھیک کرو اور کل سے مجھے تم اس باسط کیساتھ نہ دیکھو۔ روحاب نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا۔۔۔

میری بات سنو او مسٹر۔ ریا بولتی رہی مگر اسنے دوسری طرف سے کال کٹ چکی تھی۔ ریا نے دوبارہ اسے کال ملائی پہلی بل پر ہی فون اٹھالیا گیا۔ بات ختم نہیں ہوئی تھی میری کیسے فون رکھا میں بتا رہی ہو تم یہ سب کہ کس حق سے رہے ہو۔ ریا اس سے ایک اور سوال کرنے لگی۔ روحاب کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی تھی۔ فیوچر ہسبینڈ ہونے کے حق سے۔ روحاب مسکرا کر جواب دینے لگا۔ تمہیں کس نے کہا کہ میں تم جیسے سے شادی کروں گی اوہ مسٹر یہ خیال اپنے دل سے نکال دو اور ویسے بھی میں جانتی ہوں تمہارا پیار گلے کے کسی بھی گنڈے کی طرح ہے جسکا چار دن میں بھوت ختم ہو جاتا ہے اور کسی نئی لڑکی کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ ریا تھوڑا سا اترائی تھی۔ میرے پیار کا مذاق مت بناؤ پھر کبھی تفصیل سے اظہار کروں گا ابھی مجھے کام ہے۔ اسے ریا کی بات کچھ خاص پسند نہیں وہ۔ کہتے ساتھ فون رکھنے لگا پاگل چول ایڈیٹ گھٹیا۔ وہ غصے سے اسے کچھ ناموں سے پکارتی فون رکھ گئی۔ مس لڑاکا۔ وہ مسکرا کر نظریں موبائل پر جمائے کہنے لگا کیونکہ اسکا وال پیپر بھی اسی کی تصویر تھی۔۔۔

کیا ہوا تم روم سے کیوں نہیں نکلی۔ صبا بیگم پوچھنے لگی۔ دل نہیں کر رہا۔ ریا منہ بنا کر بتانے لگی۔ کیا ہوا ریا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ مام میں بتا رہی ہوں اگر آپ نے یا ڈیڈ نے زبردستی میرا نکاح روحاب حامد قریشی سے کروایا تو میں چھت سے چھلانگ لگا کر مر جاؤں گی لیکن میں کیوں مرو میں اسکا قتل کر دوں گی۔ ریا غصے سے کہنے

لگی۔ ہوا کیا ہے کیا بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو تم۔ صبا بیگم کو اسکا دماغی توازن پر شک ہوا۔ وہ مجھے اپنا فیوچر ہسبینڈ کہتا ہے کین یو بلیو اٹ۔ ریا انہیں بتانے لگی۔ ریا میری جان تم بے فکر رہو تمہاری شادی بلکل بھی روحاب سے نہیں ہو گی میں تمہارے لیے منیب سوچی بیٹھی ہوں۔ صبا بیگم مسکرا کر بتانے لگی ریا کو حیرت کا جھٹکا لگا۔ سیر یسلی مام آپ نے اس لنگوڑ کو پسند کیا ہے میرے لیے میں بتا رہی ہوں میں نہ ہی اس ایڈیٹ انسان سے شادی کروں اور نہ ہی اس لنگوڑ اس سے اچھا ہے میں کنواری رہو تو زیادہ بہتر ہے۔ ریا بولتی چلی جا رہی تھی۔ کیا برائی ہے منیب میں۔ صبا بیگم منہ بنا کر کہنے لگی۔ اچھائی بھی کوئی نہیں ہے پہلے اسے کہیں بزنس تو سنبھالے ٹھیک سے لا س پر لا س کیے جا رہا ہے ماموں کا۔ ریا نے صبا بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ریا میں دیکھ رہی ہو تم حد سے زیادہ بد تمیز ہوتی جا رہی ہو زبان سنبھال کر بات کیا کرو اپنی۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ چلی گئی۔ میری زبان کہاں گری ہوئی ہے جو سنبھالوں۔ ریا منہ بنا کر کہتے ساتھ پڑھنے کا ارادہ کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

پتہ ہے سانیہ مجھے کہتا ہے میں تمہارا فیوچر ہسبینڈ ہوں عجیب پاگل انسان ہے۔ ریا اسے بتانے لگی تم نے کیا کہا۔ سانیہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ میں نے بہت سنائی لیکن وہ ڈھیٹ ایک ہی بات کر رہا تھا ڈوپٹہ کر کے آنا اور باسط سے دور رہنا لیکن میں ریا ندیم قریشی ہوں اسکی باتوں یاد ھمکیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ریا بتانے لگی سانیہ ہنسنے لگ گئی۔ اچھا جاؤ کیفے ٹیریا سے جوس لے آؤ میرا موڈ ٹھیک نہیں ہے ادھر جانے کا۔ ریا بتانے لگی وہ خاموشی سے چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد سانیہ واپس آئی تو اسکے کپڑے گندے تھے اور چہرہ لٹکا ہوا تھا ریا اسے دیکھ کر فوراً کھڑی ہو گئی۔ کیا ہوا۔ وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔ فریال کے گروپ نے مجھے بتایا وہاں موجود سب لوگ ہنس رہے تھے۔ وہ افسردگی

سے بتانے لگی۔اور تم کچھ کہے بغیر آگئی ہو گی دیکھو اب میں کیا کرتی ہوں۔ریا ایک ادا سے کہ کر وہاں سے جاتی ہے۔۔۔۔

فریال سموسے رول چٹنی لیے واپس بڑھ رہی تھی ریا نے اسکا راستہ روکا وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔ہٹو کیا۔فریال کہنے لگی۔ریا کچھ کہے بغیر ہٹی لیکن پاؤں آگے کو کر دیا وہ اس سے ٹکرائی اور نیچے گر گئی۔ریا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔یہ کیا کیا تم نے۔فریال کے گروپ کی ایک لڑکی کہنے لگی۔وہی جو تم نے میری دوست سانیہ کیساتھ کیا۔ریا اسکی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دینے لگی۔ تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی۔فریال اٹھ کر کہنے لگی۔اس سے پہلے اسے تھپڑ مارنے کیلیے ہاتھ اسکے منہ کے قریب کرتی ریا نے اسکی ہاتھ پکڑ کر موڑ دیا۔آہہہ۔وہ درد سے کراہی۔ اگلی دفعہ میری دوست یا میرے گروپ کی کسی بھی لڑکی کیساتھ کچھ غلط کیا تو وہ حشر کروں گی یاد رکھو گی مت بھولو میں ریا ندیم قریشی ہوں کالج کی بہت سی لڑکیاں مجھ سے ڈرتی ہے۔وہ اسے ایک ایک لفظ چبا کر بتاتی وہ غصے سے اسکا ہاتھ چھوڑتی چلی گئی فریال اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ چھٹی کے وقت جان کر باسط اور سانیہ کیساتھ کھڑی تھی جینز پہنے شارٹ شرٹ بازو سلیولیس روحاب کا دماغ گھوم سا گیا اسنے ہنستے ہوئے باسط کی طرف دیکھا روحاب سے اب ضبط نہیں

ہو رہا اس نے ادھر ادھر دیکھا اور ریا کی طرف بڑھا سانیہ گھبرا کر فوراً پیچھے ہو گئی اسنے اسکی سفید خوبصورت کلائی کو زور سے پکڑا ریا حیرت زدہ سی ہو کر اسے دیکھ رہی تھی اور اسے گھسیٹتے ہوئے ساتھ لے جانے لگا گارڈ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس انسان کو روک سکتا کیونکہ وہ اسلام آباد کا مشہور بزنس مین تھا لوگ اسے جانتے تھے اور گارڈ بھی۔چار سال سے اسے جانتا تھا ان چار سالوں میں اتنا تو پتہ لگ گیا تھا کہ وہ کسی غلط مقصد سے یہاں نہیں آتا۔۔۔

ایڈیٹ پاگل انسان چھوڑو مجھے۔وہ غصے سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی وہ غصے سے اسے ساتھ لاتے ہوئے ایک سائیڈ پر لایا اور اسے دیوار سے زور سے لگا یاریا غصے سے گھورنے لگی۔پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی۔لہجے میں انتہا کی سختی تھی۔مجھے تمہاری کوئی زبان سمجھنی ہی نہیں ہے۔وہ غصے سے گھورتے ہوئے جواب دینے لگی۔ریا میری بات کان کھول کر سن لو میں چاہتا تو تمہیں بتائے بغیر اسکا وہ حشر کرتا اسے کھڑے کھڑے فارغ کر سکتا تھا لیکن تمہیں اسی لیے بتایا تاکہ تم وہ کام نہ کروں جسے مجھے غصہ آئے۔روحاب کے لہجہ بہت سرد تھا۔میں تمہاری بات ہی کیوں مانو۔؟وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔میں بار بار جواب دینے کا عادی نہیں ہوں کوئی تمہیں دیکھے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور اسکا کندھا تمہاری کلائی سے چھو رہا تھا کیسے برداشت کرتا۔روحاب کے بولنے کے انداز میں کس قدر تکلیف تھی وہ ہی جانتا تھا شروع سے ہی جو اسکا ہے وہ اسکا ہی ہے۔پاگل ہو تم۔۔ریا کو وہ پاگل لگا۔یس۔۔وہ ڈھٹائی سے جواب دینے لگا۔تو یہاں کیوں کھڑے ہو پاگل خانے جا کر علاج کرواؤ وہ غصے سے کہتے ساتھ اسے دھکا دیتی آگے کو بڑھ گئی روحاب نے اسے روکنا چاہا مگر وہ نہیں رکی

ریا وہاں سے جا رہی تھی ایک کتا بھاگتا ہوا دیکھائی دیا ریا کی جان پر بن گئی ریا گھبرائی اس نے ادھر دیکھا ادھر دیکھا۔اگر بھاگی تو پیچھے پڑ جائے گا اور آگے گئی تو جو مجھے کاٹ لے گا کیا کروں۔وہ رونے والی شکل بنا کر کہتے ساتھ فوراً روحاب کی طرف بڑھ گئی روحاب اسے واپس آتا دیکھ کر مسکرایا مجھے بچا لو مجھے ڈوگی سے بہت ڈر لگتا ہے پلیز ز بچا لو وہ کاٹ لے گا مجھے۔ریا ڈرے ہوئے انداز میں روحاب سے کہنے لگی۔ڈونٹ وری مس لڑاکا۔وہ پیار سے کہتے ساتھ اسے سیدھا کھڑا ہونے کا کہنا لگا۔کیا کر رہے ہو وہ آ رہا ہے۔ریا ڈر کے مارے کہتے ساتھ روحاب کے سینے پر سر رکھ گئی اسکی اس حرکت روحاب مسکرائے بغیر نہ رہ سکا اور اسکی بالوں کی خوشبو میں کھو سا گیا تھا کتا ان دونوں

کے پیروں کے گرد گھومتا چلا گیا۔ وہ گیا کیا۔ ریا پوچھنے لگی۔ ہمم۔ وہ اسکی خوشبو میں کھویا ہوا کہنے لگا ریا نے غصے سے کہنی ماری۔ اوچ۔ اسے درد ہوا۔ بے شرم بے غیرت بے حیا۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ اسے دھکا دیتی چلی گئی روحاب اس حملہ کے لیے فوری طور پر تیار نہ تھا اس لیے وہ اپنا آپ سنبھل نہ سکا اور زمین پر گر گیا اسکے سر پر چوٹ لگ گئی ریا جو واپس جا رہی تھی ایک دفعہ مڑ کر دیکھنے لگی۔ زور سے لگ گئی ہے کیا۔ ریا پریشانی سے کہنے لگی وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ نہیں لگی۔ زیادہ وہ منہ بنا کر کہتے ساتھ چلی گئی۔۔۔۔۔

سر آپ ٹھیک ہیں۔ ڈرائیور فکر مندی سے پوچھنے لگی۔ ہمم۔ وہ سر کو خم دیتے ساتھ چلنے لگا۔ ڈرائیور خاموشی سے بیٹھ گیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی روحاب بھی پیچھے بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی ہسپتال کے باہر روکی۔ یہاں کیوں روکی۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ سر آپکی چوٹ اگر سر حامد نے دیکھ لی تو مجھے تو کھڑے کھڑے جاب سے فارغ کر دیں گے پلیززز سر چوٹ پر مرہم اور پٹی کروالیں۔ ڈرائیور کہنے لگا روحاب اسے کچھ کہے بغیر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی کتابیں پھیلائے الٹی لیٹی ہوئی پڑھنے میں مصروف تھی پین منہ میں دیے اس کوئشن جو بہت غور سے دیکھ رہی تھی تبھی فون بجا ریا نے فون کو اٹھایا اور کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا نظریں کتاب پر ہی مرکوز تھی۔ کون۔ ریا نے پوچھا۔ یور فیوچر ہسبینڈ۔ وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے پیار سے جواب دینے لگا۔ اور ریا فوراً سیدھا ہو کر بیٹھنے لگے کہ اسکے ہاتھ میں جو پین تھا سیدھا ناک پر لگ گیا۔ اوچ۔ ریا کی چیخ نکلی۔ آر یو اوکے۔ روحاب کے لہجے میں فکر مندی ظاہر ہو رہی تھی۔ ہاں میں ٹھیک ہوں اور تمہیں مجھے فون کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے مشہور بزنس مین ہو یار تھوڑا تو بندہ کام پر دھیان دیتا ہے۔ لہجے میں طنز تھا۔ روحاب کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔ میں ابھی ہسپتال میں موجود ہوں اور اگر پندرہ منٹ بعد تم مجھے ہسپتال میں نہیں

آئی تو میں تم پر کیس کر سکتا ہوں ریا ندیم قریشی فینس جنز لسٹ کی بیٹی نے مجھ پر جان لیوا حملہ کرنے کی کوشش کی اور میرے لیے کوئی مشکل بات نہیں ہے یہ ثابت کرنا اور ہاں دھمکی بلکل مت سمجھنا۔ روحاب نے کہتے ساتھ ایک سکینڈ لگائے بغیر کال کٹ کر دی۔ ریا موبائل کو گھورنے لگ گئی۔ بلیک میلر۔ ریا غصے سے کہتے ساتھ اٹھی۔۔۔۔۔

وہ تیار کھڑی تھی شلوار قمیض اوپر سر پر دوپٹہ لیے۔ تم کہاں جا رہی ہو۔ صبا بیگم اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ باسط کی مام ہسپتال میں ہے میں انکے پاس جا رہی ہوں آجاؤں گی تھوڑی دیر میں۔ ریا نے بہت صفائی سے جھوٹ کہا تھا لیکن بول وہ اپنی ماں سے زندگی میں پہلی دفعہ جھوٹ رہی تھی مگر وہ اتنا جان گئی تھی وہ زبان کا بہت پکا ہے وہ کر کے دیکھاتا جو وہ کہ رہا تھا۔ اچھا جلدی آجانا۔ صبا بیگم کہتے ساتھ چلی گئی تیس بھی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ باہر آئی منیب گاڑی سے نکل رہا تھا۔ ہائے ریا تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو۔ وہ اسکے قریب آکر کہنے لگا۔ ریا اسے کچھ کہے بغیر جانے لگی۔ کہاں جا رہی ہوں میں چھوڑ دیتا ہوں۔ منیب نے اسے کہا۔ نہیں میں خود جا سکتی ہوں۔ ریا اسے کہتے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے لگی۔ اتنا غصہ اچھی بات نہیں ہے۔ منیب نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ لیو مائی ہینڈ جو کرنے آئے ہو وہ کرو اور چلتے بنو۔ وہ غصے سے اپنا چھڑواتی اسے کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ نکل گئی۔ ایک دن یہ ساری آکڑ ختم کر دوں گا جب تم میری بیوی بنو گی۔ وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہنے لگا۔۔۔۔۔

تم یہی رکو میں بس کچھ ہی دیر میں واپس آ رہی ہوں۔ ریا ڈرائیو سے کہتے ساتھ گاڑی سے نکلنے لگی۔ اور ہسپتال میں داخل ہوئی۔ مسٹر روحاب حامد قریشی کس روم میں ہے۔ ریا پوچھنے لگی۔ میم روم نمبر 8۔ لڑکی نے بتایا۔ ریا کچھ کہے بغیر وہاں سے آگے بڑھ گئی ڈرائیور نے اسے دیکھا تو اندر کا اشارہ کیا ریا منہ بنائے اندر جانے لگی۔۔۔۔۔

کہاں رہ گیا ہے روحاب چھ بج گئے ہیں۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ آجائے گا پریشان نہ ہوں۔ حامد قریشی نے انہیں تسلی دی۔ ڈرائیور کو کال کر کے پوچھیں وہ تو نہیں اٹھائے گا۔ ربیعہ بیگم پریشانی سے کہنے لگی۔ ربیعہ آجائیے گا چھوٹا بچہ نہیں ہے وہ سمجھی۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ اٹھ گئے ربیعہ انہیں دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی روحاب کی نظر اس پر گئی شلوار قمیض میں ملبوس سر پر ڈوپٹہ کیے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ تم اتنے گھٹیا اتنے بے حیا اور اتنے بڑے بلیک میلر ہو سکتے مسٹر روحاب حامد قریشی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا تمہاری وجہ سے زندگی میں پہلی دفعہ مام سے جھوٹ بولا ہے میں نے۔ ریا آتے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑی۔ سویٹ ہارٹ اتنا غصہ صحت کیلیے اچھا نہیں ہوتا۔ وہ اپنی نظریں اسی پر مرکوز کیے مسکرا کر کہنے لگا۔ یہ تم کہ رہے ہو۔ ریا اسے گھورتے ہوئے بولی۔ اچھا چھوڑو ادھر آؤ سویٹ ہارٹ۔۔ وہ نظرانداز کرتا اسے اپنے پاس بلانے لگا۔

تم نے اگر مجھے دوبارہ سویٹ ہارٹ کہا تو میں واپس چلی جاؤں گی بے شک تم کیس بھی کر دو۔ وہ غصے سے دروازے کی طرف اشارہ کرنے لگی۔ اچھا نہیں کہتا۔ روحاب اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا ریا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکی طرف بڑھی۔۔۔۔

پیاری لگ رہی ہو۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ کیوں بلایا ہے وجہ بتاؤ۔۔ ریا اسکی بات کو نظرانداز کرتی ہوئی اپنی بات کرنے لگی۔ تمہیں دیکھنے کا دل کر رہا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔ فضول باتیں نہ کرو میں تمہارا ایسا منہ توڑوں گی ساری زندگی یاد کرو گے ریا نے کسی کو خود سے ایسی باتیں کرنے کا حق نہیں دیا ہوا۔۔ ریا غصے سے اپنے ہاتھوں کو مٹھیوں میں بھینچ کر اسے سرد لہجے میں بتانے لگی۔ جب شوہر بن جاؤں گا تب تو حق رکھتا ہوں گا۔ اسکی باتوں کا کوئی اثر نہ لیتے ہوئے کہنے لگا۔ تمہیں میں کہ رہی ہو میں تم سے کبھی شادی نہیں کروں گی پھر وہی بات کر رہے ہو۔ ریا کو اب تپ چڑ گئی۔ شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہو گی۔ وہ اعتماد بھرے لہجے میں بتانے لگی۔

بکواس باتیں بند کرو اور مجھے بلایا کیوں ہے وہ بتاؤ۔ ریا کا غصہ ساتویں آسمان کو پہنچ چکا تھا۔ ہاتھ دیکھاؤ ذرا۔ روحاب نے کہتے ساتھ فوراً اسکا ہاتھ تھاما۔ کیا ہے۔ ریا چھڑوانے لگی۔ تم چاہتی ہوں نا کہ میں تمہیں جانے دو جلدی تو چپ کر کے بیٹھو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے آنکھوں میں غصہ لیے بولا ریا منہ بنا کر ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی اس نے اسکے الٹے ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگوٹھی پہناتے ساتھ روحاب نے ہاتھ چھوڑا۔ ریا نے ہاتھ کو دیکھا۔ یہ کیا ہے۔ ریا حیرانگی سے پوچھنے لگی۔ انگیجمنٹ کر لی میں نے تم سے۔ وہ مسکرا کر کہنے لگا۔ ایسے کیسے تم نے انگیجمنٹ کر لی مجھ سے۔ ریا غصے سے کہتے ساتھ انگوٹھی اتارنے لگی۔ ایسے کرنے سے صرف تکلیف ہو گی اور کچھ بھی نہیں میں نے ایک سائز چھوٹا لیا ہے نہیں اترے گی رنگ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے بتانے لگا بے شرم گھٹیا انسان۔ وہ غصے سے اپنا پسندیدہ الفاظ اسے کہتے ساتھ جانے لگی روحاب نے ہاتھ تھاما میں نے اجازت دی ہے جانے۔ وہ تھوڑا سختی سے بولا تھا روحاب حامد مجھے تمہاری اجازت کی کوئی نہیں ہے چھوڑو ورنہ اتنا چلاؤ گی سب لوگ آجائیں گے ریا غصے سے کہنے لگی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اسنے ہاتھ چھوڑا پاگل سائیکو علاج کرواؤ آئے ہوئے ہو ہسپتال۔ وہ کہتے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

وہ گھر آئی بار بار اس رنگ کو دیکھ رہی تھی۔ اور اسے نکالنے کی بہت سی کوششیں کر چکی تھی ہر کوشش ناکام رہی اسکی انگلی پر زخم بھی ہو گیا تھا۔ ریا کھانا نہیں کھانا تم نے۔ وہ ریا سے پوچھنے لگی۔ نہیں مجھے نیند آرہی ہے۔ ریا کہتے ساتھ لیٹ گئی۔ کچھ کھائے بغیر کیسے سو گی ریا اٹھو پہلے کچھ کھالو تھوڑا سا کچھ۔ انہیں ریا اس وقت بلکل مختلف لگی ریا کھانے کی بہت شوقین تھی اور دو تین دن سے وہ کھانا بہت کم کر چکی تھی۔ مام میں نے کہا نا مجھے نہیں کھانا مجھے سونا ہے مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں۔ وہ غصے سے کہنے لگی۔ ٹیسٹ میں نمبر کم آئے ہے کیا۔ وہ دوبارہ سے پوچھنے

لگی۔ماممم جائیں پلیز ز۔ریانے دوبارہ سے کہا جس پر وہ چلی گئی۔اس انسان نے مجھے پاگل کر دیا ہے مام۔وہ انگوٹھی کو گھور کر رومی شکل بنا کر بولی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

صبح وہ یونی میں داخل ہوئی۔ باسط نہیں آیا کیا آج۔ ریا سانیہ کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگ گئی۔ وہ آرہا ہے۔ سانیہ نے اشارہ کیا ریا نے مڑ کر دیکھا تو ہکی بکی رہ گئی۔ یہ کیسے ہوا۔ ریا پریشانی سے پوچھنے لگی۔ یار تمہارے اس عاشق نے اتنا مارا اتنا مارا کیا بتاؤں اور کندھے پر تو کچھ زیادہ مار دیا۔ وہ ریا کو دیکھتے ہوئے بتانے لگا چہرے سے صاف واضح ہو رہا تھا اسے بہت درد ہو رہا ہے۔ تم خیال رکھو اپنا اور میں اس پاگل انسان کیلیے معافی مانگتی ہوں تم سے ایم سوری۔ ریا نے افسردگی سے کہا۔ نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ریا سے کہتے ساتھ کلاس کی طرف بڑھ گیا۔ ریا بھی وہاں سے جانے لگی۔ ریا کہاں۔ سانیہ اسے جاتا دیکھ کر سوال کرنے لگی۔ وہ انسان مجھے پاگل کر دے گا کچھ ٹائم اکیلا گزارنا چاہتی ہوں۔ لہجے میں انتہا کی سختی تھی وہ بیگ کندھے پر ڈالتی اندر کی طرف بڑھ گئی سانیہ اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

روحاب حامد قریشی کے آفس کے باہر گاڑی رکنی چاہیے۔ ریا گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہوئی۔ لیکن میم سر۔ ڈرائیور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ سر کو کہیں گے کہ ٹریفک تھی بہت اب جلدی چلو۔ ریا اسے جواب دیتے ساتھ باہر دیکھنے لگ گئی ڈرائیور نے گاڑی چلا دی پندرہ منٹ میں وہ اسکے آفس کے باہر موجود تھی۔ وہ گاڑی سے اتری اور فوراً آفس کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

روحاب حامد قریشی کا کیبن بتاؤ۔ وہ سامنے کھڑی ریسپیشن والی لڑکی سے مخاطب کوئی۔ میم لیفٹ مڑ کر فرسٹ کیبن مگر اٗپ ہیں کون۔ وہ لڑکی پوچھنے لگی۔ اسے کہو ریا ندیم قریشی آئی ہے۔ ریا نے اس لڑکی سے فون ملانے کو کہا اس لڑکی نے اثبات میں سر ہلا کر فون ملایا۔ سر کوئی ریا ندیم قریشی ملنے آئی ہے آپ سے۔۔ اس نے بتایا اور ساتھ ہی فون دکھا۔ میم۔ آپ جاسکتی ہیں۔ اس لڑکی نے کہا ریا اسے کچھ کہے بغیر وہاں سے چل دی۔۔۔۔

وہ روم میں داخل ہوئی وہ سامنے پینٹ کورٹ میں ملبوس بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے ہاتھوں میں برینڈڈ گھڑی پہنے اور جیب میں ہاتھ ڈالے باہر دیکھنے میں مصروف تھا۔ آج میں نہیں آیا تو تم چلی آئی میرے پاس۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی شیٹ اپ میں تم سے کچھ بات کرنی آئی ہوں۔ ریا کا لہجہ بہت سرد تھا وہ فوراً مڑ کر اسکی طرف دیکھنے لگا۔ تم نے باسط کیساتھ کیوں کیا وہ سب تمہیں پتہ بھی ہے اسکی صرف ماں ہے اور صرف وہی گھر سنبھالتا ہے کیوں کیا تم نے۔ ریا ہاتھ باندھے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔ روحاب کو سخت ناگوار گزرا تھا ریا کا اسکے لیے پریشان ہونا۔ وہ میرا دوست ہے اور میں اسکے لیے پریشان ہوں گی کس لیے تم نے اسکے ساتھ تم نے یہ سب کیا۔ ریا بغیر ڈرے یا گھبرائے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک اور سوال کرنے لگی۔ تمہاری کلائی اس کے کندھے سے ٹچ ہوئی تھی اور یہ چیز میری برداشت سے باہر ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا وہ پلیز مسٹر روحاب حامد قریشی تم یہ مت کہنا ہے کہ ریا ندیم قریشی مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے کیونکہ میں کبھی بھی اس بات پر یقین نہیں کرنے والی۔ ریا اسے ٹوکتے ہوئے بولی۔ میں تم سے واقع پیار کرتا ہوں۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ تم جیسا خود غرض انسان صرف اپنے آپ سے پیار کر سکتا ہے اور کسی سے بھی نہیں تم لوگوں پر صرف اپنا حق جتانا چاہتے ہو اور آج کے بعد تم باسط کے ساتھ کچھ نہیں کرو گے میں دور رہوں گی اس سے ٹھیک ہے اور تم اس کے ساتھ کچھ مت کرنا۔ ریا اسکی سنے بغیر کیبن سے نکل گئی۔۔۔

تیز تیز نیلی روشنیاں جگمگا رہی تھی لڑکے لڑکیاں شراب وغیرہ اور بے ہودگی کرنے میں مصروف تھے ماحول بنا ہوا تھا وہ سگریٹ پیتے ہوئے ریا کی باتوں کو سوچنے میں مصروف تھا موجود وہاں ہر لڑکی کی نظر اس خوبصورت نوجوان پر تھا مگر وہ ان سوچوں میں گم تھا اچانک اسے اپنے جسم میں کوئی نرم لمس محسوس ہوا اسکی سوچوں میں

خلل پیدا ہوا جو اسے ناگوار گزرا مگر وہ اسے چھپاتا نظر اوپر کی طرف اٹھا کر دیکھنے لگا سامنے ایک خوبصورت لڑکی جسکا وجود صاف واضح ہو رہا تھا اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔لیو می۔۔وہ اسکے ہاتھوں کو خود سے الگ کرتا ہے۔ ہے ہینڈسم مجھے خود سے دور مت کرو۔وہ اسکے ساتھ آکر بیٹھتی کہتی ہے۔بہت برا ہو گا اگر میرے قریب آئی۔وہ چہرے پر اسرار مسکراہٹ سجائے اسے بتاتا ہے۔تم جو مرضی کرو میں نہیں روکوں گی تم جیسا ہینڈسم کچھ بھی کرے میں خوشی خوشی کرنے دوں گی۔وہ سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آنکھ مار کر کہنے ہے وہ اسکا ہاتھ ہٹھاتا وہاں سے اٹھ کر نکل جاتا ہے گارڈ بھی اسکے پیچھے فوراً جاتا ہے۔۔

وہ کمرے میں گہری نیند سو رہی تھی وہ کھڑکی سے ٹاپ کر کمرے میں آتا ہے نظر سامنے اس حسین سراپے پر جاتی ہے جو دنیا سے بے خبر سونے میں مصروف تھی اور سوتے ہوئے اس قدر معصوم لگ رہی تھی روحاب کے دل میں اتر رہی تھی وہ دبے دبے قدم اٹھاتا اسکے پاس آتا ہلکی ہلکی روشنی جو اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔وہ اسے دیکھ رہا تھا۔تم میری بنو گی صرف میری۔وہ اسے دیکھتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہتا ہے۔آئی لو یو مائی لو۔وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا پیچھے ہوتا ہے۔اور ایک نظر اسے دیکھ کر چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے ریا ہوا اپنے جسم میں کچھ چلتا ہوا محسوس ہوتا ہے ایک دم اٹھ جاتی ہے اور منہ پر ہاتھ پھیرنے لگتی ہے اچانک نظر سامنے جاتی اس سے پہلے ریا چیخ مارتی روحاب منہ پر اسکے ہاتھ رکھتا ہے ریا پھٹی پھٹی آنکھوں سے روحاب کو دیکھ رہی تھی۔میں ہوں روحاب۔وہ اسے بتاتا ہے اور اسکء منہ سے ہاتھ ہٹاتا ہے۔تم پاگل ہو رات کے اس وقت تم میرے کمرے میں ہو اچانک اگر مام یا ڈیڈ آ گئے تو کیا ہوتا ہے پتہ ہے تمہیں ریا ایک سانس میں بول گئی۔تو کیا ہوتا ہے کچھ بھی نہیں ہوتا۔روحاب پر سکون انداز میں کہنے لگا۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ریا اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی۔بس کچھ۔کام سے آیا تھا۔روحاب اسے دیکھے بغیر جواب دیتا ہے۔نکلو یہاں سے ایک

منٹ سے پہلے نکلو روحاب۔ ریااسے کھڑکی سے باہر جانے کا اشارہ کرتی ہے۔ جب دل کرے گا چلا جاؤں گا۔ وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بتانے لگا۔ تمہارا دماغ ٹھیک ہے یہ کوئی تمہارے دوست یا تمہاری بیگم کا کمرہ نہیں ہے جب دل کرے گا چلے جاؤ گے۔ ریااسے یاد دلاتی ہے۔ فیوچر میں تو یہی کمرا ہو گا میری بیگم کا۔ روحاب اسے دیکھ کر جواب دیتا ہے۔ انتہائی ڈھیٹ قسم کے انسان ہو مسٹر روحاب اور آئی کیسے ہو تم کیسے چڑھ کر آئے ہو۔ ریا بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کر پوچھتی ہے۔ پائپ سے۔ وہ مختصر سا جواب دیتا۔ نکلوں یہاں سے اسی پائپ سے اترو روحاب کوئی آجائے گا۔ ریااسے کہنے لگی۔ روحاب اسے دیکھ کر فوراً چلا گیا ریا نے سکھ کا سانس لیا۔ کل آؤں گا۔ وہ دوبارہ سے قریب ہو کر کہنے لگا ریا کو جھٹکا لگا اور فوراً پیچھے ہوئی وہ مسکراتے ہوئے واپس اترنے لگ گیا ریا نے کھڑکی بند کر دی۔ چول انسان۔۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ بیڈ پر آگئی۔۔۔۔

آج ابھی اسی وقت ادھر جا رہے ہیں ریا کا ہاتھ مانگنے۔ وہ چیخا تھا۔ حامد قریشی اسے دیکھنے لگ گئے۔ پاگل ہو گیا ہے تمہارا بیٹا۔ وہ سرد لہجے میں ربیعہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔ ایک دفعہ چلیں تو اگر انکار کیا تو پھر نہی جائیے گا۔ وہ حامد قریشی جو دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ جی ایک دفعہ ہو آتے ہیں۔ ربیعہ بیگم نے انہیں کہا۔ ٹھیک ہے صرف ایک دفعہ اگر منع ہوا تو دوبارہ نہیں جاؤں گا وہاں۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ ٹی وی لاؤنج پار کرتے گاڑی میں بیٹھ گئے ربیعہ بیگم اور روحاب بھی چل دیے۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی ٹیڈی سے باتیں کر رہی تھی اچانک ندیم قریشی کے چیخنے کی آواز آئی وہ پریشانی سے فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر آئی اور نظر نیچے کی جانب دوہرائی سامنے حامد قریشی ربیعہ بیگم اور روحاب کو پایا۔ نکلوں یہاں سے ۔ندیم قریشی غصے سے کہنے لگے۔ یہ میرے دادا کا گھر ہے۔ روحاب نے بتایا۔ وہ تیز تیز زینے اترتی ندیم قریشی کے پاس آئی۔ ڈیڈ۔ وہ ندیم کو پکارنے لگی ندیم قریشی نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔ آپ انہیں نہیں نکال سکتے ہیں مانا آپ

دونوں کے بیچ لڑائی ہے مگر یہ گھر داداجان کا ہے تو آپ دونوں اس گھر میں رہنے کے حقدار ہیں آپ پہلے انکی بات تو سن لے اگر وہ آج آ گئے ہیں تو یوں غصے کے بجائے ایک دفعہ بات سن لے انکی۔ ریا ندیم قریشی کو یاد دلاتے ہوئے ان لوگوں بیٹھنے کا کہتی ہے شروع سے ہی وہ ایسی تھی جو جس کا حق ہوتا تھا اسے دلاتی تھی اور آج بھی اس نے وہی کیا تھا۔ ندیم قریشی خاموش ہو گئے۔۔۔۔

بتاؤ کیا بات کرنی ہے۔ ندیم قریشی نے حامد قریشی کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ میں صاف بات کروں گا ہم ریا کو اپنی بہو بنانا چاہتے ہیں۔ حامد قریشی نے روہانسی اندازہ میں کہا۔ کیا ایسا بلکل بھی نہیں ہو سکتا۔ ندیم قریشی اور صبا بیگم فوراً بولے۔ ریا جو اوپر واپس جارہی تھی یہ بات سن کر اسے بہت زیادہ تپ چڑی۔ کوئی وجہ۔ روحاب نے ندیم قریشی اور صبا بیگم کو دیکھتے ہوئے پوچھنا لازمی سمجھا۔ میں بتاتی ہوں وجہ مجھے تم بلکل پسند نہیں ہو مسٹر روحاب حامد قریشی اور آئندہ یہ فضول بات مت کرنا میرے گھر آکر میں تم سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی یاد رکھنا ۔وہ غصے سے شہادت والے انگلی اٹھائے اسے غصے سے وجہ بتانے لگی چلو سن لیا جواب۔ فوراً حامد قریشی اٹھ کھڑے ہوئے اور نکل گئی ربیعہ بیگم بھی چلی گئی روحاب ایک نظر ریا پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ہو گئی بے عزتی مل گیا سکون۔ حامد قریشی گھر آتے ساتھ ٹوٹ پڑے آپکی تو نہیں ہوئی میری ہوئی ہے۔ وہ ڈھٹائی سے جواب دینے لگا۔ وہ غصے سے دیکھنے لگے۔ اب نکال دو اسکا دل اپنا خیال ڈے۔ وہ بتانے لگے۔ ابھی تک میں روحاب حامد قریشی بن کر اسے اپنا منانے کی کوشش کر رہا تھا اب میں روحاب بن کر اسے اپنا مناؤں گا۔ وہ لہجے میں سختی لیے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور وہ دونوں اسے جاتا دیکھنے لگ گئے۔۔۔

بہت اچھا کیا اسکے منہ پر جو بے عزتی کر دی تم نے۔۔ صبا بیگم کہنے لگی۔ وہ مسکرا دی۔ بھوک لگی ہے۔ ریا نے بتایا۔۔ میں ابھی لگواتی ہوں کھانا۔ وہ کہتے ساتھ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔ وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔ اب مجھے تنگ نہیں کرے گا میں کیوں مانوں اسکی آیا بڑا مجھ پر حکم چلانے والا۔ ریا اتراتے ہوئے خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔

وہ اٹھ کر فریش ہوئی اور بالوں کو پونی میں قید کیے نیچے کی طرف بڑھی ندیم قریشی اور صبا بیگم پہلے سے وہاں موجود تھے وہ بھی ان دونوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔ گڈ مارننگ۔ وہ مسکرا کر کہنے لگی۔ جس پر وہ دونوں مسکراتے ہوئے جواب دینے لگے وہ ناشتہ کرنے لگ گئی ندیم صاحب آفس کیلیے نکل گئے صبا بیگم گھر کے کام دیکھنے لگ گئی وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اسکا موڈ گانے سننا کا کر رہا تھا وہ ہیڈ فونز لگائے گانے سننے میں بے حد مصروف تھی کسی کا ہوش نہیں تھا آنکھیں بند کیے گانا گنگنا رہی تھی اچانک اسے لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہو اور اپنے سر پر کوئی چیز بھی محسوس ہوئی اس نے آنکھیں کھولی سامنے کھڑا شخص مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا اسکے ہاتھ میں پستول تھی جو وہ اسکے سر پر تانے کھڑا تھا۔ گڈ مارننگ مس لڑاکا۔ وہ مسکرا کر کہنے لگا۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ ریا کو حیرت کا دھچکا لگا۔ تمہیں اپنا بنانے آیا ہوں۔ وہ اسے مسکرا کر جواب دینے لگا۔ شیٹ اپ جاؤں یہاں سے۔ ریا غصے سے کھڑی ہوتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کرنے لگی۔ آج تم سے نکاح کیے اور اپنے ساتھ لیے بغیر نہیں جاؤں گا۔ براؤن آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔ تمہارا دماغ خراب ہے۔ ریا اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی۔ پتہ نہیں مجھے لیکن ابھی میں تمہیں جان سے بھی مار سکتا ہوں چپ چاپ نکاح کر و مجھ سے۔ وہ چہرے پر سخت تاثر لیے اسے کہنے لگا۔ میری جان تم نہیں لے سکتے۔ لہجے میں اعتماد تھا۔ اتنا یقین۔ وہ بدلے میں سوال کرنے لگا۔ بلکل کیونکہ تم مجھے اپنا بنانا چاہتے ہو تو مجھے مار کر تو نہیں بنا سکو گے اور اتنا تو جان گئی ہر حالت میں اپنا بنانا چاہتے ہو ورنہ روحاب حامد قریشی مسٹر گھمنڈی ایک دفعہ بے عزت ہونے کے بعد مڑ کر نہ دیکھے اور یہ بھی جانتی ہو کوئی فائدہ ہے جو تم یہ سب کر رہے ہو۔ ریا اسے

دیکھتے ہوئے اسکے سوال کا جواب دینے لگی۔ جس پر روحاب کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی۔ بلکل فائدہ تو ہے تمہیں نہیں تمہارے جان سے عزیز باپ اور ماں کو تو مار سکتا ہوں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے آگاہ کرنے لگا ریا نے ششدر سا اسکی طرف دیکھا۔ کیا کیا ہے تم نے۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے اتنا تو جانتی تھی وہ شخص جو کہتا ہے وہ کرتا ہے اور اگر وہ بول رہا تھا تو لازمی کچھ کیا ہو گیا۔ نیچے چلو سب پتہ لگ جائے گا۔ وہ اسے نیچے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔ ریا فوراً نیچے کی طرف بھاگی اور زینے اترتے ہی اسکے قدم رک سے گئے وہ بلکل ساکت کھڑی ہو گئی سامنے کا منظر دیکھ کر دو پستول ندیم قریشی پر اور دو پستول صبا بیگم پر وہ ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

روحاب چھوڑو مام ڈیڈ کو۔ وہ روحاب کی طرف منہ کر کے اسے کہنے لگی۔ نکاح کرو فوراً چھوڑ دو گا پرامس۔ روحاب اسے دیکھے بغیر کہتا ہے۔ تم واقع میں بہت خود غرض ہو میرے مام ڈیڈ کیساتھ کچھ مت کرو۔ ریا فکر مند لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ میری بات مان لو۔ وہ ریا سے دوبارہ وہی بات کرنے لگا۔ ریا خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئی۔ ریا نہیں اسکی کوئی بات نہ ماننا یہ کچھ نہیں کر سکتا۔ ندیم قریشی فوراً کہنے لگے نہیں ڈیڈ آپ اڈٹ خود غرض اور پاگل انسان کو نہیں جانتے یہ جو کہتا ہے وہ کرتا ہے۔ ریا روحاب پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر کہنے لگی۔ بے شک یہ ہمیں مار دے تم نے ہاں نہیں کرنا۔ وہ اسے کہنے لگے۔ ڈیڈ اگر آپ دونوں کو کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی سیریسلی آپ دونوں کو لگتا ہے میں آپ دونوں کو مرنے دو کبھی نہیں کبھی نہیں۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ روحاب کی طرف بڑھتی ہے۔ بلواؤ مولوی کو میں کرنے کیلیے تیار ہو نکاح کیونکہ میں تمہاری طرح خود غرض نہیں ہوا اپنے ماں باپ کیلیے اپنی جان بھی دے سکتی ہوں پھر یہ نکاح کیا ہے۔ ریا اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے دیکھتے ہر لفظ چبا چبا کر کہنے لگی روحاب کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی اس نے اپنے ایک

گارڈ کو اشارہ کیا وہ چلا گیا ریا تم غلط کر رہی ہو تم کیسے ساری زندگی رہو گی۔ صبا بیگم اسے کہنے لگی۔ نہیں ہو گا کچھ نہیں ہو گا مام ڈرتی تو میں کسی سے بھی نہیں ہوں۔ وہ صبا بیگم کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد مولوی صاحب وہاں موجود تھے۔ شروع کریں۔ روحاب نے کہتے ساتھ ریا کے سر پر اپنی جیب سے ریڈ ڈوپٹہ نکال کر ڈالا۔ ریا ندیم قریشی ولد ندیم قریشی آپ کا نکاح روحاب حامد قریشی ولد حامد قریشی کے ساتھ حق مہر بیس لاکھ روپے کیا آپکا قبول ہے۔ مولوی صاحب نے اس سے پوچھا جس پر وہ ایک نظر روحاب کو اور ایک نظر اپنے ماں باپ پر ڈال کر آنکھیں بند کر کے ہاں میں سر ہلا گئی۔ مولوی صاحب نے دو دفعہ اور پوچھا اس نے دونوں دفعہ یہی جواب دیا۔۔۔۔
روحاب حامد قریشی ولد حامد قریشی آپ کا نکاح ریا ندیم قریشی ولد ندیم قریشی حق مہر بیس لاکھ روپے کیا آپکا یہ نکاح قبول ہے۔ مولوی صاحب نے اب کی بار روحاب سے پوچھا۔ قبول ہے۔ چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ سجائے کہنے لگا مولوی صاحب نے دو دفعہ اور پوچھا اور دونوں دفعہ اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

وہ جو اسکے سامنے بیٹھا تھا اب اسکے ہمراہ آ کر بیٹھ چکا تھا ریا کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ تم میری ہو گئی ہو صرف میری۔۔ وہ پیار سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ تم نے نکاح تو کر لیا ہے مجھ سے مسٹر روحاب حامد قریشی مگر یہ جو رشتہ زبردستی تم نے میرے جوڑا ہے نا یہ سزا بن جائے گا تمہارے لیے میرے دل میں تمہارے لیے نفرت حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور یہ جو کہتے رہتے ہو پیار کرتا ہوں عشق ہے تم سے یہ عشق تمہارے لیے

سزا بننے والے ہے خدا کی قسم کھا کر کہ رہی ہوں۔ وہ آنکھوں میں نفرت لیے اسے دیکھتے ہوئے ہر لفظ کو اسکے چبا کر کہا روحاب اسکی باتوں کا بغیر اثر لیے گارڈز سے پستول ہٹانے کا کہنا لگا۔۔۔

ندیم قریشی اور صبا بیگم خاموش بیٹھے تھے تبھی منیب آیا۔۔ اسلام و علیکم آپ سب لوگ ایسے کیوں بیٹھے ہیں۔ وہ اندر آتے ہوئے ان سب کو یوں بیٹھے دیکھ پوچھنے لگا۔ وعلیکم السلام نہیں نہیں بس ویسے ہی تم بیٹھو۔۔ صبا بیگم فوراً کھڑی ہوئی جس پر منیب خاموشی سے بیٹھ گیا۔ آپکی تعریف۔ وہ سامنے بیٹھے اس ہینڈسم نوجوان کا پوچھ رہا تھا۔ روحاب حامد قریشی ریا کا ہسبینڈ وہ مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے شخص پر دھماکا کر گیا۔ ہسبینڈ۔ منیب بے یقینی سے کہنے لگا۔ جی میں ریا کا ہسبینڈ۔ وہ بتانے لگا جس پر منیب کو حد سے زیادہ غصہ چڑھا۔ چلو سویٹ ہارٹ دیر ہو رہی ہے۔ وہ مسکرا کر ریا کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا ریا کو نا چاہتے ہوئے بھی مجبوراً اسکا ہاتھ تھامنا پڑا جس پر وہ مسکراتے ہوئے اللہ حافظ کہتا چلا گیا ندیم قریشی غصے سے روحاب کو دیکھ رہے تھے وہ منیب کے سامنے کوئی تماشا نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے خاموش رہے۔۔۔

میں چلتا ہوں پھر آؤں گا۔ منیب کہتا فوراً اٹھ گیا ندیم قریشی نے اثبات میں سر ہلایا۔ منیب کہاں جا رہے ہو۔ صبا بیگم اسے جاتا دیکھ کر سوال کرنے لگی۔ مجھے ضروری کام ہے پھر آؤ۔ منیب کہتے ساتھ چلا گیا اور صبا بیگم اثبات میں سر ہلا کر ندیم قریشی کے پاس آئی۔ یہ کیوں اتنے غصے میں گیا ہے۔ صبا بیگم پوچھنے لگی۔ روحاب نے بتا دیا اسے کہ ریا اور اسکا نکاح ہو گیا ہے۔ ندیم قریشی افسردگی سے بتانے لگے۔ ریا کہاں گئی آپ نے جانے کیسے دیا اسے اس شخص

کیسا تھ۔صبا بیگم فوراً پریشان ہوئی۔میں منیب کے سامنے کیسے روکتا۔ندیم قریشی کہنے لگے۔یااللہ مدد کر میری بچی کی۔صبا بیگم نے کہا جس پر ندیم قریشی کچھ کہے بغیر اٹھ گئے۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھے تھے ریا۔اس سے مسلسل اپنے ہاتھ چھڑوانے کی مزاحمت کر رہی تھی وہ ایک ہاتھ سے موبائل استعمال کر رہا تھا اور دوسرا ہاتھ اسکا بہت زور سے تھام کر رکھا تھا۔مت ہلو۔۔وہ سخت لہجے میں اسے کہنے لگا۔چھوڑو مجھے چول انسان۔وہ اسے اپنا بازو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہنے لگی۔ریا تمیز سے بیٹھو ورنہ میں وہ کر سکتا ہوں جسکا تم سوچ بھی نہیں سکتی۔چہرے پر سخت تاثر لیے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ریا پھر بھی ڈھیٹ بنی اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اس نے ایک جھٹکے سے بلکل اپنے قریب کیا ریا اسکے بلکل قریب آچکی تھی اپنا الٹا ہاتھ کی انگلیاں اسکی گردن پر پھیرنے لگا ریا کا پورا جسم کانپنے لگا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔وہ اسکی گردن پر انگلیوں کی سختی کیے اسے دیکھ رہا تھا۔چچھوڑو۔۔وہ بامشکل بول سکی۔اب اگر تمیز سے نہیں بیٹھی تو اس سے بھی زیادہ برا کر سکتا ہوں۔وہ آنکھوں میں غصہ لیے اسے دیکھ کر کہنے لگا ریا گھبرا گئی اور روحاب نے اپنا الٹا ہاتھ اسکی گردن سے ہٹایا اور دوبارہ فون استعمال کرنے لگ گیا لیکن اپنے سے دور نہیں کیا۔۔۔۔

وہ گھر آیا اور سیدھا کمرے میں گیا۔اسے کیا ہوا۔منیب کی ماں کہنے لگی اس نے دروازہ لاک کیا ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی سارے پرفیومز زمین پر پھینک دیے کیسے ہو سکتا ہے نکاح وہ میری تھی مجھے اسے اپنا بنا کر نیچا دکھانا تھا پھر کیسے۔منیب چیختے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

گاڑی ایک خوبصورت بنگلے کے باہر رکی گارڈ نے فوراً اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اسے ساتھ لیے نکلا۔ اور کان سے لگا کر بات کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ ریا تک بھی نہیں پہنچ سکی۔ اندر چلنا ہے۔ فون کان سے ہٹا کر اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ نہیں جاؤں گی۔ ریا نے نفی میں سر ہلایا۔۔ جس پر روحاب اسے دیکھنے لگ گیا۔ نہیں چلو گی۔۔ وہ کہتے ساتھ اسکی طرف بڑھا اور اسے قریب کیا تم کیوں چاہتے ہو میں وہ کروں جو میں نہیں کرنا۔ آنکھوں میں شرارت صاف تھی ریا کی ریڑھ کی ہڈی میں اک سنسناہٹ سی دور گئی۔۔ بولو کروں وہ۔ روحاب اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے قریب کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا جس پر ریا گھبرا گئی۔۔ میں چلتی ہوں۔ ریا نے فوراً سے کہا چلو۔ روحاب کہتے ساتھ آگے کی طرف بڑھ گیا ریا فوراً پیچھے سے بھاگ گئی وہ تین قدم ہی بھاگی تھی کہ سامنے گارڈ آکر کھڑا ہو گیا تھا وہ منہ بنائے روحاب کو دیکھنے لگی جو سخت تاثر لیے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا ریا منہ پھلائے اسکی طرف بڑھ گئی اور اسنے بغیر کچھ کہے اپنی باہوں میں اٹھا لیا۔ تم پاگل ہو چھوڑو مجھے پاگل انسان نیچے اتارو۔ ریا خود کو اسکی قید سے نکالنے کے لیے مزاحمت کر رہی تھی۔ ایک ہی بار میں سمجھ جایا کرو میری بات۔ وہ سخت لہجے میں بتانے لگا ریا اسکے بازو پر مکہ مارنے لگ گئی وہ اسے کمرے میں لایا اور بیڈ پر بٹھایا قریب ہو کر۔ میں نے بلکل ٹھیک نام رکھا ہے تمہارا مس لڑاکا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا ریا نے اسے گھورا روحاب نے دروازہ لاک کیا۔ دد دروازہ کیوں لاک کیا ہے۔ ریا ڈرتے ہوئے پوچھنے لگی۔ نکاح ہوا ہے ہمارا بے بی نکاح کے بعد کیا ہوتا ہے یو نو نا۔ وہ چہرے شرارتی مسکراہٹ سجائے ریا سے کہنے لگا شیٹ اپ اوپن دا ڈور۔ وہ غصے سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ تم بہت بد تمیز ہو گئی ہو تمہیں سب سے پہلے تمیز سیکھانی ہو گی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ تم سے کم۔ ہی بد تمیز ہوں ہو نہہ۔ وہ منہ بنائے کہنے لگی۔ روحاب کچھ کہے بغیر باتھ روم چلا گیا ریا فوراً بیلکونی کی طرف بھاگی مگر بند تھی۔ بہت شاطر انسان ہے۔۔ ریا غصے سے کہنے لگی۔۔۔۔

وہ باتھروم سے شاور لے کر باہر آیا نظر پورے کمرے میں گھمائی وہ بیڈ پر منہ بنائے بیٹھی تھی اسکے آتے ہی فوراً اٹھی۔۔وجہ بتاؤ کس مقصد سے نکاح کیا ہے۔وہ سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی۔اسکا جواب دینا لازمی نہیں سمجھتا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا اور اسے نیچے لایا تبھی حامد قریشی اور ربیعہ بیگم داخل ہوئے نظر سامنے گئی حامد قریشی حیرت اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں اسے دیکھنے لگے۔یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔وہ پوچھنے لگے۔کہا تھا نہ اس گھر کی بہو یہی بنے گی۔وہ اسکا ہاتھ تھامتا زینے اتر کر نیچے آیا۔کیا کہہ رہے ہو۔حامد قریشی کو حیرت کا دھچکا لگا۔ جو آپ نے سنا وہ سچ ہے ڈیڈ یہ میرے نکاح میں ہے۔روحاب بتانے لگا جس پر وہ غصے سے وہاں سے چلے گئے۔اگر مان ہی جانا تو کل انکار کیوں کیا۔ربیعہ بیگم منہ بنا کر کہتے ساتھ حامد قریشی کے پیچھے گئی۔۔چھوڑو میرا ہاتھ اب سمجھی میں مجھے بے عزت کروانے کیلیے تم اس گھر میں لائے ہو۔ریا غصے سے دیکھتے ہوئے اسے کہنے لگی۔تم بیوی ہو میری کوئی تمہاری بے عزتی نہیں کر سکتا چلو کمرے میں۔وہ اسے دیکھ کر لہجے میں نرمی لیے کہنے لگا۔مجھے نہیں جانا ابھی ریا بول رہی تھی روحاب نے ایک غصے بھری نگاہ اس پر ڈالی جس سے وہ خاموش ہو گئی اور چلنے لگی۔جب تک میں نہیں آؤں گا تم یہاں سے باہر نہیں نکلو گی۔وہ کہتے ساتھ دروازہ لاک کر گیا ریا منہ بنائے دروازے کو تکنے لگی۔کیسے نکلوں یہاں سے۔وہ منہ بنائے کہنے لگی۔۔۔۔

وہ ٹہل کر تھک گئی کیسے نکلو کہیں سے کوئی راستہ نہیں۔وہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی تو لیٹنے کا سوچا تھا بیڈ پر آئی اسے فوراً ہی نیند آ گئی کچھ دیر بعد وہ کمرے کا لاک کھول کر آیا وہ گہری نیند سو رہی تھی روحاب نے ایک نظر

اسے دیکھا چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اس پر بلینکٹ ڈال کر اسکے ساتھ آ کر لیٹ گیا ریا سونے میں مصروف رہی۔۔۔۔۔۔

صبح ریا نے منہ دوسری طرف کیا اور اپنا ہاتھ رکھا اسے کچھ محسوس ہوا وہ فوراً اٹھ بیٹھی سامنے سوئے شخص جو دیکھ کر حیرت کا جھٹکا لگا۔ تمم۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جس پر روحاب فوراً اٹھ گیا۔ہاں میں کیوں کیا ہوا۔ روحاب پوچھنے لگا۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ریا اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی۔ جو تم کر رہی تھی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ کیا مطلب میں تو سو رہی تھی۔ وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگا۔ تو میں بھی سو رہا تھا۔ اس نے بتایا۔ تم یہاں کیوں سوئے تم کہیں اور سوتے کل سے تم کہیں اور سو گے۔ ریا اسے کہنے لگی۔ ابھی سو جاؤ بہت نیند آ رہی ہے کہتے ساتھ سونے لگا۔ سنو۔ ریا نے اسے پکارا کیا ہے۔ روحاب نے پوچھا۔ میں باہر چلی جاؤ۔ لہجہ میں نرمی تھی اس نے اثبات میں سر ہلا دیا ریا خوشی سے باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ پینٹ کورٹ میں ملبوس بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا تیار ہو کر نیچے آیا نظر لان میں گئی جہاں وہ پھولوں کی خوشبو سونگھنے اور انہیں دیکھنے میں مصروف تھی روحاب کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

ریا آ جاؤ ناشتے کا وقت ہو گیا ہے۔ ربیعہ بیگم اسے کہنے لگی۔ تائی آپ کو پتہ ہے مجھے پھول بہت خاص کر کے گلاب کے۔ وہ ربیعہ بیگم کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بتانے لگی۔ وہ بھی مسکرائی تم شام کو آنا ابھی وقت ہو گیا ہے ناشتے کا روحاب آ گیا ہو چلو چلیں وہ اسے کہتے ساتھ خود اندر کی طرف بڑھ گئی ریا بھی منہ بنائے پیچھے گئی۔۔۔

پورے 7:40 پر ناشتہ میز پر سج چکا تھا حامد قریشی تبھی آ کر بیٹھے ریا ربیعہ بیگم کیساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی روحاب نے ایک ناگوار اس پر ڈالی۔ ری ادھر بیٹھو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ والی کرسی پر آنے کا کہنے لگا۔ میں یہی ٹھیک ہوں۔ ریا نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا روحاب کے چہرے پر سختی آئی۔ ریا وہاں جا کر بیٹھو بیٹا۔ ربیعہ بیگم پیار سے کہنے لگی۔ جس پر ریا منہ بنا کر اٹھ کر روحاب کے ساتھ والی کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔ چائے

بناؤ۔ ربیعہ بیگم حامد قریشی کو چائے کا کپ تھماتے ہوئے روحاب سے مخاطب ہوئی۔ نہیں ری بنائے گی میرے لیے۔ وہ ریا کی طرف دیکھ کر بتانے لگا حامد قریشی غصے سے دیکھنے لگ گئے۔ میں۔ ریا کو حیرت کا جھٹکا لگا۔ ری تمہیں ہی کہتا ہوں میں۔ روحاب اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بتانے۔ لگا۔ مممجھے نہیں اتی۔ ریا نے روحاب کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں نے پینی ہے پی لوں گا۔ روحاب کا لہجہ سخت تھا۔ ریا نچلہ لب دانتوں تلے دبا کر غصے سے روحاب کو دیکھنے لگی۔ 7:50 ٹائم ہے پانچ منٹ میں چائے بن چکی ہو ورنہ سزا ملے گی۔ روحاب گھڑی پر نظر ڈال کر ریا کو کہنے لگا۔ ایسی چائے بناؤں گی دیکھتا رہے گا۔ ریا دل میں کہتے ساتھ قہوہ کپ میں ڈالنے لگی اس میں دودھ ڈالا اور چار چمچ بھر کر چینی کے ڈال دیے ربیعہ بیگم اور حامد قریشی ناشتہ کرنے میں مصروف رہے۔ ریا نے مکس کر کے روحاب کے سامنے چائے کا کپ رکھا روحاب نے چائے کا گھونٹ بھرا چہرے پر عجیب تاثرات آئے۔ کیا ہوا اچھی نہیں بنی۔ ریا جان بوجھ کر پوچھنے لگی۔ نہیں بہت اچھی ہے۔ روحاب زبردستی مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ چائے پینے لگا۔۔۔

چلو کمرے میں اور جب تک میں نہیں آؤں گا تم باہر نہیں آؤ گی۔۔ وہ ریا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ تمہاری سن کون رہا ہے ہونہہ۔ ریا منہ بسور کر بتانے لگی۔ ری میری بات ایک دفعہ میں سمجھ جایا کرو۔ اچانک اسے بہت غصہ آگیا۔ نہ سنو تو۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی روحاب نے غصے سے داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور اسکی کلائی سختی سے پکڑ کر کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ کیا کر رہے ہو روحاب چھوڑو میرا ہاتھ۔ ریا اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی مزاحمت کرنے لگی روحاب اسے کمرے میں لایا اور دروازہ لاک کر لیا۔ رات کو ہوتی ہے ملاقات۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ چلا گیا۔ کھولو دروازہ روحاب۔ ریا دروازے پر ہاتھ مار کر اسے کہنے لگی۔ روحاب یہ کیا کر رہے ہو بیٹا

کھولو اسے۔رں یعہ بیگم چیخنے کی آواز سن کر روحاب کے پاس آکر کہنے لگی۔مجھے دیر ہو رہی ہے آفس کیلیے۔
روحاب کہتے ساتھ چلا گیا اور وہ خاموشی سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔

ریا کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی کچھ کرنے کو تو تھا ہی نہیں نہ اسکے موبائل تھا نہ ہی کتابیں پڑھنے کے لیے وہ منہ بنائے بیٹھی تھی روحاب پر حد سے زیادہ غصہ تھا تبھی کمرے کا لاک کھلا اور وہ اندر داخل ہوا ریا اسے دیکھتے ہی فوراً لیٹ گئی اور منہ دوسری طرف کر لیا وہ جوتے اتار کر اسکے ساتھ آکر لیٹا اور منہ کا رخ اسکی طرف کیا۔ریا آنکھیں بند کر گئی۔ناراض ہو۔روحاب نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔تو نہیں ہونا چاہیے۔ریا سرد لہجے میں اس سے سوال کرنے لگی روحاب نے اپنا ہاتھ کی انگلیاں اسکے ہاتھ میں گھسائی اور اسکے قریب ہوا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔سوری میں زیادہ غصہ ہو گیا۔وہ نرمی سے اسکے قریب ہو کر کہنے لگا۔اتنی زور سے پکڑا دیکھو ریڈ ہو گئی۔ریا نے اسے اپنا بازو دیکھایا۔روحاب نے دیکھا۔یار اتنا بھی زور سے نہیں پکڑا تھا۔روحاب ریڈ نشان دیکھ کر بتانے لگا۔یہ تم کہ رہے مگر یہ جو ہاتھ ہے نا کسی لوہے سے کم نہیں۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ اسے بتانے لگی۔روحاب نے اسکے بازو پر لب رکھے ریا کے پورے جسم میں کرنٹ سا لگا۔وہ اسٹل ہو گئی ریا کو سمجھ نہیں آئی اچانک ہوا کیا تھا۔تم میری بات ایک بار میں مان جایا کرو مجھے غصہ نہیں آئے گا ایم سوری اگلی دفعہ اپنے غصے پر قابو رکھوں گا آئی لو یو سو مچ ری۔وہ ریا کے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے پیار سے کہنے لگا ریا کو لگا اسکا دل ابھی باہر آجائے گا وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں سک رہی تھی شاید رشتہ ہی کچھ ایسا تھا وہ ساکت سی اسے دیکھ رہی وہ اس سے الگ ہوا اور بیڈ سے اٹھ گیا۔میں اٹھ گیا ہوں موو کر لو۔وہ اسے ساکت دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر ریا غصے سے گھورنے لگی۔گھٹیا آدمی

بے شرم بے حیا شخص چول انسان اب تم اس سے آگے مت آنا۔ وہ غصے سے اسے ناموں سے پکارتی بیچ میں کشنز رکھنے لگ گئی جس پر روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور وہ اسے دیکھتے ہوئے باتھروم چلا گیا۔۔۔

ریا کا کچھ کریں اس شخص سے رشتہ ختم کروائیں کسی طرح۔ صبا بیگم بہت پریشان تھی ریا کیلیے۔ بس ایک ہی کام ہو سکتا ہے اب پولیس لے کر جاؤں اور ریاست سچ بول دے اور پھر پولیس خود روحاب سے ڈیوارس کروائے گی۔ ندیم قریشی بتانے لگے۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کل کے جائیں۔ صبا بیگم نے بولا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئے وہاں سے نوکر گزر رہا تھا یہ سب سن چکا تھا۔۔

وہ فریش ہو کر واپس آیا وہ لیٹی ہوئی تھی۔ کھانا کھایا۔ وہ دیکھ کر اس سے سوال کرنے لگا۔ نہیں اور نہ ہی کھاؤں گی۔ ریا نے اسے جواب دیا۔ وجہ جان سکتا۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے ایک اور سوال کرنے لگا۔ میری مرضی۔ ریا نے جواب دیا۔ ری تمہیں ابھی میں نے کیا سمجھایا چلو نیچے کھانا کھائیں۔ روحاب اسے کہنے لگا۔ ریا نے اسے دیکھا۔ مجھے غصہ آجائے گا۔ روحاب نے بتایا۔ آجائے۔ ریا نے منہ بنائے کا کہا۔ ری چلو نیچے کھانا کھانے تم نے صبح بھی ناشتہ نہیں کیا تھا۔ وہ اسکے پاس آکر لہجے میں سختی لیے کہنے لگا ریا منہ بنائے بیٹھی رہی۔ ری تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی میری باتیں چلو۔ روحاب اسے اٹھاتے ہوئے اپنا ساتھ زبردستی لے جانے لگا یا غصے سے اسے دیکھنے لگی روحاب اسکا ہاتھ تھامے نیچے آیا حامد قریشی اور ربیعہ بیگم تو سو چکے تھے روحاب ریا کو کچن میں لایا۔ کھانا گرم کرو۔ وہ اسے حکم صادر کرنے لگا جس پر ریا نے اسے دیکھا۔ کیسے ہوتا مجھے نہیں آتا میں نے آج تک کچن میں پاؤں نہیں رکھا۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ آج تو رکھ لیا ہے نا فرج میں باؤل میں سالن ہو گا۔ روحاب نے

اسے بتایا ریا کو پتہ تھا اس نے سننی تو ایک بھی نہیں ہے اس لیے خاموشی سے فرج سے کھانا نکالنے لگی۔ ریا نے باؤل نکالا اور اسکے سامنے رکھا۔ میرے سامنے کیوں رکھ رہی ہو گرم کرو اسے اوون میں۔ روحاب نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا ریا اسے گھورتے ہوئے اوون میں رکھنے لگی اور اسے آن کر دیا تب تک تم روٹی پلیٹ پر رکھو۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے ایک اور کام کہنے لگا ریا کا دل کیا اسکا گلہ دبا دے مگر وہ کچھ کہے بغیر چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کی طرف کر کے روٹی پلیٹ میں رکھنے لگی بار بار چہرے پر بال آنے سے اسے پریشانی ہو رہی تھی روحاب نے یہ چیز نوٹ کی تو اسکے پیچھے آکر کھڑے ہو کر اسکے چہرے پر آئے بالوں کو اپنے ہاتھوں کی مدد سے پیچھے کیا ریا رک گئی اور مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔ کیا کر رہے ہو ہٹو پیچھے ڈھیٹ انسان۔ وہ غصے سے ناک پھلائے اسے پیچھے ہونے کا اشارہ کرنے لگی جس پر روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی سالن گرم ہو گیا ریا نے اوون کھولا اور گرم گرم باؤل کو بغیر کسی کپڑے کی مدد سے یوں ہی نکالنے لگی۔ آہہہ۔ گرم باؤل پر ہاتھ رکھنے سے اسکا ہاتھ جل گیا اور آنکھ میں نمی آئی۔ کیا ہوا۔ روحاب فوراً اسکے قریب ہو کر فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔ جل گیا۔ ریا یہ کہتے ہوئے بے حد معصوم لگی۔ تمہیں کس نے کہا گرم گرم باؤل پر ہاتھ۔ رکھ دو حد کرتی ہو تم کتنی زیادہ جل گیا رکو قوئنچ کریم لگاتا ہوں۔ روحاب کہتے ساتھ کچن سے باہر گیا اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا اس میں سے کریم نکال کر اسکے ہاتھ پر لگانے لگا۔ چھوڑو میں خود کرتا ہوں ہٹو پیچھے۔ روحاب ریا کو پیچھے کروا کر باؤل نکال کر خود پلیٹ میں سالن ڈالنے لگا۔ جب خود کر سکتے تو کیوں کہا مجھے اتنا سارا جل گیا میرا ریا منہ بنائے روحاب کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی جس پر روحاب نے اسے دیکھا اور اسکا ہاتھ تھام کر ڈائننگ ٹیبل پر آیا۔۔۔

روحاب ایک نوالہ خود کھا رہا تھا دوسرا ریا کو کھلا رہا تھا ریا نے بہت منع کیا مگر وہ زبردستی اسے کھلا رہا تھا ان دونوں نے کھانا کھایا روحاب نے برتن کچن میں رکھے اور اسے ساتھ لے کر کمرے میں بڑھ گیا۔اب ہر روز تم میرا انتظار کروگی اور ہم دونوں مل کر کھائیں گے۔وہ مسکرا کر کہنے لگا۔تم ہر روز مجھے روم میں لاک کر کے جاؤ گے۔ریا روحاب سے سوال کرنے لگی۔ہو سکتا ہے۔روحاب نے اسے دیکھ کر بتایا ریا کچھ کہے بغیر اپنی جگہ پر چلی گئی وہ تھک گئی تھی اس انسان کو ٹال ٹال کر مگر وہ ڈھیٹ تھا انتہائی ڈھیٹ صرف اپنی۔چلانے والا اس لیے وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

وہ سب ناشتہ کر رہے تھے۔۔دو دن بعد تمہارا ریسیپشن ہے یاد رکھنا۔حامد قریشی سرد لہجے میں کہنے لگے۔ریسیپشن کس لیے۔روحاب بدلے میں سوال کرنے لگا اپنے فرینڈز اور رشتے داروں کو بتاؤں نا کہ میرا بیٹا شادی کر کے آیا ہے بغیر ماں باپ کے۔۔وہ طنز دیتے ہوئے بتانے لگے جس پر روحاب انہیں دیکھنے لگ گیا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ربیعہ بیگم نے چپ رہنے کا اشارہ کیا روحاب خاموش ہو گیا ریا خاموش بیٹھی تھی نظریں ناشتے پر تھی مگر کھا نہیں رہی تھی۔۔۔

سر وہ پولیس اور ندیم صاحب آئے ہیں۔گارڈ آتا بتانے لگا حامد قریشی پریشانی میں فوراً اٹھ گئے۔پولیس کیسا تھ۔حامد قریشی کہتے ساتھ باہر گئے ربیعہ بیگم بھی پریشانی سے گئی ریا بھی اٹھ کر چلی گئی وہ پر سکون سا چائے پی کر اٹھا اور ٹی وی لاؤنج میں آیا۔۔۔

پولیس انسپکٹر صوفے پر بیٹھا تھا روحاب کو دیکھ کر فوراً اٹھا اور ہاتھ ملایا روحاب نے مسکرا کر ہاتھ ملایا۔ بیٹھو۔ وہ ریا سے مخاطب ہوا ریا بیٹھ گئی۔ کریں انسپکٹر بات۔ ندیم قریشی کہنے لگے۔ ہم ریا میڈیم سے پوچھنے آئے ہے کہ آپ سے روحاب حامد قریشی نے زبردستی نکاح کیا یا آپکی رضامندی شامل تھی۔ انسپیکٹر ریا کو دیکھ کر سوال کرنے لگا ریا نے انسپیکٹر کو دیکھا پھر ندیم قریشی کو اور پھر روحاب کو جو پرسکون بیٹھا تھا۔ بولو بیٹا۔ ندیم قریشی نے ریا سے کہا۔ میری رضامندی شامل تھی یہی سننا تھا سن لیا اب جائیں آپ اور ڈیڈ۔ ریا کے لہجے میں غصہ تھا مگر وہ ظاہر کیے بغیر وہاں سے چلی گئی۔ ندیم قریشی اسے جاتا دیکھنے لگے۔ ضرور اس شخص نے میری بیٹی کو دھمکایا ہو گا۔ ندیم قریشی غصے سے روحاب کی طرف اشارہ کرنے لگے۔ نہیں میں بہت اچھے سے جانتا ہو بہت اچھے انسان ہے اور اپکی بیٹی کا جواب سن ہی لیا ہے تو اب ہم چلتے ہیں۔ انسپکٹر کہتے ساتھ اٹھا ندیم قریشی بھی اٹھ گئے اور غصے سے روحاب کو دیکھ کر چلے گئے۔ یہی باقی رہ گیا تھا اب میرے گھر پولیس آنے تھی ذرا شرم نہیں آتی باپ کو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے تمہارا بیٹا۔ وہ غصے سے چیختے ساتھ نکل گئے ربیعہ بیگم خاموش تھی۔ مام آپ تو مجھے سمجھتے ہیں نا۔ وہ ربیعہ بیگم کی طرف دیکھ کر نرمی سے کہنے لگا جس پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

ریا باتھروم میں تھی آنکھوں میں آنسو تھے۔وہ صبح روحاب کی بات یاد کرنے لگی۔(ری۔روحاب نے اسے پکارا۔ ہمم۔ریا جوابھی اٹھی تھی پوچھنے لگی۔ تمہارے ڈیڈ آج پولیس کو لے کر گھر آئیں گے پولیس جب تم سے پوچھے گی کہ روحاب نے زبردستی نکاح کیا تھا یا تمہاری رضامندی تھی تو تم نے بس یہی کہنا ہے تمہاری رضامندی تھی۔ روحاب گھڑی پہنتے ہوئے ری کو بتانے لگا۔ میں سچ بولوں گی مسٹر روحاب اور میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ریا اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ری اب تم مجھ سے دور نہیں ہو سکتی ہو کیا کہو گی۔روحاب نے اس دفعہ اسکی طرف دیکھ کر پوچھا تھا زبردستی نکاح کیا تھا مسٹر روحاب حامد قریشی نے میرے ساتھ۔وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہنے لگی روحاب کے چہرے پر سخت تاثر آیا اور اسکی طرف آیا اور اسکی کمر میں اپنا ہاتھ ڈال کر اسے بلکل اپنے قریب کیا جس پر ریا گھبرا سی گئی۔ چھوڑو۔ریا نے اسکا ہاتھ نکالنا چاہا مگر روحاب کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔ تم میری بات مانو گی نا۔روحاب اسکی گردن پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سختی سے کہنے

لگا جس پر ریا نے ہلک میں تھوک نگلی اسے اسکے غصے سے واقع ڈر لگنے لگا تھا۔ مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ پلیز زز مت کرو یہ۔ ریا ہمت کر کے اسے بولی۔ تمہیں اب ساری عمر میرے ساتھ ہی رہنا ہے مس اور ویسے بھی تمہارے گھر پر ایک بندہ کھڑا ہے جو ایک سکینڈ لگائے بغیر تمہارے ماں باپ کو ختم کر سکتا ہے پھر مجھے مت کہنا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے ابتانے لگا ریا کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ میں وہی کروں گی جو تم کہو گے۔ ریا نے اسے کہا جس پر روحاب نے اسے خود سے الگ کیا)۔

تبھی دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل کر وار یا اسے کہیں نہیں دیکھی ری باہر آؤ۔ اسے باتھروم سے رونے کی آواز آئی تو اسے بلانے لگا ریا نے فوراً دروازہ کھولا اور باہر آئی۔ ری سنو۔ وہ اسے اپنی طرف کھینچنے لگا تھا اس سے پہلے ریا نے اسے دھکا دے دیا روحاب دیوار سے جا لگا۔ تمہارے ایک بار کہنے پر باہر آگئی ہوں نا میرے قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریا اسے مڑ کر دیکھتے ہوئے چیخ کر بولی۔ آہہ۔ روحاب کی ایک سسکی نکلی ریا کو اسکے چہرے پر درد کی تکلیف پہلے ہی دِکھ گئی تھی۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ ریا اسکے پاس آکر پوچھنے لگی۔ میڈیسن چاہیے۔ وہ دراز کی طرف اشارہ کرنے لگا ریا فوراً دراز کی طرف بڑھی اور اس میں سے میڈیسن نکال کر روحاب کے پاس آئی اسے پانی دیا۔ ایم سوری تمہارا کوئی بیک کا مسئلہ ہے مجھے نہیں پتہ تھا۔ ریا ڈر گئی تھی کہیں اسکی وجہ سے روحاب کی کمر کو کوئی نقصان نہ ہو گیا ہو روحاب نے دوائی کھائی اور بامشکل چلنے لگا۔۔

روحاب تمہارا خون نکل رہا ہے۔ ریا اسکی کمر پر نظر ڈالتے پریشانی سے کہنے لگی۔ رک جائے گا۔ روحاب کہتے ساتھ بیڈ آگیا۔ کیا بول رہے ہو خون کو روکنا ہو گا اور تم فضول باتیں کر رہے ہو۔ ریا کو اسکا یوں لاپرواہی کرنا سخت ناگوار گزرا۔۔۔

شرٹ اتارو۔ ریا فرسٹ ایڈ باکس لیے اسکے سامنے کھڑی ہو کر کہنے لگی۔ کیا کہ رہی ہو۔ روحاب جو الٹا لیٹا ہوا اسے یہ سن کر حیرت ہوئی۔ ائی سیڈ شرٹ اتارو۔ ریا نے اسے دوبارہ سے کہا روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ مجھے بینڈچ کرنا ہے شرٹ اتارو تمہیں کچھ ہو جائے اور تم مجھ پر الزام دو تکلیف میں نے دی ہے تو وہ ٹھیک بھی میں کروں گی۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا روحاب لب بھینچ گیا اور شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ اتار دو ریا کی آنکھیں خود بخود جھک گئی وہ اسکی پیچھے بیٹھ گئی اور جہاں خون نکلا ہوا وہاں پر کوٹن سے صاف کرنے لگی۔ کتنا گندہ زخم ہے تمہارا روحاب تم چیک کیوں نہیں کرواتے اسے۔ ریا زخم کو دیکھ کر روحاب سے کہنے لگی روحاب نے کچھ بھی نہیں کہا تھا نے کوٹن سے بلڈ صاف کیا اور اس پر بینڈچ لگا دیا اور اٹھ کر چلی گئی روحاب نے شرٹ پہن لی۔۔۔

کیوں کہا اس نے یہ۔ صبا بیگم روتے ہوئے سوال کرنے لگی۔ شاید روحاب نے کوئی دھمکی دی تھی اسے۔ ندیم قریشی کہنے لگے۔ میری بیٹی پتہ نہیں کس حال میں ہوگی۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگی ندیم قریشی خاموش رہے۔۔۔

ری۔ وہ جو کاؤچ پر بیٹھی تھی روحاب نے اسے پکارا ریا اسکی طرف دیکھنے لگ گئی۔ تم مجھے خود غرض کہتی ہو میں ہوں خود غرض تمہارے معاملے میں بہت خود غرض ہوں میری بچپن سے عادت ہے اور تم جانتی ہو جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے اسے کسی اور کا نہیں ہونے دیتا تم سے آٹھ سال سے پیار کرتا ہوں آٹھ سال میں صرف پیار بڑھا ہے کم نہیں ہوا میں نے پہلے ہی سوچ لیا جیسے ہی بی ایس ان انگلش کا لاسٹ اگزیم دو گی تو تمہیں اپنا بنا لوں گا میرا تم سے نکاح کسی غلط مقصد سے کرنا نہیں ہے بس تمہیں اپنے قریب اپنے پاس محسوس کرنا چاہتا ہوں تمہارے قریب جب تک نہیں آؤ گا جب تک تم اس رشتے کو ایکسیپٹ نہیں کر لیتی سیریسلی آئی ریلی لو یو ہوتا ہے ہر انسان

کی زندگی میں ہوتا ہے کہ وہ ایک انسان کے بغیر نہیں رہ سکتا روحاب حامد قریشی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا پلیز زز سمجھو ہاں جذباتی ہوں غصہ کا تیز ہوں وہ تمہیں سمجھنا ہوگا ری مجھے کبھی میں تمہیں سمجھوں گا کبھی تم مجھے سمجھنا لیکن جو بات میں تھوڑی سختی سے کروں تو فوراً مان جانا۔ روحاب اسے اپنے دل کی ہر ایک بات بتانے لگا۔ زبردستی نکاح کر کے دلوں میں محبت نہیں ہوتی مسٹر روحاب اور اب میں تمہارے پاس کیٹ ہوں کوئی نہیں چھینے گا تمہیں مجھ سے لیکن یاد رکھنا میں تم سے کبھی پیار نہیں کر سکوں گی ریا کہتے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔ وہ تو مجھے خود ہی کر والوں گا بہت جلد۔ روحاب اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ کمرے کی بیلکونی میں کھڑی کافی پی رہی تھی۔ تم نے جو کیا ہے نا مسٹر روحاب حامد قریشی ایسا تمہارے ساتھ کروں گی ساری زندگی یاد رکھو گے تم۔ ریا دل میں کہنے لگی۔ میرے بغیر نہیں رہ سکتے ایسی چوٹ دوں گی ساری زندگی تم تڑپو گے یاد کرو گے تم نے کس کے ساتھ پنگہ لیا تھا۔ وہ دل میں سوچتے ہوئے کافی کا گھونٹ بھرتی نیچے کی طرف آئی۔۔۔

وہ سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے ریسیپشن کا کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔ بے شرم انسان اکیلے اکیلے شادی کر لی۔ تبھی کسی لڑکے کی آواز آئی وہ چاروں مڑ کر دیکھنے لگ گئے۔ صائم تم۔ روحاب حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں کہنے لگا۔ تو نے تو یاد نہیں کیا تو سوچا میں ہی کر لوں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر روحاب اٹھ کر گیا اور اسکے گلے لگا۔ کب آیا۔ روحاب نے پوچھا کل ہی آیا ہوں۔ وہ بتانے لگا۔ اسلام و علیکم انکل آنٹی اسلام و علیکم

بھابی۔صائم کو ربیعہ بیگم اور حامد قریشی کا تو پتہ تھا اور تیسرے نفوس کو وہ خود ہی روحاب کی بیوی سمجھ گیا ان تینوں سلام کا جواب دیا وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ویسے بھابی کیا پسند آیا اس میں۔صائم ریا کو دیکھ کر سوال کرنے لگا ریا جو ربیعہ بیگم سے بات کر رہی تھی یہ سن کر اسکی طرف دیکھنے لگی۔ریا نے ایک نظر روحاب کو دیکھا۔آپ نے کیا سوچ کر دوستی کی تھی۔ریا نے بدلے میں سوال کیا۔دل کا بہت اچھا ہے اور بہت اچھے سے دوستی نبھائی ہے۔صائم اسے بتانے لگا۔جی تو یہی سمجھ لے کہ میں نے دل کا اچھا سمجھ کر ان سے شادی کی ہے۔ریا کے لہجے میں طنز تھا جو روحاب سمجھ گیا۔تو یہ چھوڑ کل میرا ریسیپشن ہے تو آئے گا۔روحاب نے اس سے پوچھنے لگا۔ہاں ضرور آؤ گا۔وہ بتانے لگا۔تائی مجھے بھی اپنی دوست کو بلانا ہے۔ریا ربیعہ بیگم سے کہنے لگی۔بلا لو بیٹا۔وہ پیار سے کہنے لگی ریا مسکرا دی۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی تھی تبھی روحاب کمرے میں آیا۔مجھے فون چاہیے۔ریا نے اسے دیکھے بغیر کہا۔مل جائے گا۔روحاب نے اسے جواب دیا اور جانے لگا۔کہاں جا رہے ہو۔ریا اسے جاتا دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔کچھ دیر اسٹڈی میں رہوں۔گا۔روحاب کہتے ساتھ چلا گیا ریا خاموش ہو گئی اور وہ چلا گیا۔۔۔

روحاب آفس کیلیے نکل رہا تھا۔روحاب ریا کو آج کے فنکشن کا ڈریس تو دلوا دو وہ کیا پہنے گی کل آفس چلے جانا۔ربیعہ بیگم نے اسے مخاطب کیا۔روحاب انہیں دیکھنے لگ گیا۔ماں میری امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔روحاب گھڑی پر

نظر ڈال کر بتانے لگا۔ رہنے دیں تائی میٹنگ زیادہ امپورٹنٹ ہو گی ریا پیچھے سے آتی کہنے لگی۔ پانچ منٹ ہے تمہارے پاس جلدی آؤ۔ وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا۔ جاؤ۔ ربیعہ بیگم نے ریا سے کہا ریا کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

روحاب گاڑی چلا رہا تھا۔ خیریت تو ہے مس لڑاکا اتنی خاموشی وہ ریا کو دیکھ کر پوچھنے لگا جو بلکل خاموش بیٹھی تھی۔ خاموش رہنے کی عادت ڈال رہی ہوا گر کچھ کہوں گی چیخو گے یا زبردستی منوالو گے تو اس لیے خاموش رہنا بہتر ہے۔ ریا سامنے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دینے لگی۔ ڈریس تو بہت خوشی سے لینے آئی ہو۔ روحاب نے شوخ انداز میں کہنے لگا۔ میں مر جاؤں گی مگر تمہارے ساتھ خوشی سے کہیں جانا پسند نہیں کروں گی وہ تو مجھے ویسے بھی پہننا تھا اگر منع کروں گی تو تم میری گردن دبا دو گے یا کمر پر سختی سے ہاتھ رکھ کر غصہ سے چیخو گے اور اپنی بات منوالو گے۔ ریا نے طنز کیا روحاب خاموش ہو گیا۔۔۔۔

ریا نے ڈریس لیا اور دونوں واپس چلنے لگے۔ صرف اس لیے آیا تھا تمہارے ساتھ تاکہ بتا سکوں کہ تم سے زیادہ امپورٹنٹ کوئی بھی نہیں ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکراہٹ سجائے کہنے لگا ریا نے کچھ نہیں کہا۔ آئسکریم کھاؤ گی۔ روحاب نے اس سے پوچھا۔ ریا کا دل بہت تھا مگر وہ اپنے دل کو سائیڈ پر کرتی نفی میں سر ہلا گئی۔ روحاب اسکے چہرے پر نظر ڈال کر مسکرایا اور گاڑی آئسکریم پارلر کی طرف موڑ دی۔۔۔

یہاں کیوں۔ آئسکریم پارلر کے سامنے جب روحاب نے گاڑی روکی تو ریا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ میری بیوی کا دل تھا تو تمہارے دل کی خواہش میرے علاوہ کون پورے کرے گا۔ روحاب شوخیہ انداز میں کہنے

لگا۔۔اللہ خیر ہی کرے اسے کیا ہو گیا ہے لگتا ہے دماغ ہل گیا۔ریا دل میں سوچنے لگی تبھی ویٹر مینیو کارڈ لے کر آیا روحاب نے آرڈر کیا کچھ دیر بعد آئسکریم آگئی روحاب نے ریا کو دی ریا کھانے میں مصروف ہو گئی روحاب اسے دیکھ کر مسکرایا اور گاڑی چلادی۔۔۔۔۔

ریا جلدی سے تیار ہو جاؤ بیٹو ٹیشن تمہیں اچھے سے تیار کر دے گی۔وہ اسے کہنے لگی ریا خاموشی سے چلی گئی وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی تھی وہ اسے تیار کرنے لگی۔لڑکی نے بال بنانے شروع کیے۔میم کیسے لگ رہے۔وہ پوچھنے لگی ریا نے شیشے میں دیکھا۔یہ کیا بنایا ہے فضول ہٹاؤ اسے اور میں خود بنالوں گی بالوں کو بیڑا غرق کر رہی ہو تم میرا جاؤ میں بال خود بنالوں گی۔ریا کو جو غصہ روحاب پر تھا وہ سب اس پر نکال دیا وہ خاموشی سے چلی گئی۔۔۔۔

زبردستی انسان تیار ہو مطلب کیا ہے نہیں ہونا تھا تیار مجھے کیا زندگی ہے میری کیا کیا سوچا تھا اور کیا ہوا۔وہ غصے سے خود کو شیشے میں دیکھ کر کہنے لگی۔کچھ بھی نہیں بن رہا ہے مجھے نہیں جانا نیچے۔ریا غصے سے کہنے لگی۔روحاب پینٹ کورٹ میں ملبوس بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے بڑھی ہوئی داڑھی میں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا اسکے پاس آیا۔سیدھی ہو کر بیٹھو۔وہ ریا کو کہنے لگا ریا نے مڑ کر روحاب کو دیکھا۔تم کیا کرو گے۔ریا غصے سے کہنے لگی۔خاموش ہو کر اور سیدھی بیٹھو۔وہ اسے کہنے لگا ریا منہ بنا کر چہرہ شیشے کی طرف کر گئی روحاب نے اسکے بالوں والی آرام سے کنگنی کی۔پتہ نہیں کیا کرے گا میرے بالوں کیساتھ۔ریا منہ بنائے کہنے لگی۔روحاب نے پانچ منٹ کے بعد اپنے ہاتھ روکے۔دیکھو۔اس نے اسکے کان کے قریب ہو کر کہا ریا نے نظریں اٹھا کر شیشے میں دیکھا تو دھچکا لگا۔تم نے کہاں سے سیکھا۔ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی روحاب مسکرا دیا۔بس بنائے تھے ایک دفعہ کسی

لڑکی کے۔ وہ لب دبائے کہنے لگا ریا نے مڑ کر اسے دیکھا۔ روحاب نے کچھ کہے بغیر اسکے کانوں میں جھمکے ڈالے گلے میں نیکلیس ڈالا۔ پرفیکٹ۔ وہ اسکا عکس شیشے میں دیکھ کر کہنے لگا۔ ہٹو پیچھے۔ ریا نے اسکا ہاتھ کندھے سے ہٹایا۔ گرے کلر کی میکسی میں اس قدر حسین لگ رہی تھی ہونٹوں پر ریڈ لپسٹک اسکے سراپے کو مزید حسین بنا رہی تھی۔۔۔۔

چلیں نیچے۔ وہ پوچھنے لگا۔ ریا نے خود پر پرفیوم لگایا اور سر تا پیر خود کو دیکھنے لگی۔ مجھے یہ بتاؤ سانیہ آئی ہے۔ ریا اس سے پوچھنے لگی ہاں جی آ گئی ہے۔ وہ بتانے لگا۔ مام ڈیڈ۔ ریا نے ایک اور سوال کیا۔ وہ بھی آ گئے ہیں۔ روحاب نے بتایا ریا نے مڑ کر اسے دیکھا۔ سچ میں تو چلو نیچے۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے کہتے ساتھ جانے لگی۔ ایسے نہیں چلنا۔ روحاب اسے روک کر اسے کہنے لگا۔ پھر کیسے۔ ریا کنفیوز ہوئی تھی روحاب نے اپنا آگے کیا۔ ریا نے اسے دیکھا اور منہ بنا کر اس میں ڈالا۔ صرف لوگوں کو دیکھانے کیلیے۔ وہ یہ کہنا نہیں بھولی تھی جس پر روحاب نے کچھ نہیں کہا اور دونوں نیچے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

وہ دونوں چلتے ہوئے نیچے آ رہے تھے موجود ہر ایک شخص کی نظر ان دونوں پر تھی ساتھ وہ اس قدر حسین لگ رہے تھے کچھ لڑکیاں روحاب حامد قریشی کو دیکھ کر کھو سی گئی تھی وہ دونوں نیچے آئے۔
کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے یاررر۔ ایک لڑکی جو روحاب کے دو قدم کے فاصلے پر کھڑی تھی دوسری لڑکی کو دیکھ کر کہنے لگی۔ سیریسلی یار اتنی جلدی بھی کیا تھی شادی کی۔ دوسری والی نے کہا روحاب یہ سن چکا تھا چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ آنٹدھی ہیں۔ ریا نے روحاب کو ہلکی آواز میں کہا روحاب کے چہرے کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا۔

یہاں موجود کتنی لڑکیوں کا کرش ہوں میں۔روحاب ریا کے قریب ہو کر جتلاتے ہوئے بولا تھا ریا کا قہقہ چھوٹا جب سے نکاح ہوا تھا وہ اب اتنا کھل کر مسکرائی تھی۔اچھا مذاق کر لیتے یو۔ریا نے اسے کہا۔یہ مذاق نہیں ہے۔ روحاب نے اسے بتایا ریا نے کچھ نہیں کہا ریا کی نظر سانیہ کر گئی اس نے ہاتھ ہلایا سانیہ بھی اسے دیکھ کر مسکرائی وہ دونوں اسٹیج پر چڑھ کر بیٹھے سانیہ نے ریا کو ٹائٹ والا ہگ کیا۔آئی مس یو یار۔سانیہ نے کہا۔مس یو ٹو۔ریا نے اسے بتایا۔لگ کتنی حسین رہی ہو یار تم۔وہ اسے دیکھتے ہوئے خوشی سے کہنے لگی وہ دونوں باتیں کرنے لگے ریا ندیم قریشی اور صبا بیگم سے بھی ملی تھی وہ ایک سائیڈ پر بیٹھے۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

ایک کام تو کر۔ریانے سانیہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔کیا؟سانیہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئی۔اوپر روم میں میری فیورٹ رنگ ڈریسنگ پر رہ گئی ہے وہ لے کر آجا۔ریانے اسے بتایا اوکے۔سانیہ کہتے ساتھ اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

وہ جا رہی تھی سامنے سے آیا شخص نہیں دیکھا ٹکر ہو گئی سانیہ اسے اگنور کر کے آگے بڑھ گئی۔ایسکیوزمی سوری۔ صائم نے اسے روکتے ہوئے دیکھنے لگا اٹس اوکے۔سانیہ کہتے ساتھ دو قدم آگے بڑھنے لگی۔آپ بولیں مجھے۔ صائم نے اسے بتایا۔میں کیوں۔سانیہ نے اسے دیکھا۔آپ ٹکرائی ہے مجھ سے مجھے لگ جاتی تو صائم نے اسے بتایا۔نہیں لگی نہ اور میں سوری نہیں بول رہی ہو ہٹو مجھے کام ہے۔سانیہ کہتے ساتھ چلی گئی۔پاگل۔صائم سرد لہجے میں کہتے ساتھ نیچے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

دل کا دریا بہ ہی گیا
عشق عبادت بن ہی گیا
خود کو مجھے تو سونپ دے
میری ضرورت تو بن گیا۔

روحاب گیٹار بجاتے ہوئے گانا گانے لگا اور اسٹیج کی طرف بڑھ کر دیا کو تھاما اور اسٹیج سے نیچے لایا اسپاٹ لائٹ ریا پر تھی ریا زبردستی مسکرائی۔روحاب نے اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر قریب کیا اور اپنا دایاں ہاتھ ریا کے دائیں ہاتھ میں گھسایا۔اور ڈانس کرنے لگا۔۔

بات دل کی نظروں نے کی
سچ کہ رہا تیری قسم
تیرے بن اب نہ لیں گے اک بھی دم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم
تیرے بن اب نہ لیں گے اک بھی دم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہم
تیرے ساتھ ہو جائیں گے ختم
تیرے بن اب نہ لیں گے اک بھی دم
تجھے کتنا چاہنے لگے ہممممممم۔۔۔

بس کرو زبردستی کروائی جارہے ہو ڈانس ریا سرد لہجے میں کہنے لگی۔سب ہمیں دیکھ رہے ہیں جب سونگ گانا بند ہوں گا تب نا۔روحاب اسے بتانے لگا تو کرو بند کافی ہے اتنا۔ریا اسے دیکھتے ہوئے منہ بنائے کہنے لگی روحاب خاموش ہو گئی۔۔۔

I love you so much ri

Thank you so much for coming in my life

I am so happy to have you in my life

□❤□□❤□□❤□□❤□You are my everything

وہ گھٹنے کے بل بیٹھ کر اسے دیکھتے ہوئے اپنے دل کی بات کرنے لگا اسکی آنکھیں اسکا ساتھ دیے رہی تھی ریا زبردستی مسکرائی۔

Same here

وہ بس یہی کہہ سکی وہاں موجود کچھ لوگ حسرت سے اور کچھ لوگ اشتیاق سے ریا اور روحاب کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

روحاب نے سب مہمانوں سے ریا کو ملوایا ریا سب سے ملی اور پھر دونوں اسٹیج پر بیٹھ گئے ریا ہم چل رہے ہیں۔ندیم قریشی اور صبا بیگم آتے کہنے لگے اتنی جلدی۔ریا انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔میں جلد ہی تمہیں اس انسان سے چھٹکارہ دلوادوں گا۔ندیم قریشی اسے کہنے لگے۔پلیززز جلدی ریا نے کہا اور ان دونوں کو اللہ حافظ کرکے دوبارہ بیٹھ گئی۔آہستہ آہستہ مہمان جانے لگے۔۔۔

میں کیسے جاؤ۔ سانیہ ریا سے کہنے لگی۔ کیوں کیا ہوا۔ ریا نے اس سے پوچھا۔ یار میں آئی بھائی کے ساتھ تھی مگر بھائی اب کام پر چلا گیا میں کیسے جاؤں مام میرا انتظار بھی کر رہی ہو گی۔ سانیہ پریشانی سے کہنے لگی۔ صائم تبھی روحاب نے صائم کو اشارے سے بلایا وہ اسکی طرف آیا۔ انہیں گھر ڈراپ کر دو۔ روحاب نے اسے کہا جس پر روحاب کو دیکھنے لگا۔ دوست نہیں ہے روحاب نے اسے کہا جس پر وہ خاموش ہو گیا۔ دھیان سے جانا ریا نے کہتے ساتھ اسے ہگ کیا اور وہ چلی گئی۔۔۔۔

تجھے دیکھا تو یہ جانا صنم پیار ہوتا ہے دیوانہ صنم۔ صائم گاڑی چلاتے ہوئے گنگنا رہا تھا سانیہ نے اسکی طرف دیکھا۔ کیا گانا نہیں گا سکتا میں۔ صائم اسکی نظریں خود پر دیکھ کر کہنے لگا۔ صاف پتہ لگ رہا ہے مجھ سے فلرٹ کر رہے ہو تم پہلے وہاں سیڑھیوں پر روک کر بات کی اور اب یہاں گانا گا رہے ہو میری مجبوری نہیں ہوتی تو سچ بتا رہی ہو کبھی مر کر تمہارے ساتھ نہ بیٹھتی۔ سانیہ کو غصہ آ گیا تھا۔ اچھا جی بتائیں مجھے ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے آپ پر کہ میں فلرٹنگ کرو۔ وہ سرد لہجے میں کہنے لگا۔ آئی ایم سخت لونڈا اتنی جلدی کسی پر پگھلتا نہیں ہو۔ صائم بالوں پر الٹا ہاتھ پھیر کر اتراتے ہوئے کہنے لگا۔ یہی ہے میرا گھر روکو گاڑی۔ سانیہ غصے سے چیخی جس پر صائم نے فوراً بریک لگائی۔ اور وہ غصے سے گاڑی سے اتر گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیڈ پر چینج کر کے لیٹی تھی تبھی روحاب فریش ہو کر اسکے ساتھ آ کر لیٹا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔ کل ہم لوگ فارم ہاؤس جائیں گے۔ روحاب ریا سے کہنے لگا۔ کل نہیں میں بہت تھکی ہوئی ہو سونا ہے مجھے اور ابھی کہیں جانے کی ہمت نہیں ہے۔ ریا اسے انکار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھا اور اسکے قریب ہوا۔ ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں ہے ابھی سے ہمت ختم۔ وہ اسکے قریب کو شوخیہ انداز میں کہنے لگا۔ شیٹ اپ فضول بکواس میرے سامنے مت کرنا کہ دیا نہیں جانا نہیں جانا وہ تپ کر بولی تم ہر بات پر انکار کیوں کرتی ہو۔ روحاب نے اسکی اُنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنا چاہا۔ میں کل سے تمہاری ساری باتیں مان رہی ہو اب تم میری ایک مان لو۔ ریا نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ چلو ٹھیک ہے۔ روحاب مان گیا ویسے ایک بات

کہوں۔روحاب اسکے قریب ہو کر کہنے لگا ریا نے اسے دیکھا۔آج لگ بہت پیاری رہی تھی بہت زیادہ حسین اگر تمہاری رضامندی شامل ہوتی ہے تو شاید میں آج خود پر کنٹرول نہیں کر سکتا۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے محبت سے کہنے لگا ریا گھوری سے نوازتی منہ دوسری طرف کر گئی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

ریا کی دو بجے آنکھ کھلی تو نظر ساتھ ڈالی روحاب وہاں موجود نہیں تھا ریا پریشان ہوئی۔کہاں گیا ہو گا اسٹڈی پر دیکھ کر تو آؤ ذرا کیا کرتا ہے یہ اسٹڈی جا کر۔ریا کہتے ساتھ پیروں میں چپل گھسا کر اٹھی اور کمرے سے باہر گئی اسٹڈی کی طرف بڑھی دروازہ کھلا تھا ریا اندر آئی وہ کرسی پر آنکھیں بند کیے بیٹھا ایک موتی ٹوٹ کر رخسار پر گرا ہوا تھا ریا نے اسکی طرف دیکھا اور کچھ کہے وہاں سے فوراً چلی گئی۔۔۔۔

دادا میں نے اس لڑکی کو خاموش کروا دیا وہ اتنی چنچل اور شوخ طبیعت والی لڑکی بلکل خاموش رہتی ہے لیکن دادا صرف آپکی خواہش پوری کرنے کیلیے میں نے اس کیساتھ زبردستی کی ایسا نہیں ہے کہ میں اسے نہیں چاہتا میں بہت چاہتا ہوں بہت زیادہ لیکن جنہیں چاہا جاتا ہے انہیں تکلیف میں نہیں دیکھا جا سکتا لیکن آپ نے وعدہ کیا تھا اسکو اپنا بنانا ہے اور آپ جانتے ہیں آپکا پوتا وعدیں نہیں توڑتا ہے اور غصہ بھی جانتے ہیں تنگ کرتی ہے مجھے لیکن اسکا تنگ کرنا بہت اچھا لگتا ہے مجھے۔روحاب نے کہتے ساتھ آنکھیں کھولی اور گھڑی پر نظر ڈال کر وہ اسٹڈی سے باہر آگیا۔

وہ کمرے میں آیا وہ گہری نیند ویسے ہی سو رہی تھی۔ روحاب نے اسے دیکھا۔ایم سوری۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتے منہ دوسری طرف کر کے سو گیا ریا نے آنکھیں کھولی اسے کیا ہوا ہے۔ وہ خود سے کہنے لگی لیکن دوبارہ آنکھیں بند کر کے سو گئی۔۔۔۔

صبح ریا بالوں کو پونی کرنے میں مصروف تھی وہ پیچھے کھڑا تھا۔۔ آفس نہیں جانا کیا ریا گھڑی پر نظر ڈال کر جو 8:15 بجا رہی تھی تو پوچھنے لگی۔ اتوار ہے۔ روحاب نے اسے بتایا تو تم اتوار کو الگ وقت پر ناشتہ کرتے ہو۔ ریا کو اتنا تو معلوم ہو گیا تھا وہ وقت کا بہت پابند ہے۔ 9 بجے۔ وہ مختصر سا جواب دے کر پرفیوم لگانے لگا۔ تم پورا دن گھر ہو گے۔ ریا کو حیرت ہوئی تھی۔ نہیں دو تین کام ہے وہ دیکھنے ہیں ہاں اگر تم چاہتی ہو تو رہ سکتا ہوں۔ وہ شوخیہ لہجے میں ریا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا جواب ہونٹوں پر لپسٹک لگانے میں مصروف تگی۔ میں تو کہوں گی جو تم گھنٹہ گھر رکنے کا ارادہ کر رہے ہو وہ بھی کہیں باہر ہی
گزار لو۔ ریا نے لپسٹک رکھی اور مڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جس پر روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

ان سب نے ناشتہ کیا ریا اور ربیعہ بیگم ٹی وی لاونج میں بیٹھے تھے کل کا فنکشن اچھا ہو گیا۔ وہ کہنے لگی۔ جی۔ ریا بس اتنا ہی کہہ سکی۔ میری دوستوں کو تو تم اتنی پیاری لگی ہو۔۔ ربیعہ بیگم اسکے گال پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے بتانے لگا جس پر ریا بامشکل مسکرا سکی۔۔

ایک بات کرو ریا۔ ربیعہ بیگم ریا کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہنے لگی۔جی۔ ریا نے انکی طرف دیکھا۔ روحاب کو سمجھنا وہ غصے کا تیز ہے مگر کچھ غلط کیا ہے تو وہ بھی کسی مقصد کے لیے کیا ہو گا میرا بیٹا ہمیشہ پہلے صحیح طریقہ استعمال کرتا ہے اگر وہ کام نہیں کرتا پھر کوئی ایسا۔ قدم اٹھاتا ہے کہ بعد میں خود پر بہت دفعہ غصہ ہوتا ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے روحاب کے بارے میں بتانے ریا صرف سر کو خم دے گئی وہ ہلکا سا مسکرادی۔۔۔۔

روحاب گھر میں داخل ہوا وہ کمرے میں کچھ وقت ریا کیساتھ گزراںا چاہتا تھا تبھی حامد قریشی نے اسے پکارا۔ وہ مڑ کر انہیں دیکھنے لگا۔ بات سنو۔ وہ کہتے ساتھ چلے گئے روحاب کو مجبوراً جانا پڑا۔۔
جی۔وہ کمرے میں آتے ساتھ پوچھنے لگا۔ کیوں کی ہے تم نے اس لڑکی سے شادی۔ حامد قریشی غصے سے پوچھنے لگے۔ کیا مطلب ہے کس لیے کی ہے محبت کرتا ہو اس سے ابھی میں تھکا ہوا ہوں تو کمرے میں جانا چاہتا ہوں۔ روحاب کہتے ساتھ جیب میں ہاتھ ڈالتا وہاں سے چلا گیا وہ اسے جاتا دیکھنے لگے۔۔۔

وہ کمرے میں آیا ریا بیڈ پر بیٹھی انتہا کی بور ہو رہی تھی۔ وہ اسکے سامنے آکر بیٹھا۔ آ گئے ہو۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جس پر روحاب نے اثبات میں سر ہلایا۔ کیا ہے سامنے کیوں بیٹھو ہو ادھر ہو کر بیٹھوں ویسے بھی میں بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی ہو میں سونا چاہتا ہوں۔ وہ منہ بسور کر روحاب کو ہٹنے کا کہنے لگی۔ روحاب نے موبائل اسکے ہاتھ پر رکھا۔ تمہیں چاہیے تھا ناں۔۔ وہ اسکی کالی سیاہ آنکھوں میں دیکھے نرمی سے کہنے لگا جس پر ریا مسکرائی۔ بلکل میرا فون گھر جو تھا تو مجھے تو ضرورت ہے لیکن میری ساری تصویریں ساری ٹک ٹاکس سارے نمبرز میرے پہلے والے فون میں ہے۔۔ وہ افسردگی سے کہنے لگی۔ اون تو کرو۔ روحاب نے اسے کہا ریا نے اون کیا۔۔ یہ یہ تو میرا

فون ہے وال پیپر میرا اتھیم بھی میرا اور ویڈیوز بھی ہیں۔ وہ خوشی سے کہنے لگی۔ فون نیو ہے سب کچھ تمہارے فون سے اس فون میں کنورٹ کیا ہے اور وال پیپر اور تھیم بھی وہی لگایا ہے جس پر ریا مسکرائی اور اس فون کو دیکھنے لگ گئی۔ اس رات مجھے یہ ناول اسٹارٹ کرنا تھا اور تم مجھے یہاں لے آئے کل سے پڑھوں گی میں یہ ناول۔ وہ خوشی سے کہنے لگی روحاب بس پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔ اب ہٹو مجھے سونے دو۔ ریا اسے آگے سے ہٹنے کا اشارہ کرنے لگی۔ اور اگر نہ ہٹو تو۔ روحاب کہتے ساتھ ریا کے قریب ہوا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ ک کیا کر رہے ہو ہٹو۔ ریا اسے اپنے قریب آتا دیکھ سرد لہجے میں کہنے لگی اور اگر نہ ہٹو تو۔ روحاب اسکے بلکل قریب ہو کر چہرہ اسکی طرف جھکا یا ریا پیچھے کو ہو گئی۔ تم کتنے چھیچھوڑے ہو۔۔ ریا اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔ الحمد اللہ۔۔ روحاب کہتے ساتھ اسکا ہاتھ پکڑنے لگا۔ بے حیا بھی۔۔ وہ اسے بتانے لگا الحمد اللہ۔ وہ ڈھٹائی سے جواب دینے لگا۔ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہٹو پیچھے۔ ریا اسے پیچھے کرتے ہوئے غصے سے کہنے لگی۔ فری تو ایک دفعہ ہوں گا جب تم اس رشتے کو قبول کرو گی۔ روحاب شوخیہ لہجے میں کہنے لگا۔ ہونہہ۔ ریا منہ بنا گئی۔۔ وہ اٹھ کر اپنی جگہ پر آ گیا۔۔۔۔

ہم کل بھی فارم ہاؤس نہیں جارہے۔ریاا سے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔کیوں۔روحاب نے فوراًاسکی طرف دیکھا۔ کل میری فرینڈز آرہی ہیں۔ریانے روحاب کو بتایا۔جس پر روحاب خاموش ہو گیا۔پڑسو میں کوئی ایکسکیوز نہیں سنوں گا۔روحاب ریاسے کہنے لگا۔ہاں پڑسوں دیکھا جائے گا۔ریادل میں کہتے ساتھ لیٹ گئی۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی سفید پینٹ پر بلیک ٹی شرٹ پہنے کالے لمبے خوبصورت بالوں کو کمر میں پھیلائے رخسار پر پنک بلش اون لگائے ہونٹوں پر پنک لپسٹک لگائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی روحاب کی نظراسی پرہی تھی ریا نے مڑ کر دیکھا۔آنکھیں دوسری طرف کرلو یہ سیدھا منہ پرماروں گی ریابلش شون کے برش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی جس پر روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ صحیح نام رکھا ہے میں نے تمہارا مس

لڑاکا۔۔وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے کہنے لگا۔ہونہہ نیچے چلو تم۔وہ اسے نیچے کی طرف چلنے کا اشارہ کرنے لگی دونوں اٹھ کر چل دیے۔۔۔۔

وہ دونوں نیچے آئے تبھی ریا کہ فرینڈز آگئی وہ ان سب سے ملی اسکی فرینڈز ربیعہ بیگم سے ملی اور ریا ان تینوں کو ٹی وی لاؤنچ میں لے آئی۔۔۔

یار تم کل بہت پیاری لگ رہی تھی اسکی دوست عزمہ نے کہا جس پر وہ مسکرا دی۔میں تو پہلے ہی کہتی تھی اسی سے ہو گی شادی تمہاری تم ہی غصہ ہوتی تھی۔اسکی ایک اور دوست علینہ نے منہ بنا کر کہا۔اگر کچھ پتہ نہ ہو تو فضول نہیں بولا کرتے علینہ۔سانیہ کو غصہ آیا تھا تو علینہ خاموش ہو گئی۔۔۔

آپ یہی بیٹھے رہیں گے۔سانیہ روحاب سے مخاطب ہوئی جو ریا کیساتھ بیٹھا تھا۔جی۔روحاب نے مختصر سا جواب دیا۔بھاگے گی نہیں وہ سانیہ کہنے لگی۔نہیں وہ کیا ہے میں اپنی بیوی سے زیادہ دیر دور رہ ہی نہیں سکتا۔روحاب ریا کی طرف دیکھتے ہوئے پیار سے کہنے لگا جس پر تینوں نے ہوٹنگ کی اور ریا نے اسے گھورا۔کچھ دیر یوں ہی باتیں کرتے رہے۔۔۔۔

کیوں نا ٹرتھ ڈئیر کھیلیں۔سانیہ نے کہا تو سب راضی ہو گئی باری باری سب پر بوتل رکی اب کی بار روحاب پر رکی۔ٹرتھ ڈئیر۔سانیہ نے اس سے پوچھا۔ڈئیر۔۔وہ اسے کہنے لگا تو پرچی نکالیں۔روحاب نے پرچی نکالی اس پر لکھا تھا آئی لو یو۔ریا گیس کرے گی۔عزمہ نے فوراً کہا ریا خاموش ہو گئی۔روحاب نے ریا کی طرف اشارہ کیا۔میں۔ریا نے اسے کہا۔نہیں آنگلش میں ہے۔روحاب نے بتایا۔آئی۔ریا کہنے لگی۔ہمم۔کہتے ساتھ روحاب نے

ہاتھوں کی مدد سے ہرٹ بنایا۔ہرٹ۔ریااسے کہنے لگی۔روحاب نے ہاتھ کو گھمایا۔آئی لو یو۔ریانے فوراً کہا جس پر روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ان تینوں نے تالیاں بجائیں۔اور ریابس کھا جانے والی نظروں سے روحاب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ریا کی دوستوں نے کھاناوغیرہ کھایااور چلی گئی وہ کمرے میں آئی اور فوراً سے کپڑے چینج کرنے کاارادہ کرتی باتھروم میں گھس گئی اور کپڑے چینج کر کے ٹراؤزر شرٹ میں موجود وہ باہر آئی روحاب کی نظراس پر گئی وہ کھڑی بالوں کو ٹھیک کرتی بیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔روحاب نے اسکاراستہ روکااور اسکے چہرے پر آئے بالوں کو کان کے پیچھے ریا گھبرا گئی۔پیچھے رکھا کرو انہیں۔وہ اسے کہنے لگا۔میں آگے رکھوں گی آئی ایم ریاندیم قریشی۔وہ ایک ادا سے بولی تھی۔ریاروحاب قریشی۔روحاب کے چہرے پر اچانک سختی آگئی تھی ریا کچھ کہے بغیر بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ری صبح پورے آٹھ بجے تیار رہناروحاب بیڈ پر اسکے ساتھ آتے ہوئے لیٹ کر کہنے لگا۔آٹھ بجے کیوں۔ریانے سر اٹھاکر اسکی طرف دیکھ کر پوچھافارم ہاؤس جانا ہے آٹھ بجے ریڈی رہناایک منٹ بھی اوپر ہوا توسزا ملے گی۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ایسی کیا سزادو گے تم مجھے بار بار سزا ملے گی۔ریاتپ کر پوچھنے لگی۔میں اس طرح تمہیں قریب کروں گا ابھی روحاب نے اسے قریب کیا کرتے ہوئے کہا۔میں پورے آٹھ بجے ریڈی ہو گی ایک منٹ اوپر نہیں ہو گا پورے آٹھ بجے۔ریاایک دور ہو کر بولی اور منہ دوسری طرف کر گئی۔کتنے بجے۔ریانے

دوبارہ اسے تنگ کرنے کیلیے پوچھا۔روحاب نے گھورا۔آٹھ بجے مجھے پتہ ہے ریا کہتے ساتھ منہ دوسری طرف کر گئی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

سات بجے کون پاگل انسان اٹھتا ہے میں اٹھی ہوں یعنی میں پاگل ہوں آٹھ بجے تیار ہو ناری جلدی کر۔ریا خود سے باتیں کرتے ہوئے بالوں کو کنگی کر رہی تھی۔روحاب کے بچے نے مجھے بھی عادت ڈال دی ہے۔ری کی۔ریا منہ بنائے کہنے لگی۔میک ایپ تو کروں اب صبح صبح اٹھی ہوں کسی کو کہوں گی میرے تصویریں بنائے انسٹا پر ہوسٹ کروں گی۔ریا بلش خان گالوں پر لگائے کہنے لگی وہ جو سمجھ رہی تھی روحاب سو رہا ہے وہ جاگ رہا تھا اور اسکی ہر بات سن کر چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہو رہی تھی

"اس قدر پر کشش کے اسکی ادائیں واللہ
مجھے روز اس سے عشق ہو جاتا ہے"🙈□❤□

تبھی وہ بیڈ سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔وہ فریش ہو کر چینج کر کے باہر آیا۔ایم ریڈی۔ریا نے اسے کہا۔آٹھ بجنے میں پانچ منٹ تھے روحاب کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی بس دو منٹ روحاب کہتے ساتھ بالوں کو سیٹ کر کے خود پر پرفیوم لگا کر اسے دیکھنے لگا۔چلو۔روحاب اسے باہر چلنے کا اشارہ کرنے لگا ریا اثبا تمیں سر ہلا کر چل دی۔۔۔۔

تم دونوں کہیں جارہے ہو۔ ربیعہ بیگم ان دونوں کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔ جی فارم ہاؤس دو تین دن وہیں رہے گے ناشتہ بھی آج وہی کریں گے۔ روحاب نے انہیں بتایا۔ چلو خیریت سے جاؤ۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی ریا اور وہ دونوں چل دیے۔۔۔۔

بھوک لگ رہی ہے کب پہنچے گے۔ رہا سب اب بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ ابھی تو بیس منٹ کا اور راستہ ہے۔ روحاب کہنے لگا۔ اچھا بیس منٹ ہیں وہاں شیف نے بنایا ہو گا۔ ریا۔ روحاب سے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ ادھر میرے علاوہ کوئی نہیں ہوتا۔ وہ اسکی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ یار گاگلز اچھے لگائیں ہے دیکھانا۔ ریا نے کہتے ساتھ خود ہی اسکی گاگلز اتار لیے کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ کوئی اسکے گاگلز یوں اتارتا اور اس نے بغیر ڈرے اسکی اتار لی تھی حیرت کی بات یہ تھی روحاب نے اسے کچھ بھی نہیں کہا تھا اور کہتا بھی کیوں بیوی تھی حق رکھتی تھی ڈرائیور حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا مجھ پر کیسی لگ رہی ہے۔ ریا پہن کر اسکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی۔ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا۔ یہ کیا ہوتا ہے بندہ منہ سے تعریف کرتا ہے یار ریا منہ بنا کر کہتے اتار کر اسے تھما دی۔ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ روحاب نے بتایا۔ پتہ تھا ریا ندیم قریشی کبھی بری لگ ہی نہیں سکتی۔ ریا نے اتراتے ہوئے کہا تھا۔ روحاب۔ قریشی۔ لہجے میں اس دفعہ غصہ تھا اور اس نے ساتھ ہی اپنا ہاتھ گاڑی کی سیٹ پر مارا تھا ریا تھوڑا سہمی تھی اور پھر چپ ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ دونوں فارم ہاؤس پہنچ چکے تھے فارم ہاؤس بہت زیادہ پیارا تھا ریا فارم ہاؤس دیکھ رہی تھی۔ تم یہی رہنا ہے میں بریک فاسٹ بنا کر آتا ہوں۔ روحاب ریا کو مخاطب کرنے لگا۔ تم بناؤں گے۔ ریا نے اسکی طرف حیرت سے دیکھا۔ہاں۔ روحاب کہتے ساتھ کچن کی طرف بڑھ گیا میں بھی آرہی ہوں تمہارے ساتھ ریا کہتے ساتھ پیچھے گئ روحاب نے اسکے لیے ناشتہ بنایا اور پھر ڈائننگ پر لگایا۔

کھا کر بتاؤ کیسا بنا۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر ریا نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور کھانے لگی۔ کیسا۔ روحاب نے اس سے پوچھا واہ یار تمہیں شیف ہونا چاہیے زبردست بہت مزے کا یا ہو سکتا ہے مجھے زیادہ بھوک لگی ہوئی ہے اس لیے اچھا لگ رہا ہے۔ ریا آخری بات کر کے ہنس دی وہ مسکرادیا اور دونوں مل کر ناشتہ کرنے لگے۔ اب ہر روز تم بنانا ناشتہ میرے لیے۔ ریا مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ اور تم میرے لیے چائے۔ روحاب کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی۔ چھھ مجھے چائے سے نفرت ہے۔ وہ منہ بنائے کہنے لگی۔ جیسے مجھ سے ہے روحاب نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ نہیں اس سے بھی کئی زیادہ نفرت ہے چائے سے۔ ریا کہتے ساتھ کھانے لگ گئی اس کی بات سن کر وہ ہلکا سا مسکرادیا۔۔۔۔۔

ناشتے کے بعد وہ اسے سارا فارم ہاؤس دیکھانے لگا۔ کیسا لگا۔ روحاب نے اس سے سوال کیا۔ بہت کمال لیکن مجھے سب سے زیادہ پسند لان آیا ہے چلو وہاں۔ وہ اسکا ہاتھ تھامتی اسے لان میں لے آئی یہ پکڑو فون۔ ریا اسے فون کا کیمرہ ان کر کے تھمانے لگی۔ کیا روحاب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ تصویریں لو مجھے دو ہفتے ہو گئے ہیں میں نے انسٹا میں کچھ پوسٹ نہیں کیا مجھے کرنا ہے۔ وہ معصومیت سے کہتے ہوئے روحاب کے دل میں اتر رہی تھی۔ میں۔ روحاب اپنی طرف اشارہ کرنے لگا آف کورس تم اور کون۔ ریا کہتے ساتھ کھڑی ہو گئی اور پوز بنانے

لگی۔روحاب کو پندرہ منٹ ہو گئے تھے اسکی تصویریں لیتے اس نے کوئی پچاس تصویریں اسکی بنالی تھی روحاب حامد قریشی جو دو منٹ کسی کے پاس بیکار نہیں رکتا اس کیلیے پندرہ منٹ سے تصویریں لینے کیلیے کھڑا تھا۔ہاں بس تھینکیو تم تھک گئے ہو گے۔ریا نے اسکے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے کہا روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔بہت جلدی خیال آیا۔روحاب نے اسے دیکھ کر کہا مگر ریا تو اپنی تصویریں دیکھنے میں مصروف تھی۔یار تم تو ہر چیز بہت اچھی کر لیتے ہو۔ریا اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگی۔شکریہ۔روحاب نے مسکرا کر اسی کے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

اب ہم کیا کریں گے۔پانچ منٹ خاموش رہنے کے بعد ریا نے روحاب کی طرف دیکھ کر یہ سوال کیا۔مووی دیکھیں گے۔روحاب نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔کون سی ایس آر کے کی کو مووی۔ریا پر جوش انداز میں کہنے لگی روحاب اسکے انداز میں مسکرایا اور مووی اسٹارٹ کی۔۔

دونوں مووی دیکھنے میں مصروف تھے۔ہائے کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے افففف ڈمپل کتنا کمال ہے بندہ ہی کمال ہے۔ریا سکرین پر نظریں جمائے ایس آر کے کو دیکھ کر تعریف کرنے لگی روحاب نے بند کر دی ریا نے فوراً اسکی طرف دیکھا کیا ہوا۔ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔تم کر لو تعریف۔وہ منہ بنائے غصے سے بتانے لگا۔ہاں تو کر رہی تھی۔ریا نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔کیوں کر رہی تھی تعریف۔وہ جل کر کہنے لگا۔افففف روحاب وہ سیلیبریٹی ہے یار مطلب حد ہٹو۔وہ غصے سے اسے کشن مار کر اٹھ کر کمرے سے چلی گئی روحاب اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔۔

صرف میری تعریف کروگی تم آج کے بعد کسی غیر کی تعریف تمہارے منہ سے نہ سنوں۔روحاب اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔تم پاگل ہو یا جان کر کرتے ہو ریا اس سے سوال کرنے لگی۔تمہارے پیچھے سچ میں پاگل ہوں۔وہ ریا کے قریب ہوا ریا گھبرائی۔اچھا ٹھیک ہے نہیں کرتی یار تعریف۔ریا اسکے قریب آتے ہی فوراً کہنے لگی وہ مسکرا دیا۔چلو روم میں۔وہ اسکا ہاتھ تھامے چلنے لگا جس پر ریا بھی خاموشی سے چل دی۔۔۔۔

تمہیں اپنے اتنے قریب کر کے اس جگہ ماروں گی روحاب حامد قریشی تم تڑپو گے تم سوچو گے تمھیں لگے گا پتہ تکلیف ہوتی کیا ہے تمہارے اتنے قریب ہو جاؤں گی اور پھر اس وقت چھوڑ کر جاؤں گی کہ تم میرے بغیر رہ ہی نہ سکو۔ریا دل میں کہنے لگی۔وہ اس انسان کو تکلیف پہنچانے کے لیے اس کے قریب ہو رہی تھی۔لیکن اسے کیا پتہ کہ اسکے قریب ہو کر وہ اسی انسان کو اپنی بری عادت بنا بیٹھے گی۔۔۔

کیا ہوا۔روحاب اسکی طرف دیکھنے لگا۔کچھ نہیں۔ریا نے مسکراتے ہوئے کہا روحاب خاموش ہو گیا دونوں کمرے میں آئے اور بیڈ پر لیٹ گئے۔غصہ نہیں کرتی اب تم۔روحاب اس سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔کیونکہ مجھے پتہ لگ گیا ہے تمہاری قید سے نکلا نہیں جا سکتا تو کیوں خود کو پریشان کرو جب تم نے جانے ہی دینا۔ریا منہ بنائے کہنے لگی روحاب خاموش ہو گیا۔۔۔۔

ریا کی صبح آنکھ کھلی تو ساتھ روحاب کو اپنے سوتے ہوئے پایا وہ اسے ایک نظر دیکھ کر خود کے اوپر سے بلینکٹ ہٹا کر اٹھی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں موجود بالوں کو کھولے ہوئے وہ اس میں بہت ہی زیادہ پیاری لگ رہی تھی وہ کھڑکی

کے پاس آئی اس نے باہر کی طرف دیکھا تو تیز بارش ہو رہی تھی۔ بارششششش۔ وہ خوشی سے چلائی روحاب جو سویا ہوا تھا اسکی چیخ سے ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ کیا ہوا ری۔ روحاب فکرمندی سے پوچھنے لگا۔ روحاب بارش ہو رہی ہے دیکھو۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے خوشی سے کہنے لگی روحاب آٹھ کر اسکے پیچھے آیا۔ چلو ہم دونوں نیچے چلتے ہیں۔ ریا اسکی طرف مڑ کر نیچے کی طرف جانے کا کہنے لگی۔ نہیں بیمار ہو جاؤ گی نہیں جانا نیچے۔ روحاب ریا کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے بولا۔ نہیں کچھ نہیں ہوتا پرامس اگر بیمار ہوئی تو دو دن تمہارے ساری باتیں مانی کی پکا پرامس۔۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ پکا پرامس۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔ پکا پرامس۔ ریا نے اسکی گردن پر چٹکی بنا کر کہا روحاب اسے دیکھنے لگ گیا۔ تم نیچے جاؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ وہ کہتے ساتھ باتھروم کی طرف بڑھ گیا ریا فوراً نیچے کی طرف بھاگ گئی۔۔۔۔

وہ بارش سے لطف اندوز ہو رہی تھی ہاتھ کھولے بارش میں بھیگنے میں مگن تھی وہ فریش ہو کر نیچے آیا اور اسے خوبصورت سجائے اسے دیکھنے لگ گیا ریا کی نظر اس پر گئی۔ اور اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرنے لگی روحاب نے نفی میں سر ہلایا۔ ریا اسکی طرف بڑھی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر پورے حق سے اسے بارش میں لائی۔ ری نہیں۔ روحاب روکتا رہا مگر اس نے نہیں سنی وہ بھی پورا بھیگ چکا تھا وہ گھوم رہی تھی وہ اسے بت بنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ بھیگنے میں مگن تھی تبھی روحاب نے اسکے کندھے پر دو انگلیاں رکھ کر اپنی طرف متوجہ کرنے چاہا ریا اسکی طرف دیکھنے لگ گئی روحاب نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا ریا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ ڈانس کرنا چاہ رہے ہیں پورا مووی سین بنانا چاہ رہے ہیں۔ ریا چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکی طرف آنکھیں چھوٹی کیے کہنے

لگا۔۔روحاب اثبات میں سر ہلا گئے۔ریانے اسکا ہاتھ تھامار وحاب نے اسکی کمرپر ہاتھ رکھا ریا کے جسم میں ایک کرنٹ سالگاروحاب نے جھٹکے سے اسے قریب کیااس کے اور ریا کے بیچ اب ایک انچ کا فاصلہ بھی نہیں تھا ریا کی ہارٹ بیٹ فل تیز ہو گئی روحاب اسے ہلکا ہلکا گھمانے لگا دونوں نے آہستہ آہستہ کپل ڈانس کیا۔اور روحاب اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بارش رک چکی تھی ریاکمرے میں تھی روحاب فریش ہو کر باہر آیا یار پتہ نہیں کیا لگ گیا ہے۔وہ اپنے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی بال بلکل گیلے تھے روحاب ریا کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔شاور لیتی ہوں پھر ٹھیک ہو جائے گا۔ریاکہتے ساتھ مڑی اسے سامنے دیکھ کر گھبرا گئی۔گیلے بالوں مین بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔روحاب چہرے اسکے قریب کر کے مدھم سی آواز میں کہنے لگا ریا کی ریڑھ کی ہڈی میں اک سنسناہٹ سی دور گئی۔۔رروحاب۔ریانے بامشکل اسے پکارا روحاب اسے نظرانداز مرتا اسکے چہرے پر ہذتھ رکھے اسکے اور قریب ہوا۔ مممجھے ٹائم چاہیے اس رشتے کو سمجھنے کیلیے۔وہ ایک ہی بار فوراً بول گئی روحاب کو ہوش آیا وہ فوراًاس سے الگ ہوا۔میں سمجھ سکتا ہوں اتنی جلدی تم یہ سب نہیں ایکسیپٹ کر سکتی جتنا چاہے وقت لو مگر دور نے جانا مجھ سے روحاب کہتے ساتھ کمرے سے نیچے چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ شاور لے کر کپڑے چینج کر کے باہر آئی تو اسے روحاب نہ دیکھا۔ روحاب۔ ریا اسے دیکھتے دیکھتے نیچے کی طرف آئی۔ اچھووو روحاب کہاں ہو۔۔ ریا چھینک مار کر پوچھنے لگی۔ میں یہی ہوں ری۔۔ روحاب تبھی فوراً پیچھے سے آیا۔ اچھا۔ ریا نے منہ کا رخ اسکی طرف کیا۔ اچھووو۔ اسے پھر چھینک آئی۔ دیکھا پڑ گئی بیمار چول روم میں اور کچھ گرم چیز بھی نہیں لی ہوئی چلو۔ روحاب اسکا ہاتھ تھامے اسے اوپر لے جانے لگا ریا اسے دیکھ رہی تھی۔ کیا یہ فکر بھی جھوٹی ہے۔ ریا دل میں سوچنے لگی۔ چلو بیٹھے ہو یہاں اور یہ اپنے ارد گرد لپیٹوں۔ وہ اس پر کمبل رکھتا ہوا اسے کہنے لگا دیا اسے دیکھ رہی تھی ریا کا ناک لال ہو گیا۔ لال نوز میں تو تم اور بھی زیادہ کیوٹ لگتی ہو۔ روحاب اسکی ناک دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگا ہو نہہ۔۔ ریا ناک پھلا گئی روحاب اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

ریااب بہتر تھی۔ میں کھانا بنارہاہوں تم روم میں رہو۔ روحاب ریا کو کہتے ساتھ جانے لگا۔ نہیں مجھے تمہارے ساتھ ہی جاناہے۔ تیانے کہتے ساتھ اسکی طرف بڑھی روحاب اسے دیکھنے لگ گیا ویٹ روحاب نے کہتے ساتھ کبرڈ کھولی اوراس میں جیکٹ نکال کرریا کو پہنائی۔ کیا کررہے ہو۔ ریااسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ ویٹ۔ ریانے اسے دیکھا۔ چپ۔ روحاب نے سرد لہجے میں کہااور پھر ٹوپی نکالی اور وہ پہنائی۔ بیٹھو۔ روحاب نے اسے کاؤچ پر بیٹھنے کو کہا ریامنہ بنائے بیٹھ گئی روحاب نے جرابے نکالی اوراسکے پیر میں ڈالنے لگا۔ میں خود کرلوں گی۔ ریانے اسے روکنا چاہا۔ چپ کرکے بیٹھو بلکل فکر نہیں ہے اپنی۔ روحاب غصے سے کہتے ساتھ گھٹنے کے بل بیٹھااوراسے جو گرز پہنائے۔ کسی کے سامنے نہ جھکنے والا روحاب حامد قریشی آج اپنے پیار کیلیے اسکے پیروں پر بیٹھا تھا۔ تم جو ہو میری فکر کرنے کے لیے۔ ریانے اسے مسکراکر بتایا جس پر روحاب نے اسکی طرف دیکھا براؤن آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائی روحاب کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔۔

وہ دونوں نیچے آئی روحاب کھانا بنارہا تھا۔ میں ہلاؤں گی۔ ریااسے دیکھتے ہوئے ضد کرنے لگ گئی۔ نور ریا وائل کی گرم گرم چھینٹے آئے گی۔ وہ اسے منع کرنے لگا۔ پلیز ز۔ ایک دفعہ۔ ریانے اسے دیکھتے ہوئے معصوم شکل بنائی روحاب مسکرایاریا چمچ ہلانے لگی روحاب نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی ریانے مڑکر اسے دیکھا جو مسکراکراسے دیکھ رہا تھا وہ دونوں مسکراکر چمچ ہلانے لگے روحاب نے اس میں چکن ڈالا۔ یہ مجھے کیا ہورہاہے میں کیوں اس انسان کے اتنے قریب ہورہی ہوں۔ ریاروحاب کو دیکھتے ہوئے دل میں کہنے لگی۔ زیادہ ہینڈسم لگ رہاہوں۔ روحاب نے اسکی نظریں خود پر دیکھیں تو شوخیہ لہجے میں پوچھنے لگا۔ بہت خوش فہمی ہے

ہو نہہ بلکل بھی نہیں۔ ریا نے کہتے ساتھ روحاب کی گردن پر گدگدی شروع کردی۔ ری۔ روحاب نے اسے ہٹانا چاہا۔۔ کیسا دیا۔ ریا ہنستے ہوئے پوچھنے لگی۔ بہت شرارتی ہو تم۔ روحاب اسے قریب کرتے ہوئے بولا۔ الحمداللہ۔ ریا نے مسکرا کر جواب دیا۔ میری والی باتیں اب بولو گی۔ روحاب نے اس کی گال پر ہاتھ رکھ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا ریا آنکھیں بند کر گئی اور اثبات میں سر ہلا گئی۔ تبھی سس کی آواز آئی۔ کھانا دیکھو۔ ریا اسے پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگی روحاب چمچ دوبارہ سے ہلانے لگ گیا مائکروئنی میں۔ ریا کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ان دونوں نے کھانا کھایا۔ روحاب تم کیسے بنا لیتے ہو سیریسلی بہت مزے کی ہے کہاں سے سیکھا تم نے۔ ریا اس سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ یوٹیوب سے۔ اس نے جواب دیا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔ ریا کیچ اپ ڈالنے لگی۔ ری نہیں گلہ پہلے خراب ہے اور سردی بھی لگی ہوئی ہے تم نہیں کھاؤ گی یہ۔ روحاب نے اسکے ہاتھ سے لی۔ تھوڑی سی بلکل تھوڑی سی۔ ریا نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ نو بلکل نہیں۔ روحاب نے ریا کو آنکھیں دیکھائی۔ روحاب تھوڑی سی نا۔ ریا منہ پھلائے بولی۔ ری تم نے پرامس کیا تھا تم میری دو دن تک باتیں مانو گی اب مانو۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا ریا کو مجبوراً رکھنی پڑی۔ اگر پرامس نہ کیا ہوتا تو کبھی نہیں مانتی۔ وہ منہ بسور کر بولی روحاب مسکرا دیا۔۔۔۔

میڈیسن لو۔ روحاب نے اسے ٹیبلٹ نکال کر دی۔ میں نہیں کھا رہی کڑوی ہوتی ہے اتنی۔ ریا نے روحاب کا ہاتھ پیچھے کر دیا کس نے مانی تھی دو دن تک میری بات پرامس نہیں توڑتے۔ روحاب اسے یاد دلانے لگا۔ پرامس

کر کے پھنس گئی ہوں۔وہ منہ پھلائے کہتے ساتھ بامشکل کھانے لگی اس نے کھائی۔کڑوییی۔ریانے منہ بنایا روحاب اسکے چہرے کے اظہارات دیکھ کر مسکرادیا۔اب سو جاؤ میں۔ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔میرے قریب ہو کر۔وہ بہت آرام سے اسے کہنے لگا ریانے اسے دیکھا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔روحاب اسکی طرف بڑھا اور اسے حصار میں لیا۔اس طرح سو گی تم۔آج۔روحاب نے اسکے قریب کان میں سر گوشی کی ری گھبرا گئی روحاب نے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا ریا کو پانچ منٹ میں نیند آگئی وہ اسے دیکھنے لگ گیا اسے دیکھتے دیکھتے روحاب کی بھی ناجانے کب آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔

روحاب کی صبح آنکھ اسکے موبائل پر آتی کال سے کھلی تھی اس نے ایک نظر اپنے سینے پر سوئے اس معصوم چہرے پر ڈالی اور ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے جگہ بنائی کتنے دنوں بعد وہ سکون کی نیند سویا تھا روحاب نے ریا کا سر تکیہ پر رکھ کر کال اٹھائی۔اوکے آئی ایم کمنگ ان ٹھرٹی منٹس۔روحاب کے لہجے میں ایک روعب فوراً آچکا تھا وہ جلدی جلدی شاور لے کر باہر آیا اور فوراً نیچے کی طرف بڑھ گیا اسکے لیے ناشتہ بنایا۔۔۔

کمرے میں آیا تو ریا جاگ رہی تھی کہاں جارہے ہو۔ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ری بہت ضروری میٹنگ ہے مجھے جانا میں ایک گھنٹے میں تمہارے پاس ہوں گا ناشتہ بنادیا ہے فریش ہو کر کر لینا اور میڈیسن یہ پڑی ہے یاد سے کھالینا میں جلدی آؤں گا واپس۔کہتے ساتھ روحاب نے گھڑی پہنی اور پرفیوم لگایا۔میں اکیلے کیسے رہوں گی۔ریانے معصومیت سے سوال کیا جس پر روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ایک گھنٹے کی بات ہے اور یو آر آ بریو گرل میں گھنٹے میں تمہارے پاس ہوں گا بائے۔وہ کہتے ساتھ گاگلز لگاتا چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگی اور پھر نظر میڈیسن

پر ڈالی۔ کتنا خیال ہے اس شخص کو میرا۔ کہتے ساتھ خود بخود ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔ میں کیوں خود بخود مسکرا رہی ہوں پاگل ہو گئی ہوں۔ وہ کہتے ساتھ اٹھ کر چپل پیروں میں پہنتی باتھروم گھس گئی۔۔۔۔

ریا نے ناشتہ کیا اور میڈیسن کھا کر وہ بیلکونی میں کھڑی تھی۔ کب آئے گا روحاب کیا ہو رہا ہے مجھے گھنٹہ بھی اسکے بغیر نہیں رہ سکتی کہیں اسے تکلیف دینے کے چکروں میں اپنی اسکو عادت تو نہیں بنا بیٹھوں گی تین دن سے ہم یہاں رہ رہے ہیں اور تین دن سے ایک سکینڈ کیلیے وہ مجھ سے دور نہیں ہوا اور ابھی گئے چالیس منٹ ہوئے ہیں ایسا لگ رہا ہے پتہ نہیں کتنا وقت ہو گیا ہے۔ وہ نظریں سامنے مرکوز کیے خود سے بول رہی تھی تبھی اسکا فون بجا وہ فون سننے کے غرض سے اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

ہاں بولو روحاب۔ ریا نے بغیر دیکھے فون اٹھا لیا اس کو لگا تھا روحاب کا فون ہو گا میں روحاب نہیں زوہیب بات کر رہا ہوں اسکی آواز سن کر ریا کو ایک دھچکا سا لگا تھا۔ کیوں کیا ہے فون۔ ریا کا لہجہ سرد تھا۔ تم نے ٹھیک نہیں کیا میرے ساتھ ریا اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں تمہیں اس انسان سے چھین لوں گا دیکھنا تم صرف میری بن کر رہو گی تمہیں حاصل تو میں کر کے ہی رہوں گا۔ وہ بول رہا تھا ریا کو اسکی باتیں سے الجھن ہو رہی تھی اور ڈر بھی لگ رہا تھا۔ تم اس انسان سے مجھے چھینو گے جو مجھے میرے ماں باپ سے چھین گیا وہ انسان مجھے کسی کے ساتھ کھڑا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا اور تم چلو ہو اس سے مجھے چھیننے۔ ریا کے لہجے میں اعتماد تھا وہ اتنا تو جان گئی تھی روحاب اسے کبھی نہیں چھوڑنے والا تھا۔ تم ابھی میرے بارے میں نہیں جانتی دیکھو ہوتا کیا ہے مجھے تمہیں حاصل کرنے

کیلیے بے شک روحاب کی جان بھی لینی پڑے لے لوں گا بس کچھ دیر کی بات ہے۔زوہیب نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا ریا اسکی باتیں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی ایک تو وہ تھی بھی گھر میں اکیلی ریا گھبرا گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد دروازہ ناک ہوا۔ریا جو ڈر کے مارے کمرے کا دروازہ لاک کیے بیٹھی تھی دروازے پر دستک ہونے سے گھبرائی۔کون۔ریا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔ری میں ہون روحاب۔روحاب کی آواز سن کر ریا کو ایک سکون سا ملا تھا ڈر فوراً بھاگ گیا تھا وہ فوراً دروازے کھولنے کے لیے بھاگی اور دروازے کھولتی ہی ریا نے نہ ادھر نہ ادھر سیدھا اسکے سینے سے جا لگی۔روحاب پریشان ہوا لیکن اگلے ہی لمحے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ بھی آئی۔کیا بات ہے ریا مادام۔روحاب نے شوخیہ انداز میں کہا ریا اس سے فوراً الگ ہوئی۔یہ تمہارے لیے روحاب نے اسے گلابوں کا بکے دیا۔تھینکیو۔ریا نے لیتے ہوئے کہا۔تم ٹھیک تو ہو۔روحاب اس سے پوچھنے لگا۔نہیں۔ریا نے بتایا۔کیا ہوا کہیں کسی پرانے عاشق کا فون تو نہیں آگیا۔وہ شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔ہاں منیب کا فون آیا تھا وہ کہ رہا تھا۔یں تمہیں چھین لوں گا تمہیں حاصل کر کے لاؤں گا کچھ دیر میں۔ریا نے روحاب کو ساری بات بتائی روحاب نے مڑ کر اسکی طرف دیکھنے لگا ریا بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہو گا تم بے فکر رہو میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ری چلو آؤ پانی پینے چلیں۔وہ کہتے ساتھ اسکا ہاتھ تھامتا اسکے ساتھ نیچے آیا اس نے ریا کو پانی ڈال کر دیا ریا نے پانی پیا۔۔۔

روحاب کچھ دیر کیلیے اسے لان میں لے آیا ریا کی طبیعت اب بہتر تھی۔تم ٹھیک ہو۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ریا اثبات میں سر ہلا گئی۔چلو اندر چلتے ہیں۔روحاب نے کہا تو وہ دونوں کمرے میں آ گئے۔ہم اور کتنے

دن رکیں گے یہاں۔ ریا اس سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ کل چلے جائیں گے واپس کیوں میرے ساتھ رہ رہ کر تھک گئی ہو روحاب نے بات مذاق میں اڑا دی۔ ایسا ہی سمجھ لو۔ وہ اسے منہ بنائے کہنے لگی روحاب اسے دیکھنے لگ گیا۔۔۔

وہ دونوں کمرے میں آئے ریا بیڈ پر بیٹھنے ہی لگی تھی۔۔ ایک کام۔ کر دو گی۔۔ روحاب نے سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیا۔ ریا نے بھی اسکی طرف دیکھا۔۔ چائے بنا دو گی۔۔ وہ اسے کہنے لگا ریا نے اسکی طرف دیکھا۔ سر میں بہت درد ہے۔ روحاب نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ مجھے نہیں آتی بنانی اگر گندی بھی بنی تو تمہیں پینی ہو گی اور یہ صرف اس لیے کیونکہ میں نے پرامس کیا تھا ورنہ کبھی بھی نہیں۔۔ ریا پیروں پر چپل گھسائے اسکی طرف بڑھی اور اسے دیکھتے ہوئے کہتے ساتھ نیچے کی طرف بڑھ گئی۔ ٹھیک ہے۔ روحاب کہتے اسکے پیچھے آیا۔۔

دونوں کچن میں آئے ریا نے برتن میں پانی ڈالا پانی بہت تھوڑا اڈالا۔۔ روحاب دیکھنے لگ گیا۔ تھوڑا سا تو ڈالو۔ روحاب پانی دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ مجھے مت کچھ کہو میں خود بنا لوں گی ہونہہ۔۔ وہ برا منائے کہنے لگی روحاب خاموش ہو گیا ریا نے چولہے پر برتن رکھ دیا اور منہ اسکی طرف کر کے کھڑی ہو گئی روحاب ہاتھ جیبوں میں ڈالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ ایک بات پوچھوں ریا نے اسکی نظریں خود پر محسوس کر کے کہا۔ ہمم۔۔ روحاب نے سر کو خم دی۔ تم میرے لیے چائے نہیں چھوڑ سکتے۔ ریا اسے بیزاری سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ تم میرے لیے چائے پی نہیں سکتی۔ روحاب نے اسے دیکھتے ہوئے بدلے میں سوال کیا۔ میں تم سے پیار تھوڑی کرتی ہوں تم ہی کہتے ہو میں تم سے پاگلوں کی طرح پیار کرتا ہوں۔ ریا اسے یاد دلانے لگی۔ توبہ کہاں لکھا ہے جو دیوانوں کی طرح

پیار کرتا ہے وہ چائے نہیں پی سکتا۔۔روحاب اس سے سوال کرنے لگا۔ریا کی ڈکشنری میں۔ریا اسکے سوال کا جواب دینے لگی۔بائے داوے آج تم نے ریا کے ساتھ ریاندیم قریشی نہیں لگایا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے ایک اور سوال کرنے لگا۔اگر میں بولتی تو تم چائے کا کپ توڑ دیتے یا موبائل توڑ دیتے تو ریا تمہارا نقصان نہیں ہونا دینا چاہتی بس یہی بات ہے۔ریا اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی جس پر روحاب کا قہقہہ چھوٹا ریا منہ دوسری طرف کر کے چائے کو دیکھنے لگی پتی چینی ڈالی اور دودھ بھی اس میں ڈال دیا۔مجھے اچھا لگا۔روحاب سینے پر ہاتھ باندھے کہنے لگا۔کیا۔ریا نے اسے دیکھے بغیر پوچھنا چاہا۔خالی ریا بھی کہنا ایک دن اس کیساتھ تم ریا روحاب قریشی بھی لگالو گی۔۔روحاب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔خیالوں میں۔ریا جواب دیتے ساتھ چائے کپ میں ڈال کر اسکے سامنے کرنے لگی روحاب نے تھام لی۔۔ تھینکیو۔روحاب اس سے مسکراتے ہوئے کہنے لگا ایسے چھوٹے چھوٹے تھینکیو ریا نہیں لیتی۔وہ ایک ادا سے کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

روحاب نے وہی بیٹھ کر چائے پی چائے پینے کے بعد وہ کمرے میں جانے لگا جب اسے کسی تیسرے کے ہونے احساس ہوا روحاب نے لان میں دیکھا کوئی روحاب گیلری دیکھی تو سایہ دیکھا روحاب فوراًاس طرف بھاگا تبھی کسی نے اسکے سر پر پستول ماردی روحاب بے ہوش ہو گیا اور وہ نفوس اسے اندر گھسیٹ آیا۔۔

روحاب تم کہاں رہ گئے ہو سونا نہیں ہے۔ریا کمرے سے اسے آوازیں دینے لگی جواب نہیں آیا۔مجھے اگنور کیا ہے اس نے۔ریاناک پھلائے غصے سے کہتے ساتھ نیچے کی طرف بڑھی سامنے بیٹھے نفوس کو دیکھ ششدر سی رہ گئی۔ تت۔۔۔تم وہ بامشکل بول سکی۔یس میری جان میں۔منیب کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔شیٹ اپ

کہاں ہے روحاب بتاؤں مجھے کیا کیا ہے تم نے۔ وہ غصے سے اسکی طرف بڑھ کر پوچھنے لگی۔ اتنا غصہ اچھا نہیں ہے پیچھے مڑ و دیکھو۔ منیب اسکی تھوڑی پر ہاتھ رکھنے لگا ریا نے جھٹکے سے پیچھے کیا اسکا ہاتھ اور فوراً مڑ کر دیکھا وہ بے ہوش حالت میں زمین پر پڑا تھا۔ روحاب۔ ریا اسکی طرف لپڑھی۔ روحاب اٹھو روحاب اٹھو ریا اسکے چہرے کو تھپتھپانے لگی۔ دیکھ لیا اب چلو میرے ساتھ۔ منیب اسکا ہاتھ پکڑنے لگا۔ نہیں مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔ ریا نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا۔ چل۔ وہ غصے سے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا۔ روحاب اٹھو بچاؤ مجھے۔ ریا چیخ رہی تھی روحاب کی اچانک آنکھیں کھولی ڈر بہت بھاری ہو رہا تھا وہ سب یاد کرنے لگا ایک دم سے یاد آیا وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا ریبی۔ وہ پریشانی سے چیخا۔ روحاب میں یہ ہوں۔ ریا کی آواز سے مڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

بچاؤ مجھے۔ ریا اسے کہنے لگی۔ چھوڑ ہاتھ آئی سیڈ ہاتھ چھوڑ۔ روحاب کی غصے سے رگیں پھول گئی تھی وہ داڑھی پر ایک ہاتھ پھیر کر منیب سے کہنے لگا۔ نہیں چھوڑو تو۔ منیب مے اس سے پوچھا۔ تیری تو۔ روحاب نے کہتے مٹھیاں بنا کر ایک زوردار مکہ اسکے منہ پر جھاڑ دیا وہ ہل کر رہ گیا۔ میری ری کو چھوئے گا ہاتھ لگانے کی ہمت کیسے ہوئی تجھے تو میں نہیں چھوڑوں گا۔ روحاب غصے سے کہتے ساتھ چھ سات مکے اسکے منہ پر مارتا گیا۔ ریا کا ہاتھ اسکی گرفت سے نکل چکا تھا وہ فوراً نکلنے لگی۔ گڈ ایسے مارو تبھی منیب نے جیب سے گولی نکالی جو روحاب تو نہ دیکھ سکا مگر ری کی نظر چلی گئی اس نے لوڈ کی اور چلانے والی جگہ پر ہاتھ رکھا۔ روحاب۔ ریا نے ایک جھٹکے سے روحاب کو ہٹایا اور خود آگے آگئی روحاب ایک سائیڈ پر جا ہوا پستول چل گئی اور بولی ریا کے سینے کی طرف آرہی تھی روحاب نے مڑ کر ریا کی جانب دیکھا تو پریشان ہو گیا اس نے منیب کے سر واس مارا اس سے پہلے وہ ریا کو سائیڈ پر کرتا گولی ریا

کے سینے سے چھو چکی تھی مگر روحاب نے ایک سائیڈ پر کر دیا منیب لب سود ہو کر زمین پر گر گیا اور وہی ریا بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

ریپی ویک اپ ری اٹھوری تمہیں کچھ نہیں ہو گا کچھ ہو ہی نہیں۔ سکتا وہ اسکی گال پر ہاتھ رکھے اسے جگانے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر وہ بے ہوش تھی تبھی روحاب نے جیب سے فون نکالا گارڈ نے فوراً فون اٹھایا فوراً سے پہلے یہاں موجود ہو تم روحاب دھاڑ کر فون کٹ کر گیا۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا تمہیں کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ روحاب اسکے بال پیچھے کر کے چہرے پر ہاتھ رکھے کوئی پاگل یا دیوانہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت ہسپتال میں موجود تھا ریا آپریشن تھریٹر میں موجود تھی وہ ہسپتال کے ارد گرد ٹہل رہا تھا وہ کافی پریشان لگ رہا تھا منیب کو تو اس نے جیل ڈلوا دیا تھا وہ چکر کاٹ رہا تھا تبھی ڈاکٹر آیا۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہے ری۔ وہ فوراً انکے پاس آ کر پریشانی سے پوچھنے لگا۔ شکر ہے کہ گولی اندر نہیں گئی گولی ان کو چھو کر گزری لیکن وہ دل کو چھو کر گزری ہے تو انکی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے آپ دعا کریں۔ ڈاکٹر اسے سارے بات تفصیل سے بتا کر چلا گیا اور روحاب جیب میں ہاتھ ڈالے پھر دیوار کیساتھ ٹیک لگا گیا۔۔۔۔

مجھے ریا کے پاس جانے دیں بچی کی طبیعت کافی زیادہ خراب ہو گی۔ ربیعہ بیگم حامد قریشی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ کچھ نہیں ہوتا ہو جائے گی ٹھیک تم نہیں جاؤ گی وہ ہماری کچھ نہیں لگتی۔ وہ غصے سے کہنے لگے جس پر ربیعہ بیگم افسردگی سے اسے دیکھنے لگ گئی۔۔

صبح کے چار بج گئے تھے ابھی تک کوئی بھی ٹھیک سے نہیں بتا رہا تھا ریا کی کنڈیشن کا وہ ہر بار پوچھ رہا تھا اور ہر ڈاکٹر یہی کہہ رہا تھا کنڈیشن کریٹیکل ہے کوئی ٹھیک سے نہیں بتا رہا تھا۔ ڈاکٹر کیسی ہے اب۔ پھر سے ڈاکٹر آیا روحاب نے پھر پوچھا۔ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔ ڈاکٹر کہتا جانے لگا۔ آپ لوگ عجیب ہیں چوتھی دفعہ پوچھ رہا ہوں میں اور آپ لوگ ٹھیک سے بتا نہیں رہے ہیں عجیب دماغ خراب کر کے رکھا ہوا ہے۔۔ وہ غصے سے چیخا تھا۔ دیکھیں آپ غصہ نہ کریں سارے پیشنٹس ڈسٹرب ہوں گے اور تمیز سے بات کریں انکی کنڈیشن ابھی ٹھیک نہیں ہے۔۔ وہ بھی تھوڑے سرد لہجے میں اسے جواب دیتے آگے بڑھ گئے روحاب سر پر ہاتھ پھیر کر پھر چلنے لگا۔ کچھ نہیں ہو گا تمہیں تم ٹھیک ہو جاؤ گی روحاب چھت کو تکتے ہوئے خود سے کہنے لگا تھا۔۔۔

ریا کی طبیعت اب بہتر تھی اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا لیکن ہوش ابھی نہیں آیا تھا اسے روحاب باہر سے دیکھ رہا تھا آنکھوں میں اداسی صاف ظاہر ہو رہی تھی روحاب بار بار دیکھ رہا تھا اندر تب تک نہیں جا سکتا تھا جب تک ریا کو ہوش نہیں آجائے گا وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے بکھرے ہوئے بالوں کیساتھ ریا کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ریا کو ہوش آیا تو خود کو ایک انجان جگہ میں پا کر پریشان ہوئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی اسے سب یاد آیا۔ روحاب کہاں ہے۔ ریا کو جب وہ نہ دیکھا تو خود سے سوال کرنے لگی اور پھر سب یاد کرنے لگی میں تو یہی چاہتی تھی وہ انسان مر جائیں ختم ہو جائیں اور جب اسے گولی لگنے لگی تو کیوں میں آگے آئی کیوں ریا خود میں الجھی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

روحاب کو پتہ لگ گیا تھا ریا کو ہوش آگیا مگر وہ اندر جانے سے ڈر رہا تھا وہ ریا کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس نے ہمت کی اور اندر جانے تھانی۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی روحاب کی آنکھوں میں نمی آگئی وہ اسکی طرف بڑھا اسے دیکھنے لگ گیا اسکے قریب ہو کر اسکے ماتھے پر لب رکھے اسکی پتلی خوبصورت سی ناک پر اپنے ہونٹوں کا لمس محسوس کروایا اور ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گیا ہاتھ پکڑا اور اسے مسلتے ہوئے اس پر لب رکھے۔۔۔

اچانک ریا کی آنکھ کھل گئی روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ ریا نے اپنا اسکے ہاتھ سے نکلنے کی مزاحمت کی لیکن روحاب نے گرفت مضبوط کرلی۔ کیوں ری اپنی جان خطرے ڈالی میں کیوں آئی میرے سامنے روحاب اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔ ریا کچھ دیر اسے دیکھتی رہی۔ مجھے اتنی جلدی بیوہ ہونا نہیں تھا تو اس لیے۔ ریا نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا روحاب کے چہرے پر اداس ں مسکراہٹ آئی۔ ری اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیسے رہ سکتا تم نے کیوں کیا یہ۔ روحاب کے لہجے میں انتہا کی نرمی تھی ڈر تھا۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں بھی نہ رہ سکتی تمہارے بغیر۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر جواب دینے لگی۔ وجہ۔ روحاب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ عادت۔ اس نے مختصر سا جواب دیا۔ عادت یا پیار۔ روحاب نے ایک اور سوال کیا۔ اتنی خوش فہمی میں نہ پڑو عادت بھی اس لیے ہوئی جو دو دن مجھے فارم ہاؤس لے گئے اور ویسے بھی میں بہت جلدی لوگوں کو اپنی عادت بنا

لیتی ہوں۔ ریابتانے لگی جس پر روحاب نفی میں سر ہلا گیا۔اب سونے دو مجھے بیمار ہوں میں۔ ریا منہ بسور کر لیٹ گئی روحاب بس مسکرائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب میں کہوں تو تمہیں اس لڑکی کو ختم کرنا ہے لیکن ابھی نہیں ایک دو دن تک پہلے مجھے دیکھنے دو پھر ٹھیک ہے۔ وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہنے لگا۔ پیسے۔ وہاں موجود دوسرے نفوس نے پوچھنا چاہا۔ جس پر وہ ہنس دیا۔ منہ بولے پیسے اس نے بتایا اور دوسرے نفوس نے پیسے بتائیں وہ اسکی بات پر راضی ہو کر چلا گیا۔۔۔۔

ریا سو رہی تھی روحاب اسے دیکھ رہا تھا۔ تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو میں ہنستا ہوں ورنہ ڈیڈ نے تو مجھے بلکل مختلف بنا دیا تھا چار پانچ سال کے بعد تمہارے پاس آنے سے پتہ لگا ہے زندگی اس قدر خوبصورت بھی ہوتی ہے۔ روحاب اپنی نظریں اس پر مرکوز کیے دل میں بول رہا تھا۔ عادت تو تمہیں اپنی بنا دی ہے لیکن تمہیں خود سے پیار کرنے پر مجبور کر دوں گا مسز روحاب حامد قریشی۔ وہ مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ اسکی گال پر لب رکھ گیا۔ ریا نیند میں کسمسائی۔....

ری اٹھو و چلو سوپ پیو۔ روحاب کمرے میں داخل ہو کر اسے کہنے لگا۔ ریا نے اسے دیکھا۔ مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا ہے۔ ریا کے چہرے پر درد صاف واضح ہو رہا تھا روحاب نے ایک نظر اسے دیکھا۔ آرام سے اٹھووو۔ روحاب اسے کہتے ساتھ اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔ آہہ۔ ریا کو درد ہو رہا تھا روحاب نے اسکی طرف دیکھا آرام سے ۔۔ روحاب نے اسکے بیڈ کیساتھ ٹیک لگائی ریا اسے دیکھنے لگی۔ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ وہ منہ بنائے کہنے لگی

روحاب نے کوئی جواب دیے بغیر اسکی طرف سوپ کا چمچ بڑھایا ریا نے پی لیا روحاب نے اسے سوپ پلایا اور پھر اسکا چہرہ صاف کیا۔ لیٹ جاؤ۔ ریا لیٹنے لگی تو روحاب نے اسے روکا۔ کیوں ریا سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ بال بنانے ہیں خراب ہوئے ہیں۔ روحاب اسے بتاتے ساتھ فون کان سے لگائے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم دھیان رکھو۔روحاب نے کہتے ساتھ کال بند کی اور دوبارہ جیب میں ہاتھ ڈالے اندر آیا۔ایسی کون سی کال تھی جو میرے سامنے نہیں سنی جاسکتی تھی ریاآنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔ پہلی دفعہ تم مجھے بیوی لگی ہو۔روحاب چہرے پر مسکراہٹ سجائے بتانے لگا۔میرے سامنے زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر روحاب بتاؤریاسرد لہجے میں کہنے لگی آفس سے تھی۔روحاب نے بتایاریاخاموش ہوگئی۔ جس پر روحاب اسکے پاس آکر اسکے بالوں کو سلجھانے لگاریامنہ بنائے بیٹھی رہی دھیان سے مجھے درد ہورہاہے۔ریا اسے کہنے لگی اوکے۔روحاب نے کہتے ساتھ آرام سے اسکے بالوں میں کنگی کی اورانہیں پونی میں قید کیا۔ نہیں باندھو کھولی رکھو میرے بال ریانے اس سے بتایا۔ نہیں مجھے نہیں پسند تمہارے کھلے بال روحاب کہنے لگا تمہیں نہیں پسند تو میں کیا کروں۔ریااسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔جو چیز مجھے نہیں پسند تم وہ نہیں کروگی۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ عجیب زبردستی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے منہ سجاکر کہنے لگی اسکے انداز پر وہ مسکرادیا۔۔۔

کچھ دیر بعد ربیعہ بیگم ان دونوں کے پاس موجود تھی حامد قریشی آفس کیلیے گئے تو وہ کچھ دیر کیلیے آگئی۔ کیسی طبیعت ہے۔وہ ریاسے پوچھنے لگی۔جی ٹھیک ہے۔ریاانہیں بتانے لگی جس پر وہ مسکرادی۔ چلوری میڈیسن کاٹائم ہوگیاہے۔روحاب اندر۔آتا کہنے لگا نہیں کھانی۔ریانے منع کردیا۔ری کھانی ہوگی درد کیسے کم ہوگا۔روحاب نے اسے آنکھیں دیکھائیں ریاچپ ہوگئی روحاب نے اسے دوائی دی ریااوپر دیکھ کرحلک میں اتارنے لگی۔ کیسے کھارہی ہو۔روحاب اسے کہنے لگا۔چپ کروبہت مشکل کام کررہی ہو دنیاکا۔ریااسے کہنے لگی روحاب مسکرادیا ربیعہ بیگم نے بہت وقت کے بعد اسے اس طرح خوش دیکھاان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔

ریا کو آج تیسرا دن تھا ہسپتال میں اور وہ تھک گئی تھی لیٹ کر اور بیٹھ کر۔ مریض ہی بنا دیا ہے مجھے۔ ریا منہ بنائے کہنے لگی۔ جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی یہی رہنا ہے۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے یاد دلایا۔ عجیب ہے میں کہ رہی ہوں ٹھیک ہوں تو کیوں مجھے یہاں رکھا ہوا ہے۔ ریا اسے بتانے لگی۔ ری خاموش ہو جاؤ۔ روحاب نے اسے چپ رہنے کا کہا جس پر ری نے اسکی طرف منہ بنا کر دیکھا اور چہرہ دوسری طرف کر گئی۔ روحاب کال اٹینڈ کرتا پھر باہر چلا گیا۔۔۔۔

ریا گھر آ چکی تھی روحاب اسے سیدھا روم میں لایا تھا تم آرام کرو میں کچھ کام کر کے آیا۔ روحاب اسے کہنے لگا۔ اوکے۔ ریا نے کہا تو وہ وہاں سے چلا گیا ریا لیٹی اسکی آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ کمرے میں آیا اسے نیند میں پایا اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اسے دیکھنے لگ گیا۔ تمہیں دیکھنے سے سکون ملتا ہے پتہ نہیں ری تم دن بدن میرے اور قریب ہوتی چلی جا رہی ہو۔ وہ اپنی نظریں اس پر ڈالے پیار سے کہنے لگا اور پھر اسکے ماتھے پر لب رکھ کر اٹھا۔ اور باتھ روم گھس گیا فریش ہو کر آیا اور ٹراؤزر شرٹ میں موجود وہ بیڈ پر اسکے سامنے آیا اور اسکے ساتھ لیٹ گیا اور ایک نظر مسکرا کر اسے دیکھ کر آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔۔

وہ صبح دونوں ناشتے کی میز پر موجود تھے سامنے حامد قریشی اور ربیعہ بیگم بیٹھے تھے وہ خاموشی سے بیٹھ گئے۔ 7 بج کر 55 منٹ ہو چکے تھے چائے ابھی تک نہیں آئی 7 بج کر 59 منٹ ہو گئے اور اب اٹھ بج کر ایک منٹ اوپر ہو گیا

For more visit (exponovels.com)

ہے کہاں کے چائے پتہ ہے کہ مجھے آفس جانا ہوتا ہے چائے کے بغیر دن نہیں گزرتا کیسی میڈ رکھی ہے جو وقت پر کام نہیں کرتی ہے حد ہو گئی وہ غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر اٹھا اور ربیعہ بیگم کو دیکھنے لگا ڈائننگ ٹیبل پر موجود ریا سہم گئی غصہ دیکھا تھا اسکا مگر اس قدر اس طرح چیخنا پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔۔

تبھی میڈ چائے لائی۔ نہیں پہنی لے جاؤ۔ وہ غصے سے چائے کا کپ زمین پر پھینکتا گاگلز لگا کر جیب میں ہاتھ ڈالتا نکل گیا ریا خاموش بیٹھی تھی۔ ریا تم کھاؤ۔ ربیعہ بیگم نے ریا سے کہا۔ نہیں میں۔ نے کھا لیا۔ ریا کہتے ساتھ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی اتنا غصہ توبہ توبہ۔ ریا کمرے میں آکر کہنے لگی۔۔۔

روحاب نے میٹنگ اٹینڈ کی غصے سے حال برا تھا وہ آفس کے کیبن میں آیا اور سگریٹ جلا کر پینے لگ گیا۔ اچانک ریا کا مسکراتا چہرہ اسکے سامنے آیا غصہ ایک منٹ میں ختم ہو گیا چہرے پر مسکراہٹ نے جگہ گھیر لی تھی۔ یقین کرنے لگی ہے مجھ پر۔ وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول کر بولا اور سگریٹ بجھا دی۔۔۔

کچھ کریں نا ریا کو کسی طرح واپس لائیں ندیم۔ صبا بیگم افسردگی سے کہنے لگی۔ میں کوشش کر رہا ہوں منیب جو بھیجا اسے بھی جیل ڈلوا دیا اس نے۔ وہ کہنے لگے جس پر وہ افسردہ سی ہو گئی۔۔۔۔

ریا کو دو دن ہو گئے تھے وہ کچھ نہیں بول رہی تھی روحاب کے سامنے بلکل خاموش رہتی تھی وہ آفس سے آیا شاور لیا اور لیپ ٹاپ آن کر کے کام کرنے لگ گیا ریا بیڈ پر بیٹھی تھی۔ خیریت تو ہے اس قدر چپ روحاب نظریں لیپ ٹاپ پر مرکوز کیے اسے مخاطب کرنے لگا۔ مجھے اپنی بے عزتی کروانے کا شوق نہیں ہے۔ وہ کہتے ساتھ منہ

دوسری طرف کر گئی روحاب مسکرادیا۔ دیکھا ہے میرا غصہ تم پر بھی کر سکتا ہوں میری ساری باتیں خاموشی سے مان لیا کروں۔ روحاب فوراً سنجیدہ ہو گیا میری شکل پر پاگل لکھا ہوا ہے نہیں یا تم مجھے بتادو میں پاگل ہوں تمہاری مانو گی وہ صرف دو دن کی بات تھی غصہ مجھ میں بھی بہت ہے۔ ریا اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔ خیر ویسے مجھے نیند آرہی ہے۔ ریا کہتے ساتھ لیٹ گئی میرے آتے ہی تمہیں نیند آنے لگ جاتی ہے۔ روحاب اس سے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔ تمہاری شکل ہی کچھ ایسی ہے۔ وہ تپ کر بولی۔ تمہارے شوہر پر بہت سی لڑکیاں مرتی ہے۔ روحاب نے اسے یاد دلانا چاہا۔ آندھی ہے بیچاریوں کو مشورہ دوں گی جا کر ذرا آنکھوں کی سرجری کرواؤ۔ ریا بلینکٹ میں منہ دیے کہنے لگی۔ اچھا اور جو تم مرتی ہو مجھ پر اپنے بارے میں کیا۔ روحاب نے جان کر اسے بولا۔ ہاہاہاواٹ اجاک زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور فری تو ہونا بھی نہیں میرے ساتھ۔۔۔۔ میرا۔۔۔ مطلب غصہ تو سب کو آتا ہے تمہیں بھی مجھے بھی اس لیے ایک حد تک ہی رہنا چاہیے۔ ریا جو بول رہی تھی روحاب کی گھوری سے ریا لائن پر آئی اور یہ الفاظ کہتے ساتھ دوبارہ منہ بلینکٹ میں دے گئی اس کے سوتے ہیں روحاب کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

صبح ان دونوں نے ناشتہ کیا روحاب آفس کیلیے چلا گیا ریا ربیعہ بیگم کے پاس بیٹھی تھی۔ بہت پیار کرتا ہے روحاب تم سے۔ وہ مسکرا کر کہنے لگی ریا نے انکی طرف دیکھا۔ پتہ نہیں۔ ریا بس یہی کہہ سکی۔ بہت جلدی پتہ لگ جائے گا تمہیں اس بات کا۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی جس پر ریا کچھ کہے بغیر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

مام ڈیڈ کی بہت یاد آرہی ہے روحاب سے پوچھوں اگر جانے دیں۔ ریا خود سے کہنے لگی تبھی روحاب گھر میں داخل ہوا۔ مجھے مام ڈیڈ کے پاس جانا ہے ان سے ملنے۔ ریا روحاب کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ پھر کبھی سہی ابھی نہیں۔ وہ جواب دیتے ہوئے گھڑی اتارنے لگا جس پر ریا نے منہ پھلایا۔ مجھے بہت یاد آرہی ہے مجھے جانا ہے تین ہفتے ہونے والے ہیں مجھے جانا ہے ریا روحاب کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔ ری آئی سیڈ نو۔ وہ صاف لفظوں میں کہ گیا۔ مجھے جانا ہے روحاب۔ ریا سینے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔ ری سمجھ نہیں آتی تمہیں میں نے کہ دیا نا نہیں تو بس نہیں پھر فضول میں ضد کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نہیں مانوں گا روحاب سرد لہجے میں کہتے ساتھ باتھ روم میں چلا گیا آواز اس قدر اونچی تھی کہ ریا سہم سی گئی تھی وہ افسردگی سے اسے دروازے کو دیکھنے لگ گئی۔ گندے ہو تم برے ہو تم غصے والے تم میں تم سے کوئی بات نہیں کروں گی۔ ریا آنکھوں میں آنسو لیے کہنے لگی اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

پھر غصہ ہو گیا ہے پھر ناراض ہو جائے گی اففففف روحاب۔ وہ بیسن پر کھڑے خود سے کہنے لگا اور باہر آیا تو وہ سو چکی تھی نظر اسکی گھڑی پر گئی جو دس بجا رہی تھی۔ منانے کا بہترین طریقہ ویسے بھی بارہ بجے کے بعد سالگرہ ہے تو منا لوں گا۔ وہ موبائل پر ڈیٹ دیکھتے ہوئے کہنے لگا اور مسکراتے ہوئے ٹی شرٹ پہن کر گارڈ کو کال ملائی۔۔۔۔

ہیپی برتھڈے مائی گرل،ہیپی برتھڈے مسز لڑاکا،ہیپی برتھڈے ٹو یو۔ وہ اسکے قریب ہو کر اسکے کان میں گھمبیر آواز میں سرگوشی کرنے لگا ریا کی آنکھ کھلی وہ اچانک اٹھ گئی سب دیکھ کر حیران رہ گئی پورا کمرا ریڈ پھولوں اور غبارے سے سجا ہوا تھا ٹیبل پر ریڈ ولوٹ کیک پڑا تھا روحاب کے ہاتھ میں اتنا بڑا ٹیڈی بئیر تھا ہر جگہ کینڈلز لگی

ہوئی تھی اس نے دو گھنٹے لگا کر یہ سب کیا تھا ریا حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اچانک اسے یاد آیا کہ وہ تو ناراض تھی وہ کچھ کہے بغیر لیٹ گئی ری کیا ہوا تمہیں پسند نہیں آیا۔ روحاب اسے دوبارہ سے لیٹا دیکھ سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا نہیں بلکل بھی نہیں۔ ریا نفی میں سر ہلانے لگی۔ تم برے ہو تم مجھے ڈانٹتے ہو اور تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کر کے تم مجھے منالو گے نیور کبھی نہیں مسٹر روحاب۔ وہ غصے سے اس پر تھپڑوں کی بارش کر کے دوبارہ لیٹ گئی۔ سوری۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ نہیں چاہیے۔ ریا نے منہ دوسری طرف کیے کہا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے اور اگر اب تم نے برتھڈے کیک نہیں کٹ کیا تو میں تمہارے پاس بیٹھا رہوں گا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ بیٹھے رہو مجھے نہیں پڑتا فرق۔ وہ بلینکٹ منہ میں لے کر کہنے لگی۔ ایم سوری ری ایم سوری اگلی دفعہ غصہ نہیں ہو گا ایک دو دن میں چلی جانا ملنے اپنے پیرینٹس سے۔ روحاب کان پکڑ کر اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا ریا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ پکا ریا نے اٹھ کر اسکی طرف دیکھا۔ پکا روحاب مسکرایا۔ نہیں تم ابھی کہہ رہے ہو پھر تم دوبارہ منع کر دو گے۔ ریا منہ بنائے اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ ابھی نہیں ہفتے یا دو ہفتے بعد جانا۔ روحاب اٹھ کر اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔ دو ہفتے چلو دو ہفتے کا انتظار کر لوں گی لیکن پکا نا جانے دو گے ریا نے سوال کیا روحاب نے اثبات میں سر ہلایا۔ یہ میرا ہے۔ ریا نے اس سے ٹیڈی لیا۔ میرا سب کچھ ہی تمہارا ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ تمہیں کیسے پتہ آج میرا برتھڈے ہے۔ ریا اسکی طرف آنکھیں چھوٹے کیے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ مجھے سب پتہ ہے تمہارے بارے میں۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ خیر ابھی یہ سب چھوڑو کیک کٹ کرتے ہیں اتنا پیارا نہیں لگ رہا ہے دور پڑے قریب جا کر پیارا لگے گا ریا کہتے ساتھ اٹھ کر ٹیبل کی طرف بھاگی روحاب مسکرا دیا۔۔

مجھے ہر اس چیز سے عشق ہے 🔥

جو مجھے تیرے ہونے کا احساس دلاتی ہے 😍

اس نے کیک کٹ کیا اور اسے کھلا یا خود کھایا۔ اب مجھے سونے دو۔ ریا۔ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ گفٹ نہیں چاہیے۔ روحاب نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھا۔ یہ سب کیا تھا۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے بدلے میں سوال کرنے لگی۔ یہ سب تو میں نے کیا ہے یہ گفت تھوڑی ہوتا ہے گفٹ اب دوں گا لیکن دور سے نہیں تمہیں تھوڑا اقریب آنا ہو گا۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ایسا کون سا گفٹ ہے ریا نے غصے سے گھورا۔ آؤ تو۔ روحاب صرف اسے تنگ کر رہا تھا۔ میں نہیں آرہی۔۔ ریا کہتے ساتھ بیڈ پر جانے لگی۔ سچ میں کوئی فضول حرکت نہیں کروں گا کروں تو تھپڑ مار دینا۔ روحاب نے اسکا بازو پکڑ کر قریب کیا ریا اسے دیکھنے لگ گئی روحاب نے لاکٹ نکالا اور اسکی گردن پر ڈالا مائن مس لڑاکا۔ اس پر لکھا تھا ریا وہ دیکھنے لگ گئی آہمہ۔۔ تیا لاکٹ پر لکھا پڑھ کر منہ بسور گئی۔ تم ایک کام کیوں نہیں کرتے۔ ریا اس سے سوال کرنے لگی۔ کیا روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ مجھے کسی دور جگہ لے جا کر چھپا دو اور کہ دو کہ ریا صرف میری ہے کسی اور کو دیکھنے بھی نہیں دوں گا۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے مشورہ دینے لگی گڈ آئیڈیا۔ روحاب نے اسکی کمر کے گرد حصار بنا کر قریب کرتے ہوئے مسکرا کر بولا ریا کی ہارٹ بیٹ مو ہوئی۔ گڈ آئیڈیا اور کہیں کے۔ وہ خود کو نارمل کر کے غصے سے کہتے ساتھ اس سے الگ ہوئی اور بیڈ پر آئی ٹیڈی کو ہگ کر کے سونے لگی وہ میری جگہ ہے مجھے سونا ہے ٹیڈی کو کیسے تم سلا سکتی ہو۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ایسے جیسے سلایا ہوا ہے۔ وہ منہ بنائے کہتے ساتھ سو گئی پاگل دیکھو کیسے قریب ہو گیا میرے وہ منہ بسور کر بولی روحاب اسے مسکرا کر دیکھنے لگی۔۔۔

صبح ریا کی آنکھ جلدی کھل گئی وہ فریش ہو کر کچن میں آئی۔ میم کچھ چاہیے۔ میڈ نے پوچھا۔ نہیں میں تو پھر کر لوں گی بیس منٹ رہ گئے بے عزتی نہیں کروانا چاہتی ہو تو بنادو اسکی چائے شاور لے رہا ہے ورنہ پھر غصہ ہو جائے گا۔ وہ میڈ کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ میم ایک بات پوچھوں۔ میڈ نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔ واٹ۔ ریا نے اسکی طرف دیکھا۔ کیسے رہتی ہیں اس انسان کیساتھ اتنی دیر اتنا غصہ ہے ان میں۔ میڈ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ اسی الجھن میں خود ہوں کیسے اور کیوں رہ رہی ہوں میں اس انسان کیساتھ ریا الجھے ہوئے انداز میں کہنے لگی میڈ خاموش ہو گئی۔ روحاب جو پانی پینے کے لیے کچن میں آرہا تھا ریا کی بات سن کر قدم وہی رک سے گئے۔۔۔

ریا تم ٹھیک تو ہو وہ غصہ تو نہیں کرتا۔ صبا بیگم فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی جی جی مام میں بلکل ٹھیک ہوں بہت جلدی ملنے آؤں گی آپ کو۔ ریا کہنے لگی۔ بیٹا ہاں تمہیں دیکھے اتنا وقت ہو گیا ہے پلیز زز آجانا ایک دفعہ تمہیں سکون سے دیکھو تو۔ وہ کہنے لگی۔ جی میں بھی آپکو بہت مس کر رہی ہوں ریا نے بتایا جس پر وہ خاموش ہو گئی۔ ٹھیک ہے پھر مام ہوتی ہے ملاقات۔ ریا نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔۔۔

ڈیڈ کا کیا ہوا۔ وہ گارڈ سے پوچھنے لگا ابھی تک تو یہی کہہ رہے ہیں کہ وہ جان لے لیں گے۔ گارڈ نے بتایا۔ کچھ کرنا ہو گا۔۔ روحاب پریشانی سے کہتے ساتھ گلاسز آنکھوں میں لگائے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

گاڑی گھر کے باہر رکی۔ وہ ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوا وہ اور ربیعہ بیگم کسی بات پر اونچا اونچا ہنس رہے تھے۔ مطلب کچھ بھی۔ ربیعہ بیگم کہنے لگی۔ ہمیں بھی بتائیں کس بات پر اتنا ہنسا جا رہا ہے۔ روحاب جیب میں ہاتھ ڈالے انکے پاس آکر پوچھنے لگا۔ بس وہ میری اور ریا کی بات ہے۔ ربیعہ بیگم نے بولا اور پھر دونوں ہنس دی۔ عجیبب۔ وہ کہتے ساتھ کمرے میں چلا گیا۔۔۔

کچھ وقت مل سکتا ہے تمہارا۔ ریا کمرے میں آئی اس کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔ ویسے تو تم میرے حکم کے پسند ہو مسٹر۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے ہنس کر کہنے لگی۔ میں بس چینج کر کے آیا یہی رہنا نیچے مت جانا۔ روحاب کہتے ساتھ باتھروم میں چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگی ایسی بھی کیا بات کرنی ہے کوئی چھیچھوڑی بات کرنی ہو گی نہیں سیریس تھا۔ وہ خود میں سوچتی بیلکونی میں چلی گئی۔۔۔

وہ دونوں بیلکونی میں کھڑے تھے ٹھنڈی ہوا دونوں کو چھو رہی تھی ریا بہت اچھا محسوس کر رہی تھی چاند چمک رہا تھا دونوں اس کو دیکھ رہے تھے۔۔ چاند کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔ روحاب چاند کو دیکھتے ہوئے جیبوں میں ہاتھ ڈالے بولا۔ ہمم بات کیا کرنی تھی۔ ریا نے بھی اپنے جیبوں میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا۔ ری تمہیں پتہ ہے اس دنیا میں قسمت والوں کو سچا پیار کرنے والے ملتے ہیں اور میں جانتا ہوں ہوں اس تین ہفتوں میں تمہیں اتنا تو معلوم ہو گیا ہو گا میں جھوٹا نہیں ہوں یا میرے جذبات جھوٹے نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں میں نے زبردستی کیا ہے نکاح تمہیں سمجھنے میں وقت لگے گا تم وقت لو جتنا وقت لینا ہے لو لیکن ان تین ہفتوں میں تم نے مجھے اپنی بہت گندی عادت ڈال دی ہے میں نہیں رہ سکوں گا تم نے بتایا ہے کہ میرے سینے میں دل ہے جو دھڑکتا ہے میں

مسکرانے لگا ہوں تمہاری وجہ سے سب کر لینا سب بس کچھ اب چھوڑ کر نہیں جانا میں تب تک تمہیں نہیں چھوا گا قریب نہیں آؤں گا جب تک تم خود اس رشتے کو قبول نہیں کر لیتی ٹھیک ہے۔ لہجے میں انتہا کی نرمی تھی اور آنکھوں میں شدت تھی دیوانگی تھی اسکی آنکھیں صاف ظاہر کر رہی تھی اسکی زبان سے نکلا ہر ایک لفظ سچا ہے ریا خاموش کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ بتاؤ کیا تمہیں میرا پیار ابھی بھی دیکھاوا لگتا ہے روحاب نے آخری بات اسکی طرف دیکھ کو پوچھنی چاہی۔ ریا نے بھی اسے دیکھا۔ میری ڈکشنری میں پیار کچھ نہیں ہے ہاں لیکن تمہاری کیئر اور خوش جو رکھتے ہو اس سے لگتا ہے تم دیکھاوا نہیں کرتے پیار کا تو نہیں پتہ لیکن۔ تم پر یقین کرنے لگی ہوں ہم دونوں اچھے دوست بن سکتے ہیں۔ ریا نے ہاتھ اسکی طرف بڑھایا روحاب نے اسکا ہاتھ تھاما اور دونوں مسکرائے۔ بس یہی کرنی تھی بات۔ ریا نے اس سے دیکھ کو پوچھا۔ ہمم۔۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا ریا وہاں سے چلی گئی روحاب اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ دونوں صبح ناشتے کی میز پر موجود تھے۔روحاب مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے حامد قریشی نے کہا۔ روحاب نے انکی طرف دیکھا۔آج تو بہت بزی ہوں میں کل دیکھوں گا۔وہ بریڈ پر مکھن لگاتے ہوئے جواب دینے لگا۔ویسے تائیاایک بات کہوں برانہ منائیے گا۔ریانے حامد قریشی کو مخاطب کیا۔وہ اسکی طرف دیکھنے لگ گئے کبھی ہنس بھی لیا کریں۔وہ بے جھجھک بول گئی اور روحاب اپنی ہنسی بامشکل روک سکا ربیعہ بیگم گھبرا گئی۔تم اپنے کام سے کام رکھو لڑکی۔وہ غصے سے کہتے ساتھ اٹھ گئے۔ریاچپ ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں منہ بنائے بیٹھی تھی تبھی وہ کمرے میں آیا۔کیاہوا ہے روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔کٹ لگ گیا۔وہ اپنی انگلی کو گھورتے ہوئے بتانے لگی۔کیسے لگا روحاب اسکے پاس آیا۔چھری سے لگ گیااور اب درد بھی ہورہاہے اتنازیادہ اوپر سے میں اتنی زیادہ والی بور ہورہی ہوں۔ریامنہ بنائے روحاب پر کالی سیاہ آنکھیں جمائے بتانے لگی۔دھیان سے کرنا تھاناں دیکھاؤ ادھر روحاب نے اسکاہاتھ تھامااور پھوکا مارنے لگ گیا۔ہوا کم۔

اس نے تین چار پھو کے مارنے کے بعد پوچھا تھوڑا تھوڑا۔ ریا معصومیت سے کہنے لگی۔ روحاب نے تین چار پھو کے اور مارے۔ اب۔ روحاب نے براؤن آنکھیں اس پر گاڑھے ہوئے پھر سے پوچھا۔ ہاں ہو گیا ہے ختم لیکن اب میں بور بھی تو ہو رہی ہوں۔ وہ اپنی انگلی چھڑوائے بتانے لگی۔ بوریت رات کو ختم کروں گا ابھی میٹنگ ہے۔ روحاب بیڈ سے اٹھ کر جاؤ ہاں ہاں جاؤ میری تو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ وہ منہ پھلائے غصے سے بولی۔ رییی۔ روحاب گھورتے ہوئے اسے پکارا۔ جاؤں۔ ریا ایک دم ٹھیک ہو گئی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور چلا گیا۔ تم بہت برے ہو اوور۔ وہ غصے سے اسے کہنے لگی۔ آئی نو۔ روحاب نے جواب دیا وہ منہ بنا گئی۔۔۔۔

ریا کچھ دیر ربیعہ بیگم کیساتھ بیٹھی رہی باتیں کرتی رہی پھر جب وہ کمرے میں چلی گئی ریا بھی اوپر آ گئی فون نکالا اور سانیہ کو کال کرنے کا سوچا تیسری بل پر فون اٹھایا گیا۔ کیسی ہو۔ ریا نے پوچھا۔ ٹھیک تم سناؤ۔ سانیہ نے اس سے سوال کیا میں بھی بلکل ٹھیک ہوں۔ وہ بتانے لگی۔ کچھ پریشان لگ رہی ہو۔ ریا اسکی آواز سے پہچان لیتی تھی۔ یار جاب ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں مل نہیں رہی روحاب بھائی سے بات کریں اگر وہ جانتے ہوں کوئی اچھی جاب تو بتائیں بہت ضرورت ہے مجھے۔ سانیہ کہنے لگی۔ او کے کہ دوں گی۔ ریا نے جواب دیا پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا گاگلز اتارے اور تیز تیز زینے چڑھتا کمرے میں آیا وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ گہری نیند سو چکی تھی پکا ناراض ہو گی صبح اٹھ کر۔ وہ منہ بسور کر خود سے بولا اور باتھروم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ فریش ہو کر آیا ٹراؤزر شرٹ پہنی اور بیڈ پر اسکے ساتھ آ کر لیٹا وہ بہت تھک گیا تھا جیسا ہی لیٹا آنکھ لگ گئی

روحاب کی صبح پہلے آنکھ کھلی نظر ساتھ سوئے اس حسین سراپے پر گئی چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آگئی۔ میں ہر صبح یوں ہی دیکھنا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ اپنی۔ وہ چہرے پر ہاتھ رکھے کہنی بیڈ پر ٹکائے اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ریا گہری نیند میں اپنے منہ سے بال ہٹا رہی تھی جو اسے بہت پریشان کر رہے تھے۔ میں دس دفعہ کہتا ہوں بالوں کو باندھ کر رکھو مگر مجال ہے جو تم مانو۔ وہ پیار سے کہتے ساتھ بال پیچھے کر کے اسے دیکھنے لگ گیا تبھی روحاب کا فون بجا۔۔۔

یار کس کا فون آگیا ہے۔ وہ سخت تاثر سجائے کہنے لگا اس نے کٹ کر دی دو تین دفعہ اکٹھے کال پھر سے آئی۔ کیا ہے۔ اس نے غصے سے کال اٹینڈ کی لہجے میں انتہا کا غصہ تھا۔ اوکے ویٹ میں پہنچ رہا ہوں۔ روحاب نے کہتے ساتھ فون رکھا۔ اب اسکا کیا کروں یہ تو پکا ناراض ہونے والے ہے۔ روحاب ریا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ اور پھر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھتا اٹھ کر جلدی سے فریش ہوا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ریا کی آنکھ کھلی تو اس نے پورے کمرے میں نظر گھمائی اسے روحاب کہیں بھی نہیں دیکھا۔ وہ فریش ہو کر نیچے آئی گھڑی نو بجا رہی تھی۔ تائی روحاب جہاں ہے۔ ریا نیچے آکر پوچھنے لگی۔ وہ تو آفس کیلیے چلا گیا ہے تمہیں نہیں بتایا۔ ربیعہ بیگم اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ نہیں میری تو کل رات سے بات نہیں ہوئی اس سے۔ ریا کہتے ساتھ ڈائننگ ہال میں آگئی ربیعہ بیگم نے ناشتہ لگوایا حامد قریشی بھی آکر بیٹھ گئے ان سب نے ناشتہ کیا۔ وہ کچھ بات کیے بغیر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

آؤتو دیکھنا کبھی بات بھی نہیں کروں گی مطلب حد ہوتی ہے اس۔سے اچھا تو فارم ہاؤس میں تھے ہم دونوں وقت تو تمہارے ساتھ گزرتا تھا او ہو میرا مطلب کے اچھا وقت گزرا تھا ساتھ پیار و یار میں تھوڑی کہ رہی ہوں ویسے بتا رہی ہوں اچھا وقت گزرا تھا۔ ریا خود کو شیشے میں دیکھ کر خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔

پھر منہ بنا کر بیڈ پر آئی اور فون اٹھایا اوپر اوپر ٹیکسٹ میسیج تھا۔

Don't be angry I I'll be right bact my dear fighter❤❤

ریا نے میسیج ریڈ کیا اور چہرے پر مسکراہٹ آئی اس کے نمبر پر کال ملائی دو تین رنگز گئی کال کٹ ہو گئی۔۔آہہہ میری کال کٹ کی میری۔ ریا غصے سے فون کو گھورتے ہوئے کہنے لگی اور فون بیڈ پر پھینک دیا۔۔

ایک گھنٹہ گزر گیا روحاب نے کال بیک نہیں کی ریا کا غصے سے بر حال تھا ریا نیچے ائی۔

ریا بیٹا کہاں۔۔ ربیعہ بیگم اسے غصے میں باہر جاتا دیکھ کر پوچھنے لگی۔ بس ایک کام ہے تھوڑی دیر میں آجاؤ گی۔ ریا کہتے ساتھ گراج کی طرف بڑھ گئی۔ ڈرائیور ڈرائیور۔ وہ ڈرائیور کو پکارنے لگی۔ یس میم۔۔ڈرائیور اسکے پاس آیا۔ ابھی اسی وقت مجھے سر روحاب کے آفس لے کر چلوں۔ کہتے ساتھ ریا نے آنکھوں میں گلاسز لگائے اور گاڑی میں بیٹھ گئی وہ بھی خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی کر بیٹھ گیا اور گاڑی سڑک پر بھگا دی۔۔۔۔

وہ آفس میں داخل ہوئی ریسپیشن میں جانے کے بجائے ڈائریکٹ اسکے روم کی طرف بڑھ گئی کسی میں اسکو روکنے کی ہمت نہیں تھی ریا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی میٹنگ چل رہی تھی۔ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔

وہ لوگوں کی پرواہ کیے بغیر روحاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ آپ سب لوگ باہر جائیں۔ روحاب کہتے ساتھ کرسی سے کھڑا ہوا وہ سب لوگ چلے گئے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے روحاب بولتا ریا اسکی طرف گئی۔ میرا فون کیوں نہیں اٹھایا۔ ریا اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کرنے لگی۔ روحاب نے اسے دیکھا۔ میٹنگ۔ وہ ابھی بول رہا تھا۔ بھاڑ میں گئی یہ میٹنگ بھاڑ میں گیا یہ کام سمجھے مجھے جواب دو کال کیوں نہیں اٹینڈ کی۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے اسکی بات کاٹ کر اپنی بات کرنے لگی۔ ری روحاب کچھ بولتا ریا کچھ کہے بغیر ٹیبل پر پڑے کچھ پرنٹس پیپر جو غصے سے پھینکنے لگ گئی۔ مجھے اگنور کیا ہے ان سب کی وجہ سے سب چیزیں توڑ کر رکھ دوں گی مجھے کیسے اگنور کر سکتے ہو تم۔ غصے سے کہتے ساتھ ایک مشین کی طرف بڑھی اور اسے اٹھانے لگی روحاب اسکی ہر حرکت پر مسکرا رہا تھا اسے غصہ نہیں آ رہا تھا بلکہ اسکی حرکتیں اسے پیاری لگ رہی تھی ریا سے مشین نہیں اٹھائی جا رہی تھی۔ میں ہیلپ کر دوں۔ روحاب سینے پر بازو پر باندھی مسکراہٹ چھپائے کہنے لگا۔ دور رہو مجھ سے اور نہ ہی بات کرنے کی ضرورت ہے نہ ہی چھونے کی ضروت بھاڑ میں جاؤ آفس کا کام کرو۔ وہ غصے سے اسکے پاس آکر گھور کر کہتے ساتھ وہاں سے نکل گئی روحاب کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی۔۔

وہ باہر آئی دو تین لڑکے وہاں پر کھڑے تھے۔ واہ یار کیا پیس ہے۔ ایک لڑکے نے ریا کو دیکھ کر کہا ریا نہیں سن سکی لیکن اندر کھڑا وہ شخص یہ الفاظ سن چکا تھا اچانک اسکے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اور چہرے پر انتہا کا غصہ آ گیا وہ غصے سے مغرور چال چلتا باہر آیا۔ کیا بکواس کر رہا تھا۔ وہ غصے سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھنے

لگا۔ سس۔۔۔ سر۔ وہ ابھی کچھ بولتا تین چار مکے روحاب نے اسکے منہ پر چھاڑ دیے۔ یہ کوئی پیس نہیں میری بیوی مسز روحاب حامد قریشی ہے نکل جاؤں یہاں سے اور آئندہ آس پاس بھی نہ دیکھنا ورنہ وہ حشر کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گے ابھی یہ ڈیمو تھا۔ روحاب کا غصہ ساتویں آسمان کو پہنچ چکا تھا وہ لڑکا فوراً وہاں سے بھاگ گیا اور روحاب واپس اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا اور سگریٹ جلا کر پینے لگا وہ تیسری سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔۔

وہ رات آٹھ بجے گھر میں داخل ہوا روحاب میں نے بات کرنی۔ حامد قریشی اسے پکارنے لگے۔ میں گھنٹے میں آپکے پاس موجود ہوں گا ڈیڈ بس ابھی مجھے ایک کام ہے وہ یہ کہتے ساتھ کمرے میں آیا جہاں وہ بیٹھی تھی۔۔
ریا نے ایک نظر سے دیکھا اور دوبارہ فون میں لگ گئی۔ ری دیکھو میں کیا لایا ہوں۔ روحاب نے ریا کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ ریا سنی ان سنی کر کے فون میں مگن رہی۔ ریی میں تم سے بات کر رہا ہوں۔ اس دفعہ ری کو ذرا کھینچا تھا۔ ریا نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اور اٹھ کر جانے لگی۔ سمجھ نہیں آرہی ہے تم سے بات کر رہا ہوں ری میں تم سے کیوں اگنور کر رہی ہو۔ روحاب کے چہرے پر سخت تاثر تھے۔ روحاب درد ہو رہا ہے لیو می۔ وہ بے رخی سے جواب دیتے ہوئے ہاتھ چھڑوانے لگی۔ بولا نا ضروری کام تھا اس لیے دیر ہو گئی۔ وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کر کے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ ریا نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔

I can bear everything, not your anger, you are my
□☺□□♥□love

روحاب نے کہتے ساتھ اسکو بہت زور سے گلے لگایا ریا بھوکلا گئی اسکا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔ رروحاب وہ بامشکل اسے پکار سکی۔ روحاب نے جھٹکے سے الگ کیا۔۔ سوری۔ روحاب اسے کہنے لگا۔ کوئی بات نہیں میں بس غصہ تھی تم کل رات بھی لیٹ آئے صبح جلدی چلے گئے پھر کال نہیں اٹھائی اس لیے۔ ریا اسے بتانے لگی۔ سوری بول تو رہا ہوں میسیج بھی کر دیا تھا اور اب یہ چاکلیٹس بھی تو لایا ہوں۔ روحاب اسے بتانے لگا وہ ہلکا سا مسکرا دی۔ تھینکیو۔ ریا نے اس سے چاکلیٹس لے کر کہا۔ اب تو ناراض نہیں ہو۔۔ روحاب نے اسکا ہاتھ تھام کر پوچھا۔ نہیں۔ ریا نے نفی میں سر ہلایا روحاب نے اسکے ماتھے پر لب رکھ دیے وہ اچانک حملہ کرتا تھا ریا کو سمجھ بھی نہیں آتا تھا وہ بلکل اسٹل کھڑی تھی۔ تم بیٹھو میں ڈیڈ سے بات کر کے آیا۔ روحاب کہتے ساتھ جانے لگا۔ ریا اسے جاتا دیکھنے لگی۔ پندرہ منٹ میں واپس آؤں گا۔ روحاب اسے کہتے ساتھ چلا گیا۔ جب وہ کمرے سے چلا گیا ریا اسکے پیچھے گئی۔۔۔

وہ اسکا پیچھا کرتے کرتے حامد قریشی کے کمرے کے باہر کھڑی ہو گئی اور کان دروازے کیساتھ لگا لیے۔۔۔

آج سچ بتاؤں تم نے ریا سے نکاح کیوں کیا ہے کیونکہ جتنا میں تمہیں جانتا ہوں تم پیار تو کر نہیں سکتے تم جیسا مغرور انسان کسی سے پیار نہیں کر سکتا حامد قریشی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے وہ جو جیبوں میں ہاتھ ڈالے منہ میں سگریٹ دیے سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا فوراً حامد قریشی کی طرف دیکھا۔ سچ بتانا اور اگر یہ سچ ہوا کہ تم پیار کرتے ہو تو انجام کے زمہ دار تم ہو گے۔ وہ غصے سے کہنے لگے۔ اگر آپ کو لگتا ہے مجھ جیسا مغرور انسان کسی سے پیار نہیں

کر سکتا میں نے نہیں کیا پیا اپنے مفاد کیلیے کیا ہے نکاح۔ وہ سگریٹ بجھا کر انکی طرف دیکھ کر بتانے لگا۔ کس مفاد کیلیے جان سکتا ہوں۔ وہ سوال کرنے لگے۔ پراپرٹی کیلیے۔ وہ مختصر سا جواب دے گیا لیکن باہر کھڑے وجود کا دل بند ہونے لگا تھا اسے کانوں میں یقین نہیں آیا تھا وہ فوراً اوپر کی طرف بھاگ گئی اور کمرے میں کھا کر بند ہو گئی۔ کوئی اور بات نہ کرنی ہو تو میں جاو۔ وہ پوچھنے لگا۔ حامد قریشی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

وہ کمرے میں دروازے کیساتھ ٹیک لگائے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ وہ سب کیا تھا میں کیسے اس کم ظرف انسان پر یقین کر سکتی ہوں کیسے۔ ریا کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے پہلے دفعہ ٹوٹی تھی وہ آنکھوں سے آنسوں صاف کر کے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ جانتی تھی روحاب ابھی آجایئے گا وہ اسکے سامنے خود کو ٹوٹا ہوا نہیں دیکھا سکتی تھی۔۔۔

باقی کا کام تمہارا اڈیڈ پر نظر رکھنا۔ روحاب نے کہتے ساتھ بلیوٹوتھ نکالی اور جیب میں ڈالی دروازے کا لاک کھولا اور کمرے میں داخل ہوا اور نظر سامنے بیٹھے خوبصورت چہرے پر گئی مسکراہٹ آگئی۔

میرا ویٹ کر رہی تھی۔ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ بلکل۔ ریا کہتے ساتھ کھڑی ہوئی۔ کر لی بات۔ ریا کے لہجہ سخت تھا۔ آر یو اوکے۔ روحاب کو اسکا لہجہ سخت لگا تو پوچھنے لگا۔ اور کتنا گرے گے میری نظروں میں مسٹر روحاب اگر پراپرٹی ہی چاہیے تھی پراپرٹی ہی چاہیے تھی تو ایک دفعہ دیتے نکاح کر کے جھوٹا پیار جھوٹی قسمیں جھوٹے دعوے وہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور تم کہتے ہو قسمت والوں کو سچا پیار کرنے

والا انسان ملتا ہے تو میں بہت بد نصیب ہوں مجھے تم جیسا کم ظرف گھٹیا اور فریبی انسان ملا ہے۔ وہ غصے سے بولتی چلی گئی۔ انیف تم نے کہا میں نے سن لیا تم ھو کہتی آئی ہو جو بولتی آئی ہو میں وہ کرتا گیا تمہارے لیے اپنا غصہ قابو کر لیا جو کرنا بہت مشکل ہے لوگ مجھے گھمنڈی کم ظرف انسان سمجھتے ہیں جو صرف اپنے آپ سے پیار کرتا ہے۔ میں بھی ایک انسان ہوں میرا بھی دل ٹوٹتا مجھے بھی رونا آتا ہے مجھے بھی پیار ہو سکتا اور یہ جو بکواس کر رہی ہو نا میرے بارے کلئیر کر دوں میرے ڈیڈ تمہاری جان لینا چاہتی ہیں تم نے بے حد نفرت کرتے ہیں روحاب حامد قریشی اپنے باپ جو دھوکہ دے سکتا لیکن ری کو نہیں۔ وہ سرد لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ جھوٹ۔ ریا طنزیہ ہنسی تھی ں یہی ٹرسٹ تھا مجھ پر جیسا تھا اب ویسا رہوں گا چاہے تم ہرٹ بھی ہو گی وہ غصے سے چلا کر کہتے ساتھ نکل گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔

وہ پوری رات فارم ہاؤس میں صوفے پر بیٹھا کوئی بارہویں سگریٹ منہ سے لگائی بیٹھا تھا اور ریا کی باتیں یاد کر کے دل پھٹتا تھا آنکھوں میں آج غصہ نہیں تھا اداسی تھی اور پھر جب نظر کچن میں گئی ریا یاد آئی کتنے حسین پل گزارے تھے دونوں نے یہاں ابھی پڑسوں ہی تو کہا تھا کہ ٹرسٹ کرتی ہے اس پر اور اتنی جلدی یقین ٹوٹ بھی گیا وہ بہت اداس ہوا ہوا تھا۔ ہر کسی کے منہ سے یہ بات سن کر کمظرف ہو صرف خود سے پیار کرتے ہو وہ تیرہویں سگریٹ پی رہا تھا۔۔

روحاب مجھے پتہ تھا تو یہی ہو گا۔ صائم اسکے پاس آکر کہنے لگا۔ کیا کرنے آئے ہو۔ وہ سرد لہجے میں پوچھنے لگا۔ تجھے کیا ہوا ہے۔ وہ اسکی حالت دیکھ کر کہنے لگا بکھرے بال نم آنکھیں مجھے کچھ ہو سکتا ہے میں تو شاید انسان ہی نہیں ہوں۔ وہ چیخا تھا۔ صائم سہم سا گیا۔ سب ٹھیک تو ہے۔ صائم اسکے قریب آکر پوچھنے لگا جنہیں جان سے زیادہ پیار

کیا جائے وہ ہمیشہ چھوڑ کیوں دیتے یا توڑ کیوں دیتے ہیں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اداسی سے سوال کرنے لگا۔ وہ خاموش ہو گیا۔ نہیں ہے نا جواب تو اس درد سے نہیں گزرا ابھی جس درد سے میں گزر رہا ہوں۔ کہتے ساتھ روحاب نے سر زور سے صوفے سے ٹکایا اور نا جانے کب آنکھ لگ گئی اسکی صائم اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے وہ آیا ہی نہیں ہے ابھی تک اللہ غصے کا تو پاگل ہے کچھ کر نہ دے اپنے ساتھ اللہ اسکی حفاظت کیجیے گا پہلے بیت ڈری ہوئی جس طرح غصے میں گیا ہے ریا تم بھی پاگل ہو آرام سے بھی تو کر سکتی تھی باتیں پتہ نہیں غصے میں کیا کچھ نہیں سنا دیا تھا اسے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ بیس میسیجیز کر چکی تھی اسے مگر کوئی واب نہیں آیا تین دفعہ کال کر چکی تھی کوئی جواب نہیں وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی پریشانی حد سے زیادہ بڑھتی جا رہی تھی گھڑی دو بجا رہی تھی اور اسکا کچھ پتہ ہی نہیں لگ رہا تھا اور ریا کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا تھا اس نے پھر کال کی نہیں اٹھائی گئی وہ بیڈ پر آ کر دبیڈ کیساتھ ٹیک لگا کر اسکا انتظار کرنے لگی چار بج چکے تھے مگر وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

اسکا انتظار کرتے کرتے کب آنکھ لگی ری کو معلوم نہیں وہ ویسے بیٹھے بیٹھے سو گئی۔۔
روحاب کی صبح آنکھ کھلی تو خود کو صوفے پر سویا پا یا رات یاد کر کے آنکھیں میں پھر اداسی آ گئی وہ کن پٹی مسل کر اٹھا اور فریش ہو کر گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا کیونکہ جانتا تھا اگر نا شتے میں اسکی ماں نے اسے نہ دیکھا تو انکا دن پریشانی میں گزرے گا۔۔۔۔

ریا کی آنکھ کھلی وہ ابھی تک نہیں آیا تھا ریا فریش ہو کر نیچے آئی تو وہ ڈائننگ ٹیبل پر پہلے سے موجود تھا اسکی موجود گی کا احساس اسکی خوشبو سے ہو چکا تھا مگر اسے دیکھا نہیں تھا وہ اسکے ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھی وہ چائے کا گھونٹ بھرتا فوراً اٹھ کر چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگی۔ ربیعہ بیگم یہ نوٹس کر چکی تھی۔ ریا تم ناشتہ کرو۔ وہ اسے کہنے لگی۔ نہیں مجھے نہیں بھوک ریا کہتے ساتھ اوپر کمرے کی طرف بڑھ گئی اسکا اگنور کرنا اسے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں آئی وہ وارڈروب سے شرٹ نکال رہا تھا۔ روحاب۔ ریا نے اسے پکارا۔ ہمم۔۔ اس نے سپاٹ انداز میں کہا نظر انداز تو کر ہی نہیں سکتا تھا۔ ناراض ہو ریا اسکے پاس آ کر آنکھوں میں اداسی لیے اس سے پوچھنے لگی۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ میں ناراض ہوتا ہوں۔ وہ ریا کو دیکھتے ہوئے طنز کرنے لگا۔ ایم سوری میں غصے میں زیادہ بول گئی تھی لیکن۔ جب سنا تو بہت ہرٹ ہو گئی تھی۔ مجھے نہیں پتہ تھا تم یہ سب میرے لیے کر رہے ہو سوری۔ وہ کانوں کو پکڑے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔ اٹس اوکے۔ وہ کہتے ساتھ جانے لگا ریا نے ہاتھ پکڑ کر اسے رکا۔ اس طرح نہیں۔ ریا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ری مجھے کام۔ وہ ابھی بول رہا تھا ریا نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔ مجھے تو تمہاری ناراضگی سے بہت فرق پڑا ہے شرمندہ ہوں ایم سوری نا میں جانتی ہوں تم میرے لیے بہت کرتے ہو ریا کہتے ساتھ اسکے سینے سے لگ گئی۔ روحاب کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی وہ پھر سے اپنے پیار کے سامنے ہار گیا تھا اور اسکے گرد حصار بنا لیا۔ کر لی ایکسیپٹ سوری۔ ریا سر اٹھا کر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گیا۔ وہ جھٹکے سے الگ ہوئی۔ روحاب نے اسے دیکھا۔

کیاہوا۔روحاب نے اس سے دیکھتے ہوئے پوچھنا چاہا۔کس چڑیل کیساتھ رات کو تھے۔ریا کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ٹائم تو پاس کرنا تھاتو۔روحاب کو شرارت سوجی۔مطلب تم سچ میں تھے کسی کیساتھ۔ریا کو حیرانگی ہوئی۔ہاں پتہ ہے کیانام تھا۔روحاب اسکے قریب ہو کر کہنے لگا۔کیا۔ریانے نظریں اٹھاکر اسے دیکھا۔صائمہ۔وہ کہنے لگی۔چھ کتنا گندہ نام ہے۔ریامنہ بنائے بولی روحاب نے منہ دوسری طرف کر لیا۔نام جیسا بھی ہو لیکن اتنی خوبصورت اتنی حسین اتنی پیاری بس کیا بتاؤں میں کہتاہوں میری رات۔وہ کہتے کہتے مڑا ریاہاتھ میں

واس لیے کھڑی تھی۔اوراب یہ کیسالگ رہاہے۔ریااسے واس دیکھا کر پوچھنے لگی۔تم سچ میں جیلس ہورہی ہو۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسکے تاثرات سے انجان بنتا کہنے لگا روحاب سچ بتاؤ میں ماردوں گی۔ریااسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔تمہیں میں جھوٹا لگتا ہوں۔وہ آنکھیں پھیلائے کہنے لگا۔بے ہیوی انسان ادھر انتظار کرکے تھک گئی ہے کہاں ہوگا اسکا کس حال میں ہوگا اسکا شوہر اور تم یہ سب کہ رہے تھے ہیٹ یو کبھی بات نہیں کروں گی تم سے آئی ہیٹ یو۔ریاروتے ہوئے بیڈ پر جاکر بیٹھ گئی۔روحاب اسکے پاس گیا۔

ری میری بات سنو۔روحاب نے اسے اپنی طرف متوجہ کروانا چاہا۔نہیں سننی مجھے۔ریاروتے ہوئے کہنے لگی۔ ری۔روحاب نے پھر پکارا۔اسی چڑیل کے پاس جاؤ میرے قریب مت آؤ روحاب۔ریاروتے ہوئے اسے دور کررہی تھی۔ری لسن می۔وہ غصے سے اسکی کلائی پکڑ کراپنی طرف متوجہ کرنے لگا۔تم میری زندگی میں پہلی اور آخری لڑکی ہو مذاق کررہا تھا تنگ کررہا تھا تمہیں بے فکر رہو تمہارے علاوہ کوئی نہیں آئے گا نہ ہی آیا تھا۔ روحاب نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہا۔پکا۔ریانے اسکی طرف ہاتھ بڑھا کر سوال کیا پکا۔ وہ اسکا ہاتھ تھام کر کہنے لگا۔اور کبھی آنی بھی نہیں چاہیے۔ریانے بتایا۔ہمم ویسے تم مانتی تو نہیں ہو کہ تمہیں پیار ہو گیا تو پھر یہ سب۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے جان کر کہنے لگا۔پیار نہیں ہے یہ فکر ہے اور جسکی عادت ہوتی ہے انسان کسی دوسرے کیساتھ نہیں برداشت کرسکتا۔ریااسے بتانے لگی۔یہ ری کی ڈکشنری میں ہوگا۔روحاب پوچھنے لگا ری ہنس دی روحاب بھی مسکرادیا۔۔۔۔

روحاب وہ مجھے بات کرنی تھی۔ ری اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ کیا روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ سانیہ کو جاب چاہیے اسے ضرورت ہے۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی اوکے میں کل تک بتاتا ہوں۔ روحاب اسے بتانے لگا۔ ریا اثبات میں سر ہلا گئی اور بیڈ پر جا کر لیٹ اسکی نیند کل سے پوری نہیں ہوئی تھی آج وہ اپنی نیند پوری کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

لوکیشن بھیج رہا ہوں کل اپنی فرینڈ کو کہنا وہاں انٹرویو دینے چلی جائے۔ روحاب نے اسے بتایا۔اوکے ریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈنر نہیں کرنا۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔ تم کر لو میرا دل نہیں۔ روحاب نے کہتے ساتھ لیپ ٹاپ بند کر دیا کیوں وجہ۔ ریا اسکے پاس آ کر کھڑی ہو کر پوچھنے لگی۔ ری میں نے کہ دیا نہ۔ روحاب نے اسے کہا۔ تو تمہیں کھانا ہو گا میں بھی نہیں کھاؤں گی چلو۔ وہ اسے ضدی انداز میں کہنے لگی تم بہت گندی عادت بنا رہی ہو میری۔ روحاب نے اپنی براؤن آنکھیں اس پر ڈال کر کہا۔ میں بنا رہی ہوں ناں تمہیں کیا مسئلہ ہے اٹھو۔ ریا اسکا بازو پکڑے اسے اٹھانے لگی۔ بہت ضدی ہو گئی ہو تم ری صرف میری ڈھیل کی وجہ سے۔۔ وہ سرد لہجے میں کہنے لگا۔ تم غصہ بھی کر لو تو میں پھر بھی ضد کروں گی اور تمہیں ماننی ہو گی میری ضد۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی روحاب نفی میں سر ہلا گیا ریا اور وہ دونوں آئے تو نیچے کوئی بھی نہیں تھا۔۔

ریا کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی اور روحاب نے اسے دیکھا۔ آج تم کھانا گرم کرو گے اس دن میرا ہاتھ جل گیا تھا نا تو تم کرو۔ ری اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ روحاب نے گھوری سے نوازا۔ نہیں ڈر رہی ہوں جاؤ۔۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ ریپی۔۔ روحاب نے کھینچا۔۔ واٹ بھوک لگ رہی ہے تمہاری بیوی کو لا کر دو کھانا ویسے تو بڑا کہتے ہو تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ ریا اسے کچن کی طرف جانے کا اشارہ کرنے لگی روحاب خاموشی سے اس

طرف بڑھ گیا۔ تمہارے ساتھ ایسا ہی رہنا چاہیے۔۔وہ مسکرا کر بولنے لگی ان دونوں نے کھانا کھایا اور پھر دونوں کمرے کی طرف بڑھ گئے روحاب کاؤچ پر سویا جس پر ری اسے دیکھنے لگی۔ خیریت تو ہے۔ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ ہمم۔۔وک بس اتنا کہتے ساتھ منہ دوسری طرف کر کے سو گیا ری اسے دیکھنے لگ گئی وہ شاید کافی ہرٹ ہوا تھا کل رات کی باتوں سے۔ ریا کو یہی لگا وہ لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

ریا اور روحاب دونوں گہری نیند سو رہی تھی کمرے میں بلکل خاموشی تھی کمرے میں بلکل اندھیرا تھا۔ نہیں پلیز زرک جاؤ کچھ مت کرو پلیز ززز۔ اور اچانک گولی کی آواز آئی۔۔ روحاببب۔ ایکدم رات کی خاموشی میں اچانک ایک چیخنے کی آواز گونجی ریا بیڈ پر بیٹھی تھی اسکا چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے روحاب جو کاؤچ پر سویا ہوا تھا چیخ سن کر فوراًاٹھا۔ اور اسکی طرف سائیڈ لیمپ آن کیا۔ آر یو اوکے ری۔ روحاب نے اس کے پاس آکر کہا۔ تتتت۔ تتم ٹھیک ہو۔ وہ گولی وہ گولی کیسی پھر اور تم۔ تو۔ ریا پریشانی سے کہنے لگی۔ رریی ریلیکس تم نے کوئی خواب دیکھا ہے میں ٹھیک ہوں بلکل میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔روحاب نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے بہلانا چاہا۔ وہ خواب تھا شکر ہے میری تو جان نکل گئی تھی۔ ریا اسکے سینے پر سر رکھ روتے ہوئے بولی ریلیکس ری میں بلکل ٹھیک ہوں تم پریشان نہ ہو ریلیکس رہو۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے بچوں کی طرح سمجھانے لگا وہ پتہ نہیں کتنی دیر اسکے سینے سے یوں ہی لگی رہی تھی روحاب کے اندر بھی سکون سا محسوس ہو رہا تھا اور ریا کافی بہتر محسوس کر رہی تھی وہ اسکے سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

میرے دور جانے کا سنتے ہی تمہاری جان پر بن گئی ناں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھنے لگی۔ ایسا۔۔ ایسا تو کچھ بھی نہیں۔ ریا تھوڑا سا گھبراتے ہوئے نظریں چرا کر جواب دینے لگی۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں تمہیں بھی میری فکر ہونے لگی ہے مس لڑاکا میں نے کہا تھا روحاب حامد قریشی تمہیں خود سے عشق کرنے پر مجبور کر دے گا مس لڑاکا۔ وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کر کے کہنے لگا ریا نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ عشق اور ہوتا ہے اور فکر اور ہوتی ہے سمجھیں مسٹر گھمنڈی۔ وہ اسے بامشکل دیکھ کر بول سکی۔ سمجھ گیا۔ وہ مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا اور اسکے ماتھے پر لب رکھ اسے خود میں بھیج دیا۔۔۔۔۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو نظر روحاب پر گئی جو اسکے گرد حصار بنائے گہری نیند سو رہا تھا اسے رات کا وقت دیا آیا تو چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ اس سے زیادہ ناراض رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ وہ اسکی قید سے نکلنا چاہتی تھی مگر گرفت اتنی مضبوط تھی ریا نہیں نکل سک رہی تھی ریا اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی۔ روحاب ہٹو ناں۔ ریا اسے پیچھے کرنا چاہ رہی تھی وہ اور اسکی طرف ہو رہا۔ روحابببب۔ ریا نے اسے پھر سے پکارا۔۔ ہمم۔ وہ نیند میں تھوڑا سا ہلا۔ ہٹو ناں پیچھے مجھے جانا ہے۔ ریا اسے پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔ روحاب نے آنکھیں کھولی اور اسے دیکھا۔ ہٹو پیچھے اتنا فری نہیں کیا اپنے ساتھ تمہیں میں نے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں حق رکھتا ہوں یاد رکھنا ریا کی کمر پر گرفت اور مضبوط ہوئی تھی۔ تم نے کہا تھا جب تک میں راضی نہیں ہوں گی تب تک تم نہیں کرو گے کچھ۔ ریا نے اسکی نظریں میں دیکھتے ہوئے یاد دلایا۔ وہ تو پہلے کہا تھا اب میرا دل کہتا ہے کہ تمہیں خود سے الگ ہی نہیں کرو۔ تم اور میں بلکل ایک کمرے میں۔۔ وہ اسے تنگ کرنے کے فل موڈ میں

تھا روحاب نے اپنا چہرہ ریا کی گردن کے قریب کیا۔ریا کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئی اسے لگا اسکا دل ابھی باہر نکل آئے گا ریا کی حالت بگڑ رہی تھی۔ررر روحاب یہ فضول حرکتیں نہیں کرو پیچھے ہٹو۔ریا بہت مشکل سے بولی تھی روحاب نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا جو بہت بری حالت میں لگ رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا ریا کو سانس آیا وہ کچھ کہے بغیر اس سے نظریں چراتی تیز رفتار باتھروم بھاگ گئی روحاب اسکی رفتار دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔۔

روحاب۔وہ ناشتہ کر کے کمرے میں آئے ریا نے اسے پکارا۔۔ ہمم۔روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔مجھے ایم ایس سی کرنی ہے مجھے پڑھنا ہے آگے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی روحاب نے ایک نظر اسے دیکھا۔نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے پڑھنے کی۔وہ اسے صاف لفظوں میں منع کر گیا۔کیوں نہیں ہے مجھے نہیں پتہ مجھے پڑھنا ہے۔وہ ضدی انداز میں کہنے لگا۔ایک شرط پر پڑھنے دوں گا تم مجھے میرا حق دے دو میں تمہیں پڑھنے دوں وہ ایک جھٹکے سے اسکے قریب ہو کر اسکی آنکھیں میں آنکھیں ڈالے اسے بتانے لگا ریا اسکی گرم گرم سانسیں خود پر محسوس کر کے آنکھیں بند کر گئی۔بتاؤں منظور ہے۔روحاب اور قریب ہوا اور اسکے بالوں میں منہ چھپایا۔نہیں۔۔وہ فوراً بولی۔جیسے تمہاری مرضی۔روحاب فوراً اس سے دور ہوا اور ریا کی سانس میں سانس آئی۔گندے وہ منہ بنائے بولی روحاب چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہنے لگا۔کل سے زیادہ ہی اوور ہو گیا ہے۔وہ منہ بنائے کہنے لگی روحاب کے چہرے کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔۔

ریا کمرے میں بیٹھی بیٹھی بور ہو رہی تھی تو اسٹڈی میں جانے کا سوچا وہ اسٹڈی کی طرف بڑھی لائٹس آن کی ادھر اسکے دادا جی تصویر لگی تھی جسے وہ بہت اچھے سے پہچانتی تھی وہ انہیں دیکھ کر اداس ہوئی اور پھر اچانک نظر ایک سکیچ بک پر گئی اس پر پین پڑھا تھا اور اسکا سکیچ بنا ہوا تھا ریا نے وہ تھامی اور دیکھنے لگی وہ اسکیچ بک لے کر باہر آ گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں ائی روحاب وہاں موجود تھا ریا اسکی بک کے صفحے الٹنے ہی لگی روحاب نے جھٹکے سے کھینچ لی۔۔ کیا مجھے دیکھنی ہے۔ رہا اسے کہنے لگی۔ نہیں چھوڑو کچھ نہیں ہے اس میں۔ روحاب نے سختی سے منع کر دیا۔ ایسے کیسے کچھ نہیں اسکیچ تھے میرے میں نے دیکھیں مجھے دیکھنے ہیں پلیز ززدیکھنے دو۔ ریا اس سے لینی کی کوشش کرنے لگی۔ روحاب نے اسے نہیں دی۔ روحاب کیا ہے کیوں نہیں دے رہے مجھے حد ہوتی ہے دوں نا۔ ریا اسے منہ بنائے بولی۔ نہیں دے رہا میں منع کر دیا ناں۔ روحاب نے تھوڑا سختی سے اسے کہا۔ تم بہت برے ہو ہمیشہ اپنی چلاتے ہو مجھ سے بات مت کرنا۔ وہ منہ بنائے کہتے ساتھ بیڈ پر چلی گئی۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھا اور پھر سے وہ اسکی ناراضگی کے آگے ہار گیا اور اسکے پاس بیٹھ کر تھمائی۔ مجھے نہیں چاہیے اب۔ وہ منہ بسور کر بولی۔ اچھا سوری۔۔ وہ اسکا رخ اپنی طرف کر کے بولا۔ میں دیکھ لوں۔ ریا نے اسکی بک اٹھا کر اس سے پوچھا۔ ہمم۔ روحاب نے سر کو خم دیا وہ دیکھنے لگ گئی۔ کوئی دس سے بیس اسکیچز ریا کے تھے۔ تم نے کب بنائے اور کیسے۔ ریا اسے مڑ کر دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔ بہت پہلے بنائے تھے اور بس بنا لیے وہ جواب دینے لگا۔۔ فون دو اپنا۔ ریا نے فون مانگا۔۔ کیوں۔۔۔ روحاب نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا دوں تو۔ ریا نے اسے بولا۔ روحاب نے فون اسکی ہتھیلی پر رکھا۔ پاسورڈ ریا اسکی طرف دیکھنے لگی۔ اسکا مطلب تھا پاسورڈ بتاؤ۔ گیس کرو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا ریا

نے اپنا نیم ڈال دیا اور مڑ کر اسے دیکھا اتنا پیار کرتے ہو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ میرے پیار میں حد کی انتہا ہے۔ وہ شدت بھرے لہجے میں بولا ریا مسکرا دی اور اسکا فون دیکھنے لگی ایک پورا فولڈر اسکی پکس کا تھا وہ اپنی ہر پک دیکھ رہی تھی۔۔ ہمم یہ لو۔ وہ اسے فون تھما کر اسکیچ بک سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر سونے لگی روحاب نے اسے دیکھا۔ کیا ہوا ہے روحاب اس سے پوچھنے لگا۔ کچھ نہیں ہوا۔۔ وہ کہتے ساتھ آنکھیں بند کر گئی۔ ری پکا ناں۔ وہ اسے پھر سے پوچھنے لگا۔ اف ہو بندہ تھک بھی نہیں سکتا کیا۔۔ وہ سر پر ہاتھ رکھے بدلے میں سوال کرنے لگی جس پر وہ مسکرا دیا اور اسکے لیٹ گیا اور اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر مسکرا کر آنکھیں بند کر گیا ریا نے آنکھیں کھولی اسکے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی اور وہ دوبارہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

وہ آفس کے اندر داخل ہوئی۔ سر صائم کہاں ملے گیلے۔ سانیہ نے ریسپیشن والی سے لڑکی سے پوچھا۔ لیفٹ مڑ کر فرسٹ کیبن اس نے بتایا۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی۔

میں آئی کم ان سر وہ اس سے پوچھنے لگی۔ وہ کرسی گھما کر مڑا سانیہ ششدر سی رہ گئی۔ تم۔ وہ غصے سے کہنے لگی۔ تم۔ صائم فوراً اٹھ گیا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ وہ اس سے پوچھنے لگا۔ جاب انٹرویو کیلیے آئی ہوں۔ وہ اسے بتانے لگی۔ اچانک اسے یاد آیا جاب انٹرویو تو اسی کو دینا ہے تو وہ تو بہت بدتمیزی کر چکی تھی صائم اسے دیکھنے لگ گیا۔ کیا۔ وہ اسے دیکھنے لگا۔ سر انٹرویو دینے آئی ہوں۔ سانیہ لائن پر آئی۔ کس نے بھیجا ہے۔ وہ سر پر تھوڑا اترایا تھا۔ روحاب سر نے اس نے بتایا۔ اوہ اوکے سٹ۔ وہ بہت اتراتے ہوئے بولا سانیہ کا دل کیا کوئی چیز دے کر اسے مارے مگر وہ یہ نہیں کر سکتی وہ کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ شاور لے کر آئی بال پورے گیلے تھے اس نے تولیے کی مدد سے بالوں کو خشک کیا مگر ابھی بھی ہلکے ہلکے گیلے تھے وہ ٹی شرٹ پہنے گیلے بالوں میں کنگا کرنے لگی ریا کنگی کر رہی تھی روحاب کی نظر اس پر گئی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہ بے قابو ہو کر اسے دیکھ رہا تھا اسکا دل گستاخی پر اتر رہا تھا مگر وہ کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن دل بے قابو تھا۔ ریا نے بالوں کو آگے کر کے کنگی کی روحاب کی نظر اس کی بیک کے تل پر گئی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا خود پر بے قابو ہو کر اسکی طرف بڑھا اور ریا کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا ریا جو کنگی کر رہی تھی اسے پیچھا کھڑا دیکھ کر اسکے ہاتھ رک گئے وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔ کیا ہے۔۔ ریا نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔ روحاب نے ڈریسنگ کے گرد دونوں بازو حائل کر لیے اور اسکی طرف جھکنے لگا ریا تھوڑا پیچھے کو ہو گئی اسکی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو گئی تھی وہ بلکل جھک چکی تھی اگر ڈریسنگ ٹیبل نہیں ہوتی تو لازماً وہ نیچے گر چکی ہوتی روحاب نے ایک جھٹکے سے اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر اپنے بلکل قریب کیا ریا ہڑبڑا کر رہ گئی روحاب نے اسکی گردن سے اپنا دوسرا ہاتھ گزار کر بالوں میں ڈالا اور وہ ساکت سی کھڑی تھی وہ اسے روک نہیں سک رہی تھی اور اسکی گردن پر لب رکھے ریا اسکے شدت بھرے انداز میں آنکھیں بند کر گئی۔ ر۔۔۔ رو۔۔ روحاب۔۔ وہ بامشکل اسے پکار سکی روحاب جو اسے مدہوش تھا ایک دم ہوش میں آیا وہ آنکھیں بند کیے بامشکل کھڑی تھی وہ فوراً پیچھے ہٹا اور ایک سکینڈ بغیر وہاں سے چلا گیا ریا نے آنکھیں کھولی وہ کہیں نہ تھا اس نے دل پر ہاتھ رکھ ہارٹ بیٹ نارمل کی۔ یہ انسان پکا ایک دن مجھے مار دے گا۔ وہ منہ بنا کر خود سے کہتے ساتھ وہی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

روحاب اللہ پوچھے اس کو بھیجا تھا تو نے مجھے نا چاہتے ہوئے بھی رکھنا پڑا اسے جاب پر۔ صائم روحاب کے آفس آکر کہنے لگا۔ اسے ضرورت تو تم سے زیادہ یقین کسی پر نہیں تھا اس لیے۔ وہ سنجیدگی سے جواب دینے لگا۔ سر

وہ۔۔اسسٹنٹ اندر آکر بولنے لگی۔اس نے اسے ہاتھ کی مدد سے روک دیا اور واپس جانے کا اشارہ کیا خاموشی سے چلی گئی وہ جانتی تھی اسے مداخلت ذرا پسند نہیں ہے۔۔

یار۔۔روحاب نے اسے پکارا۔ہاں کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے۔صائم فوراً پوچھنے لگا۔مجھے پتہ لگوانا ہے کہ ریا مجھ سے پیار کرنے لگی ہے یا نہیں۔۔وہ اسے بتانے لگا۔۔مطلب۔صائم کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی۔روحاب نے اسے پوری بات بتائی۔وہ سن رہا تھا۔سچ میں یار۔صائم حیرت سے پوچھنے لگا۔ہمم۔۔وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔پہلے کیسے تھا اسکا رویہ۔۔صائم نے پوچھا۔وہ تو ٹھیک سے بات نہیں کرنے دیتی تھی۔روحاب نے اسے بتایا۔اور اب۔۔صائم نے ایک اور سوال کیا۔ہاں اب تو بات بھی کرتی ہے اور میری ناراضگی سے فرق بھی پڑتا ہے مگر نہیں مانتی کہ مجھ سے پیار کرنے لگی۔روحاب اسے ساری بات تفصیل سے بتانے لگا۔بہترین کام بتاؤ۔صائم نے اسے بولا۔کیا۔ روحاب نے پوچھا۔گھمانے لے جا آج پوچھ اسے سب سے زیادہ کون سی جگہ پسند ہے پھر وہی لے جا۔صائم نے اسے مشورہ دیا روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔اوکے۔روحاب بس یہی بول سکا۔چل اب میں نکلتا ہوں پھر ہوتی ہے ملاقات۔وہ کہتا چلا گیا روحاب نے بھی گاگلز لگائے ھیں میں ہاتھ ڈال کر چہرے پر انتہا کہ سنجیدگی لیے وہ کیبن سے باہر آیا وہاں موجود بہت سی لڑکیاں اسے مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی مگر وہ سب کو نظرانداز کیے اپنی باوقار چال چل رہا تھا۔سر وہ۔۔اسسٹنٹ کو شاید ضروری بات کرنی تھی وہ پھرائی۔کل۔وہ اسے بغیر دیکھے ایک مختصر جواب دے کر نکل گیا۔بندہ اتنا بھی مغرور نہ ہو۔وہ منہ پھلائے کہتے ساتھ اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا وہ یقیناً جانتا تھا کہ ریا اسکی صبح والی حرکت سے ناراض ہو گی وہ لان سے کمرے کی طرف جا رہا تھا ریا کو جھولے پر بیٹھا دیکھا وہ جھولے لینے میں مصروف تھی۔روحاب نے اسکی طرف قدم بڑھائے ریا اسے آتا

دیکھ کر وہاں سے کچھ کہے بغیر اٹھ کر جانے لگی روحاب نے ہاتھ تھام کر اسے قریب کیا ریا نے اسے دیکھا۔ سوری اچانک ہی ہوا۔۔ روحاب نظریں اسی پر ڈالے بولا۔ ہاں اچانک ہی ہوتا ہے ہٹو مجھ سے بات مت کرو۔ ریا اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ کہ رہا ہوں نا کہ اچانک ہوا وہ تل دیکھ کر۔۔ وہ بولتے بولتے رک گیا۔ اچھا تو اب آفس میں کسی لڑکی کا تل دیکھ تمہیں اچانک کچھ ہونے لگا میں ادھر انتظار کر کر کے پاگل ہو رہی تھی اور تم تو وہاں انجوائے کر رہے تھے اور مجھے لگا کوئی میٹنگ ہے تمہاری۔۔ ریا سرد لہجے میں بولی۔ ایک منٹ مطلب تم مجھ سے آفس سے لیٹ آنے پر ناراض ہو۔۔ روحاب نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تمہیں کون سا فرق پڑتا ہے میری ناراضگی سے۔ وہ منہ سجائے بولی۔ مجھے لگا تم صبح والی بات پر ناراض وہ میں نے صبح جو کیا تھا اس وجہ سے ہاں لیٹ تو میٹنگ سے ہوا ہوں۔ وہ بات سمجھ کر بولا۔ اس پر مجھے ناراض حد سے زیادہ غصہ ہے تم اپنے پر قابو کرو فضول حرکت آج کی ہے آئندہ کی تو سچ میں منہ توڑ دوں گا۔ وہ غصے سے اسے نظریں نہ ملائے بولی۔ پھر آج کے بعد اپنا تل چھپا کر رکھنا۔ وہ شوخیہ لہجے میں بولا۔ کیا اس ہٹو پیچھے بے شرم بے حیا۔ وہ غصے سے اس سے الگ ہو کر اسے ان ناموں سے پکارتی بھاگ گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا اسے وہ کہیں نہیں دیکھی روحاب. بیلکونی میں گیا وہ. بیلکونی میں کھڑی تھی روحاب نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا۔ روحاب نہ کرو۔ ریا نے بولا۔۔ اچھا ایک بات بتاؤ۔ روحاب نے اپنا چہرہ اسکے کندھے پر ٹکا کر پوچھا۔۔ کیا۔ ریا پوچھنے لگی۔ کونسی جگہ گھومنے کا سب سے زیادہ شوق ہے۔ روحاب نے ریا سے پوچھا۔ مجھے اممم کشمیر۔۔ وہ پہلے سوچ کر پھر اسے بتانے لگی۔ کشمیر پسند ہے تو آپکو مس لڑاکا۔ روحاب کہنے لگا جس پر ری مسکرا دی۔ وجہ۔ ریا نے اسکی طرف رخ کر کے پوچھا۔ بس ویسے ہی کل سرپرائز ہے۔ روحاب اسکی طرف جھک

کر کہنے لگا۔ ریا منہ دوسری طرف کر گئی۔ تم صبح سے بہت اوور ہو رہے ہو ہٹو۔۔ وہ اسے ہٹانے کی کوشش کی۔ اور اگر نہ ہٹو۔ روحاب اسکی کمر پر بازو کیے اسے اپنے ساتھ بلکل جوڑ دیا ریا کی سانس رک گئی۔ ریا اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ ویسے یوں بہت کیوٹ لگتی ہو روحاب نے کہتے ساتھ اسکی گال پر لب رکھے۔ کیوں کر رہے ہو پلیززز جانے دو۔ وہ رونے والی ہو رہی تھی روحاب کا قہقہ چھوٹ گیا۔ روحاب نے اسے الگ کیا جاؤ۔ روحاب نے اسے بھیجا ریا فوراً بھاگ گئی۔۔ یار اب بلکل قریب بھی نہیں آنے دوں گی۔ وہ منہ بنائے کہتے ساتھ بلینکٹ میں منہ گھسا گئی۔۔۔۔۔

ندیم قریشی گاڑی سڑک پر چلا رہے تھے اچانک گاڑی کسی سے ٹکرائی ندیم قریشی نے نظر اٹھا کر باہر دیکھا تو دوسری گاڑی میں حامد قریشی تھا۔۔ کیا بدتمیزی ہے۔ وہ غصے سے کہنے لگا۔ ضروری بات کرنی ہے باہر نکلو۔ حامد قریشی اسے بولنے لگا کیا کرنی ہے۔ ندیم قریشی جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگ گیا۔ آؤ تو باہر۔ حامد قریشی نے باہر آنے کا اشارہ کیا وہ اتر کر اسکے پاس گئے۔

جلدی بولو۔ وہ سپاٹ انداز میں کہنے لگے۔ تمہیں اپنی بیٹی چاہیے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے ندیم قریشی نے اسکی طرف دیکھا۔ ہاں لیکن وہ تم کیسے دوگے۔ ندیم قریشی اسے کہنے لگے۔ مجھے روحاب کو اس سے الگ کرنا ہے بس تم نے اپنی بیٹی کا برین واش کرنا ہے اور وہ خود بخود اسے چھوڑ دے گے اب باقی کام تمہارا ہے۔۔ وہ اسے کہتے ساتھ چلا گیا ندیم قریشی اسے جاتا دیکھنے لگے۔ اس سے تمہیں کیا فائدہ۔ ندیم قریشی نے پوچھا۔ اس سے مجھے میرا بیٹا چاہیے واپس اور تمہیں تمہاری بیٹی۔ وہ اسے بتانے لگا جس پر وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔ کوئی سازش تو نہیں ہے تمہاری میرے خلاف۔ وہ اس سے پوچھنے لگا۔ اگر سازش ہوتی تو ان اٹھارہ سالوں میں سے کبھی بھی یہ سب کر سکتا تھا دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ اگر اپنی بیٹی کو اپنے پاس دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے بتایا جس پر اس نے ہاتھ ملایا حامد قریشی گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔

ریا کی صبح آنکھ کھلی اس نے آنکھوں سے نیچے بلینکٹ کیا اور نظر پورے کمرے میں گھمانے لگی وہ اسے کہیں نہیں دیکھا ریا نے سکھ کا سانس لیا۔۔ شکر ہے۔۔ ریا کہتے ساتھ خود کے اوپر سے بلینکٹ اتار کر اٹھی وہ سامنے بغیر شرٹ کے بالوں کو تولیے کی مدد سے خشک کرتا باتھروم سے باہر آیا۔ توبہ اللہ۔ وہ کہتے ساتھ دوبارہ لیٹ گئی وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔ کیا ہوا ہے مس لڑاکا۔۔ وہ پیار سے اس سے پوچھنے لگا۔ مجھے ابھی اور بھی نیند آ رہی ہے۔ ریا جانتی تھی وہ پھر کوئی بے باکی کر دے گا تو اس لیے اسکے جانے کے بعد وہ نیچے جانا چاہتی تھی۔۔

ری اٹھو ناشتے پر چلو۔ وہ اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔ روحاب تم چلے جاؤ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں تھوڑی دیر سونا چاہتی ہوں۔ وہ جان کر مختلف آواز کر کے بولی تا کہ وہ چلا جائے۔ کیا ہوا دیکھاؤ مجھے تم نے کیوں نہیں بتایا مجھے بخار ہو رہا ہے تمہیں۔ وہ فکر مندی سے اسکے اوپر سے بلینکٹ اتارنے لگا ریا نے غصے سے خود سے بلینکٹ اتار دیا۔ کچھ نہیں ہوا مجھے ڈھیٹ ڈھیٹ لوگ دیکھیں ہے لیکن اللہ کی قسم تم جیسا ڈھیٹ نہیں دیکھا۔ وہ غصے سے بیڈ سے اتر کر روحاب کو دیکھے بغیر کہتے ساتھ باتھروم میں گھس گئی۔ اور کل سے روحاب کو اسے تنگ کرنے میں بہت مزا آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ناشتہ کر کے اٹھ کر جانے لگا ریا کمرے کی طرف جانے لگی۔ بے بی اپنے ہسبینڈ کو سی اوف نہیں کرو گی چلو۔ وہ اسکے ہاتھ تھامے پیار سے ربیعہ بیگم اور حامد قریشی کے سامنے کہنے لگا جس پر ریا آنکھیں بڑی کیے اسے گھورنے لگ گئی وہ باہر آیا

کر لیا سی اوف جاؤ اب میں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے منہ بنائے پوچھنے لگی۔ ایسے تھوڑی کرتے ہیں سی اوف۔ روحاب نے کہتے اسے اپنے حصار میں لیا اور ریا ششدر سی رہ گئی وہ انسان کل سے کچھ نا کچھ ایسا کر رہا تھا اور ریا بلکل بت بنی

کھڑی رہ جاتی تھی وہ گھبرا کر رہ گئی۔ رات کو سرپرائز ملے گا۔ وہ اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا جس پر ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی حامد قریشی یہ دیکھ چکے تھے۔ روحاب نے ریا کو خود سے الگ کیا جاو۔ وہ اسکی گال تھپتھپا کر بولا تھا کا چہرہ لال ہو چکا تھا وہ کچھ کہے بغیر اندر کی طرف بڑھ گئی روحاب ہنسنے لگ گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ میری سرپھری سی بیوی

اور میں اسکا پنگے باز سا شوہر🙈❤️

تم نے تو شادی صرف پراپرٹی کیلیے کی تھی نا۔ روحاب جو جانے لگا حامد قریشی کی آواز سن کر قدم رک سے گئے اور مڑ کر دیکھنے لگ گیا۔۔ اب ارادہ بدل گیا میری زندگی بنتی جا رہی ہے یا یوں کہوں شروع سے ہی یہی ارادہ تھا اور اگر آپ نے میری ری کو اتنی سی خروش بھی پہنچائی ڈیڈ تو اس دن میں بھوک جاؤں گا آپ میرے رشتے میں کیا لگتے ہے اور آپ جانتے ہیں روحاب حامد قریشی زبان کا کتنا پکا۔ وہ آنکھیں میں سختی لیے ہر لفظ چبا کر کہتے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا اور حامد قریشی غصے بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ آفس میں تھا اچانک اسکی گلاسز نیچے گر گئی وہ اپنی اسسٹنٹ کو انگلی کی مدد سے گلاسز اٹھانے کا کہنے لگا وہ زمین پر بیٹھ کر اٹھا کر اسے دینے لگی روحاب نے تھامی اور مغرور چال چلتا وہ چلنے لگا گڈ مارننگ سر۔ بہت سے لوگ اسے بول رہا تھا اس نے کسی کو جواب دیے بغیر صرف سر کو خم دیا اور کیبن کی طرف بڑھ گیا۔۔

روحاب آفس سے گھر آیا تو وہ کاؤچ پر بیٹھی تھی روحاب اسکے ساتھ آکر بیٹھا ریا کی سانسیں رک سی گئی حالت خراب ہونے لگی۔ دور ہو کر بیٹھا کرو مجھ سے زیادہ شوخے ہو گئے ہو تم۔ وہ بہت مشکل سے لہجے میں سختی لیے کہنے لگی اور اٹھ کر بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ لایا ہوں۔ روحاب نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔ واٹ۔ ریا جان کر لہجے میں غصہ لیے کھڑی تھی تاکہ وہ شوخہ نہ ہو جائے۔اس نے ایک انویلپ اسکی جانب بڑھایا ریا سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور پھر انویلپ تھام کر اسے پڑھنے لگی۔ آہہ۔ ری خوشی سے چیخی۔ سیریسلی ہم کشمیر جارہے ہیں وہ خوشی سے کہنے لگی وہ اسکی خوشی دیکھ کر مسکرایا ریا خوشی سے اسکے گلے لگ گئی اور روحاب کے چہرے کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا ایم سو ہیپی تھینکیو سو مچ پتہ ہے کتنا شوق تھا مجھے وہاں جانے کا ڈیڈ کبھی بھی نہیں لے کر گئی تھینکیو سو مچ۔۔ وہ خوشی سے اسکے گلے لگی بولتے ہوئے کوئی بچی لگ رہی تھی۔ روحاب بس مسکرا رہا تھا اچانک ریا کو یاد آیا وہ اسکے گلے لگی کھڑی ہے وہ فورا الگ ہونا چاہ رہی تھی مگر روحاب نے گرفت مضبوط کی ہوئی تھی ریا کی ہارٹ بیٹ بہت تیز ہو گئی وہ اس سے الگ ہونے کی کوشش کرنے لگی۔ چھوڑو روحاب۔۔ وہ پھر رومی شکل بنا کر چھوڑنے کا کہنے لگی روحاب کا قہقہہ چھوٹا اور اس نے الگ کیا۔ بھاڑ میں جاؤ تم بہت برے ہو تم ہیٹ یو۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ جانے لگی۔ کیا کہا۔ روحاب نے سختی سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔ ہیٹ یو۔ وہ منہ بنائے بولی۔ آج کہ لیا ری آئندہ کبھی مت کہنا یاد رکھنا مجھے یہ لفظ تمہارے منہ سے سننا زہر لگتا ہے پھر میں وہ کروں گا جو تمہیں بہت ہرٹ مر جائے گا۔ وہ اچانک بہت غصے میں آگیا۔ ہونہہ۔ وہ منہ بنائے اپنا ہاتھ چھڑواتی چلی گئی۔۔۔

ہے۔۔۔

کتنامزے آئے گاناں۔ وہ لیٹے ہوئے روحاب کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی روحاب کو نیند آرہی تھی مگر ریا اسے سونے نہیں دے رہی تھی۔ ٹھیک ہو کر بیٹھوں نا۔ وہ منہ بنائے بولی۔ ٹھیک بیٹھا ہوں۔ روحاب نے اسے بتایا۔ نہیں ادھر منہ کرو۔ ریا نے اسکا رخ اپنی طرف کرنے کو کہا۔ اوکے اب ٹھیک ہے روحاب نے پوچھا۔ پتہ نہیں کتنامزا آئے بہت انجوائے کریں گے جب ہو گی صبح تب نکلے گے ہم مجھ سے تو انتظار بھی نہیں ہو رہا ہے۔ وہ بہت بے صبری ہوئی ہوئی تھی روحاب اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ میرے ساتھ بھی مزا آئے گا۔ روحاب اس کے قریب ہو کر پوچھنے لگا۔ بلکل تمہارے ساتھ بھی بہت مزا آئے گا مجھے جیسے فارم ہاؤس پر آیا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگی روحاب بھی مسکرا دیا اسے اسکی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی بس اسے دیکھنا اچھا لگ رہا تھا۔ کتنے بجے جانا ہے۔ ریا اس سے پوچھنے لگی۔ 10 بجے۔ روحاب مختصر سا جواب دینے لگا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی وہ بولتے بولتے اچانک خاموش ہو گئی اور فوراً آنکھیں بند کر گئی۔ روحاب سمجھ گیا اسے نیند آچکی ہے مگر روحاب کی نیند اب ٹوٹ چکی تھی وہ اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

"وہ سو جایا کرتی تھی بات کرتے کرتے

میں سنتا تھا اسکی سانسوں کی آواز جاگ جاگ کر" □❤□□❤□

صبح ریا کی آنکھ کھلی تو روحاب پر نظر گئی جو بیڈ کیساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔ دو منٹ سے پہلے اٹھو روحاب جلدی اٹھو نو بج گئے ہے جلدی اٹھو ورنہ دیر ہو جائے گی۔ ریا اسے ہلا کر اٹھانے لگی۔ میں اٹھا ہوا ہوں۔ روحاب نے آنکھیں کھول کر بتایا۔ تو بندہ بتا دیتا ہے میں کتنا زیادہ تھک گئی ہوں وہ منہ بنائے بولی

روحاب ہلکاسا مسکرادیا۔اوہ دیر ہو رہی ہے جلدی کرو۔روحاب نے یاد دلایا۔ہاں جلدی کرنی ہے۔وہ کہتے ساتھ فوراًاٹھ کر گئی۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ باتھروم سے باہر آئی۔جینز اور وائٹ کلر کی اوپر شارٹ شرٹ پہنے بالوں کو ہاف پونی میں قید کیے وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر لائٹ سے میک اپ کرنے لگی روحاب بھی فریش ہو گیا وہ دونوں نیچے آئے۔۔۔

ربیعہ بیگم نے جب سرونٹ کو بیگز لاتے دیکھا اور آگے ان دونوں کو تو پریشان ہوئی۔تم۔دونوں کہیں جارہے ہو۔ربیعہ بیگم اس سے پوچھنے لگی۔جی میں اور ریا کچھ دنوں کیلیے کشمیر جارہے ہیں۔روحاب نے بتایا۔اچھا خیریت سے جاؤ اور خیال رکھنا ریا کا۔وہ پیار سے کہنے لگی جس پر ریا مسکرادی روحاب نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔۔

سمان گاڑی میں رکھ دیا گیا تھا روحاب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی ریا فرنٹ سیٹ پر اسکے ساتھ بیٹھی اور دونوں ربیعہ بیگم کو خداحافظ کیا اور روحاب نے گاڑی گراج سے باہر نکال دی۔۔۔۔۔

روحاب ہم کتنی دیر میں پہنچے گے۔ریا نے اس سے پوچھا۔ریا ابھی تو ہم نکلے ہیں۔روحاب اسے بتانے لگا۔پھر بھی۔ریا نے پھر وہی کہا۔دیر لگی گی تم نے سونا ہے تو سو جاؤ۔روحاب اسے دیکھ کر بولا۔پاگل ہوں میں سو میں تو انجوائے کروں گی بہت زیادہ والا انجوائے اچھا یہ تو بتادو ہم ابھی کہاں ہے۔ریا نے اس سے ایک اور سوال کیا۔ریا ابھی ہم نے کراچی بھی کراس نہیں کیا روحاب اسے بتانے لگا۔اچھا جلدی پہنچاؤں نا جلدی پلیز۔وہ بول رہی تھی

روحاب نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔چپ اب کچھ مت بولنا میرا ڈرائیونگ سے دھیان ہٹ رہا ہے۔روحاب تھوڑا سخت لہجے میں کہنے لگا ریامنہ بناگئی۔۔۔۔۔

گاڑی سنانا راستے پر چل رہی تھی گانے چل رہے تھے ریا فون میں لگی ہوئی تھی روحاب ڈرائیونگ کرنے میں مصروف تھا اچانک چلتے چلتے گاڑی رک گئی۔ کیا ہوا ہے۔ریا نے روحاب کی طرف دیکھ کر پوچھا پتہ نہیں دیکھتا ہوں۔روحاب کہتے ساتھ باہر گیا اور گاڑی دیکھنے لگا پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا اسے کچھ سمجھ نہیں آئی کیا ہوا۔ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ پتہ نہیں سمجھ نہیں آرہی۔روحاب اسے بتانے لگا۔اب پھر کیا ہوگا۔ریا پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی۔اب یہ ہوگا تم میں اکیلے اس گاڑی میں رہیں گے جب تک کوئی بندہ نہیں دکھتا۔وہ مسکراہٹ سجائے کہنے لگا۔روحاب تمہیں تو جلدی نیند آجاتی ہے تو میں کیسے رہوں گی پھر مجھے تو ویسے یہ جگہ بہت خوفناک لگ رہی ہے۔ریا ڈرتے ہوئے بولی۔۔کچھ نہیں ہوگا ریلیکس ہاں اس جگہ پر زیادہ سے زیادہ دو تین کتے ہوں گے۔۔وہ پرسکون سا بتانے لگا۔دو تین۔ریا نے دو تین پر زور دیا۔روحاب کا قہقہہ چھوٹا۔۔کچھ نہیں ہوگا سو جاؤ ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ نہیں تم نہیں سو گے روحاب۔۔ریا اسے بولا۔ادھر آجاؤ تم۔روحاب نے اسے اپنی گود میں اٹھایا۔ پاگل ہو گئے ہو اتارو مجھے۔ریا کو حد سے زیادہ عجیب لگا اسکی گود میں بیٹھنا۔ ششش تمہیں ڈر نہیں لگے گا بے بی میں رات کو بھی نہیں سویا مجھے نیند آرہی ہے۔وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے اسکے گرد حصار بنائے آنکھیں موند گیا ریا منہ بنائے اسے دیکھ رہی تھی ریا اپنے ہاتھ ایک جگہ رکھے رکھے تھک گئی تو روحاب کی گردن پر ڈال دیے اور اسے دیکھنے لگی وہ دونوں بے حد قریب تھے لیکن روحاب گہری نیند سو رہا تھا اگر جاگ رہا

ہوتا یقیناً کوئی حرکت کرتا ریا اسے دیکھنے لگی چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آگئی وہ آنکھیں بند کیے سویا ہوا تھا اور وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ریا کو اسے دیکھتے ہوئے نیند آگئی تھی اور اس نے اپنا سر روحاب کے سینے پر رکھ لیا روحاب بھی گہری نیند سو رہا تھا ۔۔

صبح روحاب کی آنکھ کھلی ریا کو اپنے بے حد قریب سوتے پایا چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی سوری کی روشنی ریا کو چہرے کو مزید نکھار رہی تھی روحاب کی نظر اس کے گلابی لبوں پر گئی جو اسکے کندھے سے چھو رہے تھے روحاب کا دل گستاخی کرنے پر اتر رہا تھا وہ اسے دیکھ رہا تھا روحاب نے ایک نظر اسے دیکھا اور بڑی بے باکی سے اپنے ہونٹوں کو اسکے ہونٹوں سے چھوا اور اگلے سکینڈ وہ فوراً پیچھے ہو گیا۔۔۔
ریا ابھی تک سو رہی تھی روحاب اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا انہیں نکلنا بھی تھا تو روحاب کو چالاکی سوجی اور اس نے اپنی داڑھی ریا کی گال پر چبھائی ریا جو گہری نیند سو رہی تھی کچھ چبھن سی محسوس ہوئی تو ایک دم اٹھ گئی۔ پاگل ہو سکون سے سونے بھی نہیں دیتے۔ وہ منہ بنائے اٹھ کر کہنے لگی۔ اچھا طریقہ ہے ناں اٹھانے کا۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔ ریا غصے سے گھورنے لگی۔ بے بی ہم نے کشمیر نہیں جانا چلو اٹھو تم نے تو میری گود کو سیٹ ہی سمجھ لیا۔ وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔ اب تو میں ایسے بیٹھ کر جاؤں گی چھ سات گھنٹے گود میں بٹھا نہیں سکتے اور چلے ہو میرے لیے جان دینے ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے ناک پھلا کر بولتے ہوئے حد سے زیادہ کیوٹ لگی۔ دیکھو پھر تم ایسے ایکسپریشن بناتی ہو میرا دل گستاخی پر اتر آتا ہے تھوڑا لحاظ کر لیتا ہے بندہ اپنے شوہر کا۔ وہ اس کی کمر پر ہاتھ ڈالے اسکے قریب ہوا۔ ریا کی ہارٹ بیٹ یکدم تیز ہوئی وہ ڈرنے لگی۔ رر۔۔ روحاب ہٹو مجھے سیٹ پر

جانا ہے۔وہ دور ہوتے ہوئے کہنے لگی۔تم نے سارے راستے میری گود پر بیٹھ کر جانا ہے۔روحاب آنکھوں میں شرارت لیے بولا۔نہیں مجھے نہیں بیٹھنا۔ریا اسے۔کہنے لگی۔اب تو تم بیٹھو گی روحاب اسے تنگ کرنے کے فل موڈ میں تھا۔میں نے کہا نا مجھے نہیں بیٹھنا۔۔ریا اب تھوڑا غصے میں کہنے لگی۔اس طرح بہت پیاری لگتی ہو جب غصہ کرتی ہو۔۔کہتے ساتھ روحاب نے گرفت ڈھیلی کی وہ ایک سکینڈ لگائے بغیر سیٹ پر بیٹھی۔مجھ سے بات مت کرنا بھاڑ میں جاؤ اب تم۔ریا غصے سے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی۔روحاب نے نچلا لب دبایا۔۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

تم نے بات نہیں کی ریا سے۔ حامد قریشی ندیم قریشی سے فون پر بات کرتے ہوئے پوچھنے لگے۔ وقت ہی نہیں ملا اور آج وہ چلی بھی گئی اب جب آئے تب ہی ہو گی بات۔ ندیم قریشی اسے بتانے لگے۔ نہیں تم نہیں ان دونوں کو اکیلا چھوڑ سکتے تم وہاں کال کروگے ورنہ وہ دونوں بہت کلوز ہو جائیں گے۔ حامد قریشی فوراً کہنے لگے۔ اچھا اوکے۔ ندیم قریشی نے کہہ کر فون کٹ کر دیا۔۔۔۔

وہ دونوں پہنچ چکے تھے ریا فریش ہونے واشروم میں چلی گئی واپس آئی تو پنک کلر کی ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ میں بالوں کو کھولے لائٹ سے میک اپ وہ غضب کی لگ رہی تھی۔ روحاب نے اسے دیکھا۔ روحاب کچھ کھانے کا منگوالو بہت بھوک لگ رہی ہے وہ بیڈ پر اسکے ہمراہ آکر لیٹتے ہوئے کہنے لگی۔ ہمم۔ وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔ ہم کب جائیں گے باہر گھومنے۔ ریا اس سے ایک اور سوال کرنے لگی۔ تھوڑی دیر میں۔ روحاب نے اسے بتایا ریا خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں کھانا آیا دونوں نے کھانا کھایا اور روحاب لیپ ٹاپ اٹھا کر وہ استعمال کرنے لگ گیا۔۔۔

روحاب حد ہوتی ہے گھومنے آئے ہیں اور تمہارا سارا وقت میرا ہے تو یہ سب چھوڑو اور اٹھو گھومنے چلتے ہیں۔ ریا اسکا لیپ ٹاپ بند کر کے کہنے لگی روحاب نے ایک نظر اسے دیکھا اگر ریا کی جگہ ادھر کوئی اور ہوتا تو لازمی وہ انسان

کا حشر برا کر چکا ہوتا۔ کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہو اٹھو۔ ریا اسکی گھوری پر کوئی اثر نہ لیتے ہوئے کہنے لگی جس پر روحاب اٹھ گیا۔ چلو۔ وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔ اتنی بیزاری کیساتھ نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ بندہ ہلکا سا مسکرا بھی دیتا ہے کرایہ نہیں لگتا مسکرانے پر۔ وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے کہنے لگی روحاب نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔۔

ریا نے کندھوں پر شال ڈالی اور نکلنے ہی لگی تھی تبھی اسکا فون بجا ریا اس سے پہلے فون اٹھاتی روحاب نے کال کٹ کردی۔ تمہارا ابھی سارا وقت میرا اور اب چلو۔ وہ اسکا موبائل جیب میں ڈالتے ہوئے کہنے لگا جس پر ریا خاموش ہو گئی وہ دونوں روم سے باہر نکل گئے۔۔۔۔

پریزنٹیشن نہیں بنائی ہو گی آپ نے۔ صائم خندقی انداز میں بولا۔ جی نہیں میں ہمیشہ آپ کی امید پر پوری نہیں اترتی ہوں سرپریزنٹیشن بنالیا میں نے۔ وہ لفظ کو چبا چبا کر بولتے ہوئے پریزنٹیشن ٹیبل پر رکھ کر جانے لگی۔ صائم دیکھنے لگ گیا۔ اور جی آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ وہ غصے سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی اسکے جاتے ساتھ صائم نے فائلز کھول کر پریزنٹیشن دیکھی اور واپس رکھ دی۔ غصہ مجھے دیکھا رہی تھی۔ وہ منہ بنائے بولا اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ریا اسکا ہاتھ تھامے خوشی سے چل رہی تھی روحاب اسے دیکھ رہا تھا۔ کتنی پیاری جگہ ہے ناں۔ ریا روحاب کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی روحاب نے اثبات میں سر ہلایا۔ تھینکیو سو مچ۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی روحاب بس مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ پکس نہیں لو گی۔ روحاب اس سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ تم لے دو گے۔۔ ریا اسکی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔لوں گا لیکن اس دفعہ میں بھی ساتھ ہوں گا۔روحاب نے کہتے ساتھ اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے اسے اپنے بلکل قریب کیا ریا گھبرا کر روحاب کی طرف دیکھنے لگی روحاب نے کیمرہ آن کیا اور سیلفی لی واہ اچھی آئی ہے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔چھوڑو مجھے سب گزرتے ہوئے ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ریا منہ بنائے اس سے کہنے لگی۔لوگوں کو کام ہوتا ہے تم اگنور کرو تم بس مجھے دیکھو۔روحاب اسے خود سے بلکل لگا کر چلتے ہوئے کہنے لگا۔ہونہہ اتنے برے دن نہیں آئے میرے۔وہ اسے منہ بنائے بتانے لگی۔دیکھنا ایک دن مجھے دیکھنے کیلیے بھی تم تڑسو گی۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے بولا۔اچھا جی کیسے۔ریا اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگ گئی۔ہو سکتا ہے کبھی بھی مجھے موت آسکتی ہے یا کچھ بھی ہو سکتا ہے۔روحاب اسے بتانے لگا ریا نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے الگ کیا۔جب یہ فضول باتیں نہ کرنی ہو تو آجانا۔وہ غصے سے کہتے ساتھ وہاں سے جانے لگی پتہ نہیں کیوں اسے اچھا خاصا غصہ آگیا تھا روحاب کی بات سے روحاب پیچھے کھڑا اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔

ریا ایک جگہ پر بیٹھ گئی روحاب ساتھ آکر بیٹھا۔برا لگا میرا یوں کہنا۔روحاب اسکے قریب ہو کر اسکا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگا۔روحاب یار پلیززز فضول مت بولا کرو مجھے ویسے بھی مر جانے والی اور دور ہونے والی باتیں نہیں پسند۔ریا کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔مجھ سے دور نہیں رہنا چاہتی ہو۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ریا نے ایک نظر اسے دیکھا اور کچھ کہے بغیر دوسری طرف دیکھنے لگ گئی۔کیا پتہ تمہارے ڈیڈ مجھے اور تمہیں الگ کر دیں یا میرے ڈیڈ ایسا کر دیں۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔روحاب اگر الگ اور دور ہونے کی باتیں ہم سائیڈ پر کر دیں تو کچھ ہو نہیں جائے گا ہم ویسے بھی گھومنے آئے ہیں ایک دوسرے وقت دینے آئے ہیں۔ریا اسے دیکھتے

ہوئے سختی سے مخاطب ہوئی اوکے اب نہیں کرتا۔ روحاب جان کر اسے کہ رہا تھا وہ جاننا چاہتا تھا ریا کو فرق پڑتا بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔

گڈ۔ صائم نے سانیہ سے کہا وہ زبردستی مسکرائی اور چلی گئی۔ اٹیٹیوڈ کسی دیکھا رہی ہے۔ صائم منہ بنائے کہنے لگا۔ اگر کل کوئی پریزنٹیشن بنانی ہو۔ وہ مڑ کر پوچھنے لگی۔ ہو گی تو بتا دوں گا۔ صائم کہتا جانے لگا اوکے۔ سانیہ بھی کہتے ساتھ جانے لگی اچانک سانیہ کا پیر پھسلا اس سے پہلے گرتی صائم نے اسے سنبھالا۔ دھیان سے چلیں آج میں نے تو بچا لیا کل کوئی نہیں بچائے گا۔ وہ جتلاتے ہوئے اسے ٹھیک کرتا کہتے ساتھ چلا گیا اور سانیہ غصے سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ روم میں واپس آ گئے تھے ریا نے بالوں کو جوڑے میں قید کیے شال کندھوں سے ہٹائی اور بیڈ پر آ کر لیٹ گئی روحاب بھی اسکے ساتھ آ کر لیٹ گیا۔ مزا آیا۔ روحاب نے اسکا ہاتھ اپنا ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا۔ ہمم۔۔ وہ اثبات میں سر ہلا گئی روحاب نے اسے اپنے قریب کیا۔ ناراض مت ہو۔ وہ اسے قریب کرتے ہوئے بولا۔ تم ایسے حرکتیں نہیں کیا کرو کہ مجھے ناراض ہونا پڑے۔ وہ منہ دوسری طرف کر کے کہنے لگی روحاب نے اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر اپنے اور اسکے بیچ کا فاصلہ طہ کیا اور کچھ کہے بغیر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہ ڈرنے لگی روحاب نے اسکی ایک رخسار پر لب رکھے وہ ہلکی ہلکی ریڈ ہو گئی پورے جسم میں ایک کرنٹ سا دوڑا گیا روحاب نے دوسری گال پر رکھے ریا بلکل ریڈ ہو چکی تھی اسکا جسم کانپنے لگا وہ ہونٹوں کے قریب ہونٹ لایا ہی تھا کہ ریا کا فون بجا اور ریا فوراً اس سے دور ہوئی اور روحاب کا اچھا خاصہ موڈ خراب ہو گیا۔۔۔

جی ڈیڈ۔ ریا نے کال اٹینڈ کر کے پوچھا۔ کیسی ہو بیٹا کہاں ہو تمہیں اتنا وقت ہو گیا ہے دیکھا بھی نہیں ہے۔ ندیم قریشی اس سے کہنے لگے۔ ڈیڈ میں بلکل ٹھیک ہوں اور میں کشمیر آئی ہوئی ہوں کشمیر سے جب واپس آؤ گی تو آؤ گی آپ سے ملنے۔ وہ بتانے لگی۔ ندا بھی اتنا پوچھ رہی تھی اور صبا بھی بہت اداس تھی۔ وہ بتانے لگے جی جی میں ندا آپی کو کال کر لوں گی مام سے کل کروں گی بات ٹھی۔ وہ ابھی بول رہی تھی روحاب نے اسکے کان سے فون ہٹا کر کٹ کر دیا ریا پریشانی سے اسے دیکھنے لگ گئی ریا ریا۔ وہاں ندیم قریشی پکارتے رہے پھر دیکھا تو فون کٹ کر گیا۔۔۔

۔یہ کیا بدتمیزی تھی روحاب۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ جب میں پاس ہوا کروں تو مجھ سے زیادہ کسی سے نہیں بات کیا کرو۔ روحاب اسے قریب کرتے ہوئے بتانے لگا او ورنہ ہو روحاب میں ڈیڈ سے بہت ٹائم بعد بات کر رہی تھی تمہیں تو روز دیکھتی ہوں اور روز بات کرتی ہوں۔ وہ منہ پھلائے دوسری طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ تھک گئی ہو کیا۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ریا نے اسے دیکھا اور اسکی گرفت سے نکلنا چاہا۔ تم چھوٹی سی چھوٹی بات پر بہت قریب ہو جاتے ہو میرے دور رہا کرو ریا اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔ تمہارے قریب رہنا اچھا لگتا ہے۔ وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی روحاب نے اسے خود میں بھیج دیا وہ مزاحمت بھی نہیں کر سکی کیونکہ اس نے بہت مضبوط گرفت اسکے گرد کی ہوئی تھی۔۔۔۔

اسلام علیکم

ہیں تو

تم سے ایک کام نہیں ہو سک رہا ہے حد ہے۔ وہ غصے سے کہنے لگا میں نے کوشش کی ہے شاید سگنل پر ابلم ہو گیا تھا کل پھر کروں گا وہ بھی غصے سے کہنے لگا۔ یاد رکھنا تمہیں اپنی بیٹی چاہیے۔ وہ اسے یاد دلانے لگا۔ یاد ہے مجھے۔ ندیم قریشی نے کہ کر فون رکھ دیا۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ گہری نیند سورہی تھی روحاب نے اسکے گرد حصار بنایا ہوا اور ریا نے اسکے کندھے پر سر رکھا ہوا تھا دونوں گہری نیند سورہے تھے۔

ریا کی صبح آنکھ کھلی روحاب کو اپنے اتنے قریب سوتا پا کر اسکی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی وہ پریشان ہوئی۔۔ ہٹو پیچھے۔۔ وہ اسکا بازو پیچھے کرنے لگی۔ وہ جان کر اسی طرح سورا رہا۔ روحاب سچ میں یہی سے منہ توڑ دوں گی ہٹاؤ۔ وہ بہت زیادہ گھبرا گئی تھی روحاب نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا اور دوبارہ سے آنکھیں بند کر گیا۔ روحابببببب۔ ریا چیخی تھی ریا نے آج تک کسی کو اپنے اتنے قریب نہیں کیا تھا بے شک وہ اسکی بہن ہی کیوں نہ ہو اسے عجیب لگتا تھا اور روحاب اسے گلے لگائے سورہا تھا ریا کو بہت زیادہ عجیب لگ رہا تھا۔ روحاب اٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگ گیا۔ مت آنا قریب آج کے بعد۔ وہ انگلی کی مدد سے اسے بتانے لگی روحاب کو ریا کی بات سن کر غصہ آیا روحاب نے اسکی کلائی پکڑ کر کھینچا۔ وجہ۔ روحاب نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنا چاہا۔ روحاب میں کسی کو اپنے اتنا قریب آج تک نہیں کر سکی ندا آپی کو بھی نہیں مجھے عجیب لگتا ہے۔ وہ اس سے نظریں نہ ملاتے ہوئے اسے بتانے لگی اوہ تو صاف کہوں نا کہ روحاب حامد قریشی مجھے تمہارا قریب آنا نہیں پسند چلا جاؤں گا یوں ہر دفعہ دور کرنا کیا ہے۔ وہ غصہ ہونے لگا ریا سہم سی گئی تھی۔ تم اوور ری ایکٹ کر رہے ہو اور مجھے ہرٹ بھی کر رہے ہو۔ ریا آنکھوں میں نمی لیے کہنے لگی روحاب نے اسکی طرف دیکھنے لگا۔ تم بھی تو کر رہی ہو جب قریب آتا ہوں تب غصہ جب کچھ کہتا ہوں تب غصہ میں بھی ہرٹ ہو رہا ہوں۔ وہ اسکی کلائی پر گرفت سخت کر کے بولا۔ مجھے جو اچھا نہیں لگتا میں نے وہ بتا دیا۔ ریا اسے دیکھے بغیر کہنے لگی۔ اور مجھے تمہارے قریب رہنا اچھا لگتا ہے اور تمہیں میرے قریب رہنا ہو گا کیونکہ میں پورا حق رکھتا ہوں تمہیں چھونا تمہیں اپنے قریب رکھنے کا۔

وہ اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالے چہرے پر ہاتھ رکھے بولتے ہوئے کوئی پاگل لگ رہا تھا۔ ریا لب بھینچ گئی اس انسان کی ضد کے سامنے ریا پھر ہار گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں گھوم رہے تھے ریا کی طرف سے ایک لڑکا گزرا اور اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھو کر جانے لگا روحاب یہ دیکھ چکا تھا اس نے ریا کو دوسری طرف کیا اور خود اس طرف کر کے ریا کا ہاتھ چھوڑا۔ روحاب اگنور کرو۔ ریا نے اسے روکنا چاہا روحاب ریا کی سنی ان سنی کرتا اس بندے کے پاس گیا۔ ہاتھ کیسے لگایا۔ روحاب اسکا ہاتھ زور سے پکڑ کر پوچھنے لگا۔ جی۔ وہ لڑکا اسے دیکھنے لگا۔ میں نے پوچھا ہاتھ کیسے لگایا۔ وہ انتہا کے غصے میں بولا تھا۔ میں نے تو نہیں۔ وہ لڑکا منع کرنے لگا ہی تھا کہ روحاب نے اسکی بازو کو موڑا اور ایک آواز آئی شاید بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی اور دو مکہ منہ پر جھڑ دیے اگلی دفعہ ایسی حرکت سے پہلے سوچ لینا میری جان میری بیوی میرا سب کچھ میری عزت ہے اور کوئی روحاب حامد قریشی عزت کو چھوئے اسکا یہی حشر ہوتا ہے۔ وہ چار اور مکہ جھڑتے ہوئے غصے سے الفاظ ادا کرتا چلا گیا۔۔۔۔

ریا آئی سیڈ سٹوپ۔ روحاب کے اسکی طرف آنے سے ریا بھاگنے لگ گئی۔ نہیں میں نہیں رک رہی ہے ہمت ہے تو پکڑ لو۔ وہ منہ بسور کر کہتے ساتھ چلنے لگی روحاب تیزی سے اسکی طرف بڑھا ریا مڑ کر اسے دیکھنے لگ گئی۔ روحاب۔ ریا پریشان ہوئی اور مڑ کر اسے دیکھنے لگی وہ سامنے کھڑا تھا ریا غصے سے گھورنے لگی۔ میری جان نکل گئی تھی۔ وہ غصے سے چیخ مارتی بتانے لگی۔ فکر مت کرو تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ وہ اسے اپنے سے لگا کر کہنے لگا۔

ریا خاموش رہی۔اور وہ دونوں چلنے لگ گئے۔واؤ یہ کتنی پیاری جگہ ہے ناں۔ریا خوشی سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی وہ اپنے میں مگن تھی روحاب نے جیب سے فون نکالا اور اسکی تصویریں لینے لگ گیا۔۔۔۔۔

ریا اور روحاب گھر آ چکے تھے روحاب لیٹا ہوا تھا۔روحاب۔ریا نے اسے پکارا۔روحاب نے اسے دیکھا۔کچھ نہیں۔اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔روحاب۔ریا نے اسے پھر پکارا روحاب نے اسے پھر دیکھا۔کچھ نہیں۔ریا اس دفعہ ہنسی با مشکل روک سکی تھی۔روحاب۔۔ریا نے پھر پکارا اجی جان۔وہ پیار سے کہنے لگا۔تم چڑو ناں۔وہ سے منہ بنائے کہنے لگی۔کیوں۔روحاب نے اسکی طرف پھر سے دیکھتے ہوئے پوچھنا چاہا۔کیونکہ میں تمہیں چڑا رہی ہوں۔وہ سر پر ہاتھ رکھ کر اسے بتانے لگی۔روحاب تم سے کبھی نہیں چڑ سکتا مس لڑاکا تم میری جان ہو۔وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔ایک بات پوچھوں۔ریا اسکے قریب ہو کر اجازت لینے لگی۔ہمم۔وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔مجھ سے اتنا پیار کیوں کرتے ہو۔وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر پوچھتے ہوئے حد سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔تم نے مجبور کیا ہے۔وہ بھی اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے جواب دینے لگا۔میرے لیے کچھ بھی کر لو گے۔ریا نے پوچھا۔کچھ بھی وہ اسے کے انداز میں کہنے لگا۔واقع تم نے مجھ سے کسی مقصد سے نہیں کیا۔وہ اس سے ایک اور سوال کرنے لگی۔تمہیں کوئی شک ہے۔وہ بدلے میں اس سے سوال کرنے لگا۔ریا نے نفی میں سر ہلایا۔تم ناریا بولتے بولتے رکی روحاب نے اسے دیکھا میں کیا۔وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔تم ناں بہت برے ہو۔وہ کہتے ساتھ ہنس دی۔کیا کروں اب تمہارا ہی ہوں۔وہ اسکی ناک دبا کر بتانے لگا ریا منہ بسور گئی۔وعدہ کرو ہم دونوں کے بیچ کسی تیسرے کو کبھی نہیں لاؤ گے۔ریا اپنا ہاتھ اسکی طرف کر کے

وعدہ لینے لگی وعدہ۔ روحاب نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ریا مسکرا دی۔ آئی ہیٹ یو۔ ریا زبان چڑا کر کہنے لگی۔ مطلب کے آئی لو یو۔ روحاب کہتے ساتھ ہنس دیا۔ نو۔ وہ نفی میں سر ہلا کر اٹھ گئی۔۔۔

وہ سو رہی تھی صائم اسکے پاس آیا۔ یہ سونے کیلیے کام کرنے کی جگہ ہے۔ وہ غصے سے کہنے لگا سانیہ فوراً جاگی اور اسے دیکھنے لگ گئی سس۔ سوری سر۔ وہ بس اتنا کہ کر وہاں سے اٹھ گئی صائم اسے جاتا دیکھنے لگا اسے لگا تھا وہ لڑے گی یا غصے سے بات کرے گی مگر وہ تو خاموشی سے چلی گئی صائم پریشانی سے اسے جاتا دیکھنے لگ گیا۔۔

روحاب سویا ہوا تھا ریا نے اسے دیکھا اور چالا کی سوجی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر شہادت والی انگلی منہ میں لے کر کاٹی کر دی۔ آہہ۔ روحاب کی ہلکی چیخ نکلی اور وہ اٹھ گیا ریا اونچا اونچا ہنسنے لگ گئی۔ کیا تھا یہ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ اس دن تم نے مجھے تنگ کیا تھا یاد ہے گاڑی میں آج میں نے۔ ریا کہتے ساتھ ہنسنے لگ گئی روحاب اسے دیکھنے لگ گئی۔ اور ویسے لوگ کہتے ہیں تم ہی محبوب میرے تو میں کیوں نا تمہیں پیار کروں اور میں کہوں تمہیں ہی تو محبوب میرے تو میں کیوں نا تمہیں خوار کرو۔ وہ کہتے ساتھ پھر سے ہنسنے لگ گئی۔۔۔

جسکی جان بستی ہے مجھ میں
اسی کی جان کا عذاب ہوں میں 🙈

روحاب اسے دیکھنے لگ گیا ریا ہنستے ہوئے لیٹ گئی وہ ہلکا چھلکا ئے اسے دیکھ رہا تھا اور اسکی طرف بڑھا۔ یوں مت مسکراؤ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا ریا کی سانس تھم سی گئی وہ بلکل اسٹل ہو گئی تھی۔ ککک۔ کیا مطلب۔۔ ریا چہرہ دوسری طرف کر کے کہنے لگی۔ مجھے کچھ کچھ ہوتا۔ روحاب اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کر کے اسکے ماتھے پر لب رکھ کر بتانے لگا ریا آنکھیں بند کر گئی ڈر کے مارے روحاب کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی اور وہ اٹھ گیا۔۔۔۔

میں تم سے بات نہیں کر رہی۔ ریا روحاب سے منہ بنا کر کہنے لگی۔ کیوں۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ نہیں کرنی تو نہیں کرنی بات۔ وہ منہ بنائے کہتے ساتھ .بیلکونی میں چلی گئی روحاب اسے جاتا دیکھنے لگ گیا۔ ہوا کیا ہے روحاب نے پھر سے پوچھا۔ مجھ سے بات مت کرو۔ وہ غصے سے بولی روحاب خاموش ہو گیا۔۔
پندرہ منٹ گزر گئے ریا چپ کھڑی کھڑی تھک گئی تھی اور پھر روحاب کو دیکھنے لگی
"میرا عشق ایسا ہے اس سے لڑتی ہو اس سے جھگڑتی ہوں اور ناراض ہو کر اسی سے بات کرنے کو ترستی ہوں"۔😍□❤□
کیسے کروں بات یار۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اور پھر روم میں آئی وہ لیپ ٹاپ استعمال کر رہا تھا۔ روحاب ریا نے اسے پکارا۔ کچھ لوگ مجھ سے بات نہیں کر رہے تھے۔ وہ نظریں لیپ ٹاپ پر مرکوز کیے جواب دینے لگی ابھی ناراضگی کو ایک سائیڈ پر رکھو اور مجھے گھمانے لے کر جاؤ میں بور ہو رہی ہو حد سے زیادہ۔ ریا اسے کہنے لگی۔ روحاب نے اسے دیکھا۔ چلو ایک منٹ سے پہلے بعد میں کرنا تم یہ کام وغیرہ او کے چلو۔ وہ لیپ ٹاپ بند کر کے اسکا ہاتھ تھام کر چہکنے لگ گئی اپنا پورا حق جما رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسکے بازو میں بازو ڈالے اسکے قدم سے قدم ملا کر چل رہی تھی۔ روحاب۔ ریا چلتے ہوئے اسے پکارنے لگی۔ یس ری۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھنے لگا۔ تم نے کبھی کھل کر اظہار ہی نہیں کیا اپنی محبت کا۔ ریا منہ بسور کر نظریں سڑک پر مرکوز کر کے کہنے لگی۔ اس دن کرو جب تم اپنے منہ سے اقرار کرو گی کہ روحاب حامد قریشی مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے۔ روحاب مسکراتے ہوئے اسے اپنے بلکل قریب کر کے بتانے لگا ریا نے ایک نظر اسے دیکھا اور نظریں جھکا لی۔ شرماتے ہوئے بھی حد سے زیادہ پیاری لگتی ہو۔ روحاب نے اسے تنگ کرنا چاہا۔ میں نہیں شرما رہی ہوں۔ وہ فوراً بتانے لگی روحاب مسکرا دیا اور اسکے ماتھے پر لب رکھ دیے۔ ہر بات پر کس کیوں کرتے ہوئے۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کیے بولی۔ کیونکہ مجھے سکون ملتا ہے۔ وہ نظریں سامنے کیے اسے جواب دینے لگا ریا کے چہرے پر ہلکی سی مسکان آئی تھی جو وہ ایک سکینڈ لگائے بغیر چھپا گئی۔۔۔۔۔

آریو اوکے سانیہ۔ وہ جو تین دن سے بلکل خاموش تھی کسی سے زیادہ بات نہیں کر رہی تھی صائم نے اس سے پوچھنا چاہا سانیہ نے اسکی طرف دیکھا۔ جی بلکل۔ وہ جواب دیتی جانے لگی۔ تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔ صائم نے اسے روکتے ہوئے بولا۔ وہ میری پرسنل لائف ہے آپ میری پرسنل لائف میں انٹرفیئر نہ کریں تو بہتر ہو گا۔ وہ جواب دیتی آگے بڑھ گئی اور وہ اسے جاتا دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔۔

ریا شیشے کے سامنے کھڑی جوڑا بنا رہی تھی روحاب نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا ریا کے چلتے ہاتھ ایک دم رک سے گئے وہ بلکل اسٹل ہو گئی۔ روحاب نے اسکی گردن پر لب رکھے ریا کی جان پر بن گئی۔۔ مجھے نیند آ رہی ہے ویسے بھی میں ناراض تھی وہ ایک دم بول کر اس سے الگ ہو کر بیڈ پر آ گئی روحاب اسکی حرکت دیکھ پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔ کب ماننا ہے۔ روحاب نے اس سے پوچھا۔ جب میرا دل کرے گا۔ ریا منہ بنائے بتانے لگی۔ اچھا تو کب دل مانے گا روحاب اسکے ساتھ آ کر لیٹتے ہوئے پوچھنے لگا۔ یہ دل ہی جانے ریا کہتے ساتھ منہ دوسری طرف کر گئی روحاب مسکرا دی۔۔۔۔۔

صبح ریا کی آنکھ کھلی تو اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکا یا روحاب نے اسکی طرف دیکھا چہرے پر مسکراہٹ آئی کل رات تک کچھ لوگ مجھ سے ناراض تھے روحاب نے یاد دلایا۔ ہاں ابھی ناراضگی سائیڈ پر کر دی میں نے بعد میں ہو جاؤ گی۔ ریا نے اسے بتایا روحاب اسکی بات پر قہقہ لگا کر ہنسا۔ روحاب۔ ریا نے اسے پکارا۔ یس جانِ روحاب۔ وہ محبت سے اسے کہنے لگا۔ تم نے اس دن وہ کیوں کہا تھا کہ تمہارے ڈیڈ یا میرے ڈیڈ ہم دونوں کو الگ کر دیں گے۔ ریا وہ بات کب سے سوچ رہی تھی آج پوچھ ہی لی تھی ویسے ہی کہا تھا۔ وہ اسے بتانے لگا ویسے بھی کیوں کہا۔ وہ سرد لہجے میں پوچھنے لگی۔ تمہیں تنگ کر رہا تھا اتنا تو حق رکھتا ہوں تمہارے منہ سے اظہار سننا چاہتا تھا اس لیے۔ روحاب نے اسے بتایا ریا خاموش ہو گئی۔۔۔۔

وہ دونوں گھوم رہے تھے روحاب زیادہ فون پر لگا ہوا تھا ریا اسے دیکھ رہی تھی وہ بور ہو رہی تھی۔ روحاب مجھے پکڑو۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ نہیں ری چپ کر کے کھڑی رہو۔ وہ سرد لہجے میں کہنے لگا۔ پلیز ززز روحاب مجھے پکڑو نا پلیز ززز۔ وہ معصومیت سے کہتے ہوئے سیدھا روحاب کے دل میں اتر رہی تھی روحاب نے اسے ایک نظر او کے بھاگو۔ روحاب نے اسے کہا جس پر ریا بھاگنے لگ گئی روحاب نے فون جیب میں ڈالا اور اسکو پکڑنے لگا۔ آہہہ۔ وہ جو بھاگ رہی تھی اچانک چیخ مارنے لگی روحاب جو اس سے دو قدم کے فاصلے

پر تھا ریا کو دیکھنے لگ گیا اور فکر مندی سے اس طرف بھاگا۔ ری آر یو او کے لگی تو نہیں دھیان سے چلتی نہیں ہو تم۔ وہ بہت فکر مند لہجے میں اسکا پاؤں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ الو بنایا بڑا مزا آیا۔ وہ اٹھ کر دو چھلانگیں مار کر اسے زبان چڑھا کر ہنستے ہوئے بولی روحاب کو غصہ آرہا تھا مگر جیسے ہی نظر اس خوبصورت چہرے پر گئی وہی سارا غصہ ختم ہو گیا وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگ گیا۔

"میں ہوں تھوڑی شرارتی سی
وہ لاڈ پھر بھی میرے سارے اٹھاتا ہے"۔😍□☺□

روحاب میں تھک گئی ہوں چلتے چلتے ریا اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی روحاب نے نہ ادھر ادھر اور اسے گود میں اٹھا لیا۔ قریب ہی ہے میں اٹھا کر لے جاتا ہوں۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ روحاب کیا کر رہے ہو تھک جاؤ گے اور لوگ بھی ہمیں دیکھ رہے ہیں ریا ادھر ادھر نظریں گھما کر شرمندگی سے کہنے لگی۔ بے شک تم بہت زیادہ موٹی بھی ہوتی ناں میں پھر بھی تمہیں اٹھا لیتا ابھی تم تھوڑی سی موٹی ہو تو میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے اور لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دو مائی مس لڑاکا۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے اور قدم بڑھاتے ہوئے جواب دینے لگا۔ میں موٹی ہوں۔ ریا کو حد سے زیادہ غصہ آیا تھا۔ جی تھوڑی تھوڑی۔ وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا۔ خود کو دیکھا اتنے موٹے ہو۔ وہ حد سے زیادہ غصے میں آچکی تھی روحاب کا قہوہ چھوٹا اسے باڈی کہتے ہیں۔ روحاب اسے بتانے لگا۔ جو مرضی کہیں لیکن تم مجھ سے زیادہ موٹے ہو تو ہو۔ ریا اسکے سینے پر انگلی رکھے اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ او کے بابا میں ہوں بس۔ وہ پیار سے اسکی بات مان گیا ریا مسکرا دی۔ کبھی بدلنا مت روحاب۔ ریا اسکی گردن پر

ہاتھ ڈال کر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ سب بدل جائیں گے روحاب نہیں بدلے گا روحاب اپنی ری سے اسی طرح پیار کرے گا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا اسکی آنکھیں اس بات کا ثبوت دے رہی تھی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ تم مجھ سے عشق کرتے ہو۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے ایک اور سوال کرنے لگی۔ عشق کی جو انتہا ہوتی ہے نا روحاب حامد قریشی تم سے وہ کرتا اور وہ یہ انتہا اس دن بتائے گا جب اسکا عشق اسکی دیوانگی اسکا سب کچھ اسے حق دے گا۔ وہ روم میں داخل ہو کر اسے جواب دینے لگا ریا اسے پلک جھپکائے دیکھ رہی تھی۔ روحاب نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔

کتنے دن رہیں گے ہم۔ ریا روحاب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ ابھی رہیں گے ہم۔ وہ اسے بتانے لگا روحاب کام تو مت کرو یہاں مجھ سے باتیں کرو۔ ریا روحاب کو منہ بنائے بولی۔ مجھے باتیں نہیں آتی مجھے ڈیریکٹ رومینس آتا ہے۔ وہ کہتے ساتھ اسکے قریب ہوا اور اسکی گال پر لب رکھ کر آنکھ مار کر بولا ریا بت بنی بیٹھی رہ گئی وہ اچانک حملہ کرتا تھا۔۔۔۔۔

سانیہ ہو سکتا ہے میں کچھ ہیلپ کر دوں آپکی آپ تین دن سے پریشان لگ رہی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ آپ کیا ہیلپ کریں گے آپ امیر لوگوں کو ہم غریبوں کی کیا پرواہ۔ وہ غصے سے اسے دیکھ کر بولی تھی۔ ہوا کیا ہے بتائیں گی آپ۔ وہ اس دفعہ تھوڑا سرد لہجے میں کہنے لگا۔ میری مام ہسپتال میں ہے انکے علاج کیلیے بہت سے پیسے چاہیے آپریشن تب تک نہیں ہو گا جب تک ایک لاکھ ہسپتال میں جمع نہیں کروائیں گے سن لیا آپ نے کر سکتے ہیں مدد وہ اسے دیکھتے ہوئے اداسی سے پوچھنے لگی کس ہسپتال میں۔ وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔ سٹی

ہسپتال۔ وہ بتانے لگی اگر پہلے بتاتی تو زیادہ بہتر تھا ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا سمجھی اور آپ ایک ویک آف کر لیں۔ وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہتے ساتھ چلا گیا سانیہ اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ بیڈ پر منہ دوسری طرف کر کے لیٹی ہوئی تھی روحاب اسکے ہمراہ آ کر لیٹا اور کچھ کہے بغیر اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسکے گرد حصار بنایا۔ ایک بات پوچھوں۔ اسکے کان کے قریب اپنے ہونٹ کر کے گھمبیر آواز میں کہنے لگا ریا گھبرا سی گئی اسکی جان پر بن گئی۔ ہمممم۔ وہ بامشکل اثبات میں سر ہلا گئی۔ مجھ سے پیار کرنے لگی ہو نا۔ روحاب نے اس سے پوچھا ریا نے نفی میں سر ہلا دیا روحاب نے اسکا رخ اپنی طرف کیا ریا بہت گھبرا رہی تھی وہ دل ہی دل میں مان چکی تھی کہ وہ اسے پیار کرنے لگی ہے مگر اقرار نہیں کرنا تھا۔ یس۔ وہ اسے بتانے لگا۔ نو۔ ریا نے فوراً کہا۔ اچھا تم کرنے لگی ہو پیار مجھ سے مسز روحاب حامد قریشی ورنہ میرے قریب آنے سے تم مجھے روکتی تم مجھے نہیں روکتی ہو کر دو آج اظہار کیا پتہ دیر ہو جائے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے تنگ کرنے لگا۔ میں منہ بھی توڑ دینا ہے وہ ایک دم غصے میں آ گئی روحاب مسکرایا۔ پھر کہو۔ روحاب نے اسے قریب کر کے بولا ریا نے اپنا سر اسکے سینے پر رکھا۔ مجھے کہنے کی ضرورت ہے۔ وہ اپنا منہ اسکے سینے پر چھپا کر کہنے لگی روحاب کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی تھی کب سے وہ اسکے منہ سے یہ سننا چاہ رہا تھا آج اس نے اسے اپنا بنا لیا تھا۔ آئی لو یو ٹو۔ روحاب نے اسکے کان کے قریب ہو کر کہا جس پر ریا مسکرا دی۔۔۔۔

وہ دونوں اسی طرح ایک دوسرے میں بلکل گم تھے ری۔ روحاب نے اسے پکارا۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ ری۔ روحاب نے پھر پکارا اور اس دفعہ بھی کوئی جواب نہیں آیا روحاب نے اسکا چہرہ اٹھا کر دیکھا وہ گہری نیند سو رہی

تھی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔مائی مس لڑاکا۔وہ پیار سے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر کہتے ساتھ دوبارہ سینے سے لگا گیا۔۔۔۔

ریا کی صبح آنکھ کھلی اسے روحاب کہیں نہیں دیکھا وہ آنکھوں کو مسل کر اٹھی اور نظر کمرے میں گھمانے لگی روحاب کہیں بھی نہیں تھا۔کہاں چلا گیا ہے مجھے چھوڑ کر۔ریا منہ بسور کر کہتے ساتھ بیڈ سے نیچے اتری نظر سامنے گئی ایک باکس اور ساتھ ایک چٹ پڑی تھی ریا جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اسکی طرف بڑھی اور چٹ اٹھا کر دیکھنے لگی۔

Today is my day my miss laraka❤❤❤

And this for you🙊❤

ریا نے چٹ پر لکھا پڑھا چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی اور اس نے باکس کو کھولا اس میں سیاہ رنگ کی ساڑھی تھی جس پر سفید ستاروں کا کام ہوا ہوا تھا وہ دیکھتی رہ گئی اور پھر مسکراتے ہوئے ساڑھی تھامتی باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ اس بلیک ساڑھی میں ملبوس ساتھ میں بلیک ہیلز پہنے بالوں کو جوڑی کی شکل دیے وہ میک اپ کر رہی تھی۔بلکل لائٹ سے میک اپ میں وہ تیار تھی تبھی اسکے موبائل پر بل بجی۔ریا نے فون اٹھایا۔باہر

آؤ۔روحاب کا میسیج تھا ریانے ریڈ کیا۔ تم کہاں ہو۔ریانے ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔آؤ تو۔اگلے سکینڈ ر پلائی آیا اوکے۔ریانے کہ کر میسیج سینڈ کیا اور باہر کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ روم سے باہر آئی تو ایک سات سال کا پیارا سا بچہ گلاب کا پھول اسکی طرف کیے کھڑا تھا ریا پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئی آپ کے لیے۔وہ بچہ اسے تھما کر چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگ گئی دو قدم اور آگے بڑھی ایک اور بچہ اسکی طرف گلاب کا پھول تھما کر چلا گیا وہ ایسے ایسے آہستہ آہستہ آرہی تھی اور لوگ اسے گلاب کا پھول دیتے جارہے تھے اب اسکے ہاتھ گلاب کے پھولوں سے بھر چکے تھے ریا پریشان تھی بہت زیادہ وہ لفٹ میں آئی اور دو منٹ میں وہ ہوٹل کے آخری فلور پر موجود تھی وہ لفٹ سے باہر نکلی ہر جگہ اندھیرا تھا ریا کی پریشانی اب ڈر میں تبدیل ہو رہی تھی۔۔۔

روحاب۔ریانے پکارا کوئی جواب نہیں آیا روحاب۔ریانے پھر پکارا اس دفعہ بھی جواب نہیں آیا تبھی لائٹس آن ہوئی اور ریا پر پھولوں کی برسات ہوئی وہ ایک دم نظریں اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھنے لگ گئی چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی۔ہوٹل میں موجود سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے ریا خاموش کھڑی بس مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

مجھے اسے بتانا ہے❤❤

کہ اسکی ایک مسکراہٹ پر

میں دنیاوار سکتا ہوں❤

اس کی ایک آہٹ پر

میں جیون ہار سکتا ہوں❤

مجھے اس سے محبت ہے

مجھے عشق بھی ہے اس سے❤

عجیب پاگل سی لڑکی ہے

عجیب پاگل سا میں بھی ہوں❤

وہ مائیک پر گھمبیر آواز میں بول رہا تھا ریا اسکی آخری بات پر مسکرا دی اور اسے مڑ کر دیکھنے لگی وہ کچھ دیر اسے بت بنا دیکھتا رہا وہ بلکل کوئی حور لگ رہی تھی۔۔۔۔

Ri thank you so much to have you in my life my everything I cannot leave without you😍

If you are then I am. If you are not, then I am
□☺□□♥□□♥□not

You are the reason. I live Mrs Rohab Hamid Qureshi I love
♥♥♥♥you so so much mine

I want to make every day of my life beautiful with
😍😍😍😍😍😍you

وہ یہ سارے الفاظ گھٹنوں کے بل بیٹھگے حد سے زیادہ جذبات لیے اظہار کرنے لگا اسکی آنکھیں اس بات کی گواہی دے رہی تھی ریا مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی اسی اپنی قسمت پر رشک ہو رہا تھا۔

♥♥.I am so lucky to have you in my life you are only mine

وہ پورے حق سے یہ بولی تھی جس پر وہ مسکرا دیا تھا اور اٹھ کر اسے پوری شدت اور انتہا سے اسے گلے لگا لیا۔ وہاں موجود سب لوگوں نے تالیاں بجائیں تھی وہ دونوں مسکرائے تھے۔ تھینکیو تھینکیو سو مچ وہ سب کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ وہ سب لوگ چلے گئے ان سب کی وجہ جان سکتی ہوں۔ ریا اسکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی۔ جس پر روحاب مسکرایا۔ ابھی تک نہیں پتہ لگا روحاب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ نہیں۔ ریا نے نفی میں سر ہلایا۔ میری جان آپ نے مجھے قبول کر لیا اور تم نے کہا بھی تو تھا کہ تم نے کھل کر اظہار نہیں کیا سوچا پوری دنیا کے سامنے اظہار کر دوں۔ روحاب اسے تفصیل سے ساری بات بتانی لگی۔ نہیں یہ پوری دنیا کے سامنے نہیں ہوا تم نے چیخ کر نہیں کیا کہ ری آئی لو یو۔ ریا اسے منہ بسور کر بولی۔ یعنی اب میں چیخوں روحاب حامد قریشی چیخے۔ روحاب اسکی طرف دیکھ کر بولا۔ بلکل۔ وہ ڈھٹک انداز میں جواب دے گئی۔ روحاب خاموش ہو گیا۔ بات نہ کرنا مجھ سے میں تمہارے لیے کتنے دل سے تیار ہوئی ہوں تم یہ نہیں کر سکتے۔ ریا منہ دوسری طرف کر گئی۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں نہیں کر رہا جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔ وہ اسے کہتے ساتھ مائک تھامتا پیچ میں آ گیا۔

I love you so much riiiiii You are only mine 😍😍😍😍😍🖤🖤🖤

میں نکھرے دیکھاتی ہوں اسے

کیونکہ میں جانتی ہوں وہ مجھ پر جان وارتا ہے🙈□🖤□□🖤□□🖤□

وہ چیخ کر بولا تھا ریاہنس دی روحاب بھی مسکرایااور اپنے بازوؤں کو کھولا اور اسے سینے سے لگنے کا اشارہ کیا ریا نے نفی میں سر ہلایا۔روحاب غصے سے گھورنے لگ گیا۔ریا اسکی طرف بڑھی اور اسکے سینے سے لگ گئی۔روحاب مسکرایا۔۔۔۔۔

اسلام وعلیکم آنٹی۔صائم آج وقت نکال کر سانیہ کی ماں سے ملنے آیا تھا سانیہ تو اسے یہاں دیکھ کر شوک کی سی کیفیت میں تھی۔وعلیکم اسلام۔فوزیہ (سانیہ کی ماں) نے جواب دیا۔میں سانیہ کا باس صائم احمد۔وہ اپنا تعارف کروانے لگا۔اچھا بہت شکریہ بیٹا تم نے اتنی مدد کی ہماری۔وہ اسکے سر پر شفقت والا ہاتھ رکھ کر بولی۔بیٹا بھی کہ رہی ہیں اور شرمندہ بھی کر رہی ہیں۔وہ مسکرا کر بولا۔بہت نیک بچے ہو تمہاری ماں نے تمہاری تربیت بہت اچھی کی ہے۔وہ پیار سے بولی جس پر وہ کچھ پل خاموش ہو گیا اور پھر اثبات میں سر ہلا گیا۔کیا ہوا میں نے کچھ غلط کہا۔وہ

پوچھنے لگی۔ نہیں نہیں آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں۔ وہ پیار سے پوچھنے لگا۔ بہتر محسوس کر رہی ہوں وہ جواب دینے لگی ٹھیک ہے میں پھر چلتا ہوں وہ کہتے گاگلز لگا کر چلا گیا۔

سنیے وہ جو جا رہا تھا آواز سن کر رکا اور مڑا۔ تھینکیو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی صائم نے اپنے کان میں انگلی ڈال کر ہلایا۔ میرے کان بجے کیا۔ وہ خود سے کہنے لگا۔ آئی سیڈ تھینکیو۔ وہ اسے بتانے لگی۔ جس پر وہ اترا کر بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگ گیا۔ وجہ جان سکتی ہوں یہ سب کرنے کی۔ وہ ہاتھوں کو سینے پر باندھ کر اسکے سامنے کھڑی پوچھنے لگی۔ دنیا میں ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا جو میرے ساتھ ہوا وہ کہتے کہتے رکا۔ مجھے دیر ہو رہی ہے تھینکیو کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ کہتے ساتھ جیب میں ہاتھ ڈال کر مغرور چال چلتا چلا گیا سانیہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں بہت گھومے آج کا دن دونوں کیلیے بہت خاص تھا وہ دونوں اس وقت سمندر کے قریب بیٹھے تھے وہ بیٹھی تھی جگہ بہت حسین تھی۔ میرا دل پتہ ہے کیا کر رہا ہے۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ کیا۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ ہم ساری زندگی یہی رہیں۔ وہ اس جگہ کو محسوس کر کے بولی جس پر وہ مسکرایا۔ اور اسکے قریب ہوا۔ ہم لوگ ہر مہینے یہاں آیا کریں گے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا واقع۔ وہ خوشی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا جس پر وہ مسکرا دی۔۔۔۔۔

"میرا ہونا نہ ہونا ایک سا ہے
تیرے ہونے سے بات بنتی ہے" 😍□❤□

وہ دونوں روم میں واپس آچکے تھے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی غصے سے ائیر رنگز اتار رہی تھی۔ اتنا غصہ۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ جی مطلب بندہ اتنا ہی کہہ دیتا کہ پیاری لگ رہی ہو ساڑھی تو ایسے دی تھی مجھے۔ وہ غصے سے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔ جس پر وہ مسکرایا۔ ابھی بتاؤں گا ناں کس قدر حسین لگ رہی تھی تم مجھے وہ دروازے کو لاک کر کے اسکے قریب ہو کر کہنے لگا جس پر ریا گھبرا سی گئی۔

روحاب نے اسکے کان کا دوسرا ائیر رنگ اتارا اور اسکی کان لی لو چو کی ریا کی ریڑھ کی ہڈی میں اک سنسناہٹ سی دوڑی روحاب نے ریا کا رخ اپنی طرف کیا۔ اور ریا نظریں جھکا گئی ہاتھ کانپ رہے تھے دل تھا کہ ابھی باہر آجائے گا۔

تمہاری ان بڑی بڑی کالی سیاہ آنکھیں مجھے ہر روز اپنا دیوانہ بناتی تھی مجھے پتہ ہے کیسے روحاب حامد قریشی نے خود پر قابو کیا یہ وہی جانتا تمہاری آنکھیں بے حد حسین ہے اور آج تو کمال کی لگ رہی۔ وہ پورے جذبات لیے اسکی آنکھوں پر جھکا اور ریا کا سارا چہرہ شرم سے لال ہو گیا دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئی تھی۔

تمہاری یہ ناک جس پر ہر وقت غصہ رہتا ہے اس قدر پیاری لگتی ہے مجھے گستاخی کرنے پر مجبور کرتی ہے یہ ناک۔۔ وہ کہتے ساتھ ناک پر لبوں کا لمس محسوس کروانے لگا اور ریا بامشکل کھڑی تھی۔

تمہارے یہ اف قاتل گلابی لب پاگل کرتے ہیں مجھے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے ہر بات انتہائی جذباتی لہجے میں کر رہا تھا۔ تتمم۔ تم۔۔ چھی۔۔۔۔۔ چھوڑے ہو۔ وہ رک رک کر بامشکل لفظ ادا کر سکی۔ ابھی تو چھیچھوڑا پن اسٹار ہے مس لڑاکا آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔ وہ گھمبیر آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا ریا کو ایسا لگا اسکا اچھل کر

باہر آجائیں گا روحاب اپنے لب اسکے لبوں پر رکھے اور پوری انتہائے شدت سے اپنے ہونٹوں کا لمس کروایا اور ریا بامشکل کھڑی چہرہ شرم سے ریڈ ہو چکا تھا پانچ منٹ تک وہ اپنے ہونٹوں کا لمس محسوس کرواتا رہا اور پانچ منٹ اسکے ہونٹوں سے اپنے ہونٹوں کو الگ کیا ریا خود کو حد سے زیادہ کوس رہی تھی دل میں کہ کر ہی غلطی کر دی۔ وہ منہ بنائے دل میں بولی روحاب نے اسے باہوں میں بھرا وہ آنکھیں کھول ہی نہیں سک رہی تھی وہ اسے پہلی دفعہ اس قدر شرماتا دیکھ رہا تھا وہ پوری لال ہو چکی تھی روحاب نے بیڈ پر لٹایا اور سائیڈ لیمپ آف کر کے اسکے قریب ہو کر گردن پر جھکا اور ادھر اپنے ہونٹوں کا لمس محسوس کروایا ریا کا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا۔ چی۔۔ چینج۔ کر۔ اس کی آنکھوں سے ٹپکتے جذبے اسے اندر جھنجھوڑ چکے تھے وہ گھبرا کر فوراً بولی۔ نہیں کرنا بینج۔۔ وہ اس میں مگن بہت ہی گھمبیر آواز میں بولا۔ وہ گردن سے نیچے آیا۔۔ پلیز زززز۔۔۔۔ روحاب۔ وہ بہت ہمت کر کے لفظ ادا کر رہی تھی جب اسے اپنے سینے پر اسکے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا اسکی آنکھیں پھیلا گئی لب تو اسکے بڑھتی جسارتوں سے سل چکے تھے۔ میرے بغیر رہنا بھی نہیں مجھے ناراض بھی نہیں کرنا اور اپنی معصوم باتوں سے مجھے دیوانہ کرتی ہوں اور میرا پرفیوم لگاتی ہوں مجھے اپنانے کے بعد مجھ سے دور رہنا چاہتی ہو آخر کیا چاہتی ہو مس لڑاکا۔ وہ اسکی کمر کے گرد باز وڈال کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ وہ کب بھینچ گئی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ مجھے پتہ لگ گیا ہے تمہاری بولتی کیسے بند کروانی ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے بولا ریا بہت ڈر رہی تھی روحاب یہ جان چکا تھا اسکا وجود کانپ رہا تھا ہلکے ہلکے پسینے آرہے تھے۔ ابھی تم بہت ڈر رہی ہو پہلے اپنے دماغ کو اس بات کیلیے تیار کر لو واپس جا کر اپنا حق لینا ہی لینا ہے میری جان کیونکہ اب مجھ سے کنڑول نہیں ہوتا۔ وہ یہ کہتے ہوئے پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پر جھک چکا تھا ریا ہڑبڑا گئی تھی۔۔۔۔

سانیہ تم جاؤ میں بلکل ٹھیک ہوں جاؤ تم۔ فوزیہ محترمہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔ میڈیسن وقت پر لینا اور بھائی ماں کو کھانا بھی دے دینا ٹھیک ہے۔ وہ ان دونوں کو تنبیہہ کرتی وہاں سے چلی گئی جس پر وہ مسکرا دی۔۔۔۔

وہ آفس میں داخل ہوئی نظر سامنے گرے پینٹ کورٹ میں ملبوس بالوں کے اسپائیس کھڑے کیے بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا کچھ پل وہ اسے دیکھتی رہ گئی سانیہ کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہ خاموشی سے اسکے ساتھ سے گزری اسکے پرفیوم کو خوشبو اسکی ناک سے ٹکرائی سانیہ کی ہارٹ ایک دفعہ اور مس کو گئی وہ اسے ایک دم رک گئی۔ گڈ مارننگ سانیہ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ گگگ۔ گڈ نارننگ۔ وہ ہچکچاتے ہوئے کہتے ساتھ وہاں سے چلی گئی وہ اسے جاتا دیکھنے لگا اسے کیا ہوا۔ وہ الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔
یہ مجھے کیا ہو رہا ہے یاررر۔ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر پریشانی سے خود سے مخاطب ہوئی اور کرسی پر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔

ریا کی صبح آنکھ کھلی روحاب اسے کو دیکھ رہی تھی۔ گڈ مارننگ۔ وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولا ریا نے ایک نظر اسے دیکھا اور منہ پر بلینکٹ ڈال لیا تم جاؤ یہاں سے۔ ریا اسے منہ چھپائے کہنے لگی۔ روحاب اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔ وجہ۔ روحاب نے پوچھا۔ مجھے شرم آرہی ہے تمہارے سامنے آنے سے تم پندرہ منٹ روم سے باہر چلے جاو۔ وہ جھرجھری لے کر بولی جس پر روحاب مسکرادیا ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں ہے اور ابھی سے اتنا شرمانا۔ وہ شوخیہ لہجے میں اسکے کان کے قریب ہوا ریا کی دھڑکنیں ایک دفعہ پھر سے بے ترتیب ہوئی روحاب کی گرم گرم سانسیں خود پر محسوس کر کے اسکی جان پر بن گئی۔ اٹھ جاؤ ورنہ میں دوبارہ رات والے۔ وہ ابھی بول رہا

تھاریا ایک دم اٹھ گئی۔ مجھے واشروم جانا ہے۔ وہ ایک دن سے بیڈ سے اٹھی اور بہت تیزی باتھروم بھاگ گئی۔

روحاب کا قہقہہ چھوٹا۔۔

افففف یار کسی دن واقع یہ انسان جان لے لے گا یار میری۔ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے بولی۔ ری پانچ منٹ باہر آؤ ورنہ میں اندر آجاؤں گا میری جان وہ پیار سے کہنے لگا جس پر ریا ایک دم ہوش میں آئی۔ ہمم آتی وہ کہتے ساتھ فریش ہونے لگ گئی۔۔۔۔

وہ باتھروم سے باہر آئی وہ بیڈ پر بیٹھا اسی کے انتظار میں تھاریا نظریں جھکائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی روحاب اسکی ہر حرکت پر بہت غور رہا تھا اور چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نمودار تھی۔ وہ بالوں پر برش کررہی تھی روحاب اسکے پیچھے آکر کھڑا ریا کی دل کی دھڑکنیں ایک دم پھر بے ترتیب ہوگئی اس سے اپنا آپ سنبھالا نہیں جارہا اسے لگ رہا تھا وہ بہت مشکل سے کھڑی ہے۔ ری کیا ہوا برش کرو۔ وہ اسکے گرد حصار بنا کر اسے پیار سے بولا ریا نے چھوٹی آنکھیں کر کے شیشے سے دیکھا روحاب مسکرایا اور اسکے ہاتھ سے برش لے کر برش سے بال سلجھانے لگا ریا اسٹل کھڑی تھی اس نے اسکے بال سلجھانے کے بعد اسکا رخ اپنی طرف کیا ریا کسی روبورٹ کی طرح اسکی طرف مڑ گئی روحاب نے اسے دیکھا چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔ اب ہر روز صبح میں یوں ہی کروں گا۔ وہ شرارتی لہجے میں کہتے ساتھ دور ہوا اور ریا کی سانس میں سانس آئی۔۔۔۔۔

آنٹی کی طبیعت کیسی ہے۔ وہ جو اسے فائلز دیکھانے کیلیے آئی تھی صائم فائلز دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔ جی پہلے سے بہتر ہیں۔ وہ جواب دینے لگی۔ گڈ یہ ٹھیک ہے فائل۔ وہ فائلز اسے تھماتے ساتھ اٹھا اور اسکے قریب سے گزر

کر کال اٹینڈ کی سانیہ کے ناک سے پھر اسکی خوشبو ٹکرائی اور اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی وہ خاموشی سے کیبن سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں چل رہے تھے ریا آج زیادہ نہیں بول رہی تھی وہ اسکا ہاتھ تھامے چل رہا تھا اچانک ریا کی نظر سائیکل پر گئی۔ روحاب سائیکل۔ ریا نے اسے سائیکل کی طرف متوجہ کیا۔ ہمم۔ وہ سر کو خم دے گیا۔ دیکھنے جو نہیں کہا گھمانے کو کہا مجھے سائیکل پر بیٹھ کر گھومنا ہے۔ وہ منہ بسور کر اسے ایک نئی فرمائش کرنے لگی روحاب اسے دیکھنے لگا۔ ری۔ روحاب نے اسے گھورا۔۔ روحاب پلیز زز نا آئی نو یو آر دا بیسٹ تم ری کیلیے کچھ بھی کر سکتے ہو چلو جلدی سے جاؤ لے آؤ وہ سائیکل اس لڑکے سے۔ وہ اسے اصرار کرنے لگا۔ روحاب حامد قریشی اب ایک سائیکل مانگے گا حد ہوتی ہے۔ وہ بڑ بڑاتے ہوئے سڑک کراس کرتا اس شخص کے پاس گیا۔۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔ روحاب نے پکارا لڑکے نے مڑ کر دیکھا۔ یہ سائیکل آپ کی ہے۔ روحاب نے پوچھنا چاہا لڑکے نے اثبات میں سر ہلایا۔ ویری نائس۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے بات اسٹارٹ کرے۔ دراصل وہ یہ سائیکل آپ مجھے دے دیں۔ روحاب کو سمجھ آیا وہ بول گیا۔ لیکن کیوں اس لڑکی نے بدلے میں سوال کیا۔ کیونکہ سائیکل بہت اچھی ہے اور میری بیوی کو اس پر بیٹھنا ہے۔ روحاب اسے بتانے لگا۔ نہیں یہ میں نہیں دے سکتا۔ لڑکا کہتے ساتھ جانے لگا۔ جتنے پیسے کہو گے دوں گا لیکن پلیز زز دے دو روحاب نے زندگی میں پہلی دفعہ پلیز زز کسی کو کہا تھا۔ اس لڑکے نے اسے دیکھا۔ دے دونا تم۔ پیسوں سے نئی لے لینا روحاب نے اسے بولا۔ اچھا دو ایک لاکھ روپے۔ اس نے اسے کہا روحاب نے چیک اسکے ہاتھ میں تھما دیا آج روحاب حامد قریشی جو

اپنی ری کی خواہش پوری کرنے کے لیے ایک شخص کی منت بھی کرنی پڑی تھی وہ سائیکل لے کر اسکی طرف آیا۔
جور آر آمائی ریل ہیرو۔ وہ خوشی سے بولی جس پر روحاب مسکرایا اور اسے بیٹھنا کا کہا ریا بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ چلا رہا تھا وہ آگے بیٹھی تھی ریا نے مڑ کر اسے دیکھا روحاب نے اپنی ناک اسکی ناک سے مس کی ریا ہلکا سا مسکرائی وہ سائیکل چلا رہا تھا اچانک فون آیا وہ سائیکل روک کر فون اٹھانے ہی لگا۔ ریا نے اسکا فون لے کر موبائل سوئچ آف کر دیا۔ یہ سارا وقت میرا ہے خبر دار جو کسی اور سے بات کی نو وہ پورے حق سے بولنے لگی روحاب نے اسے دیکھا۔ اور چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اسکی گال پر لب رکھے ریا کا چہرہ ایک دم لاک ہو گیا روحاب نے دوبارہ سے سائیکل چلادی۔ روحاب۔ وہ سائیکل چلا رہا تھا ریا نے اسے پکارا۔ یس ری۔ وہ پیار سے اس سے پوچھنے لگا۔ تمہیں مجھ پر غصہ نہیں آتا کیا۔ وہ اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی۔ وہ کیوں۔۔ روحاب نے بدلے میں سوال کیا۔ تم پہلے تو ایسے نہیں تھے پہلے تمہاری پینسل بھی کوئی اٹھالیتا تم شور مچا دیتے اور میں فون لیپ ٹاپ اور پتہ نہیں کیا کیا کر جاتی ہو تمہیں غصہ نہیں آتا۔ وہ اسے بتانے لگی۔ یہ روحاب اپنی ری سے پاگلوں کی طرح پیار کرتا ہے ہوں تو ابھی بھی ویسا بس اپنی ری کیلیے چینج ہوا ہوں۔ وہ اسے بتانے لگا جس پر ریا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ یو آر دا بیسٹ۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا نو یو آر دا بیسٹ۔ وہ اپنی آنکھیں اس پر مرکوز کیے کہنے لگا۔ آئی سیڈ یو آر دا بیسٹ سو یو آر دا بیسٹ وہ دو ٹوک انداز میں کہنے لگی روحاب مسکرا دیا۔۔۔۔

سر آل از گڈ۔ ورکر صائم سے پوچھنے لگا۔ یس آل از گڈ بس دو دن کیلیے مجھے انگلینڈ جانا ہے۔ وہ اسے بتانے لگا۔ وہ کیوں۔ ورکر نے پوچھا۔ ہماری کمپنی کو بہت بڑا پروفٹ ملنے والا ہے سمجھو۔ وہ اسے بتانے لگا جس پر وہ مسکرایا اٹس آ یکی گڈ نیوز۔ ورکر خوشی سے کہنے لگا وہ کچھ کہے بغیر سانیہ کے کیبن کی طرف بڑھ گیا سانیہ جو لیپ ٹاپ یوز کر رہی تھی اسکے آنے سے ایک دن اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ دو دن بعد آپ نے میرے ساتھ انگلینڈ جانا ہے۔ وہ بتا ے لگی جس پر وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔ پتہ نہیں ماں اجازت دے بھی یا نہیں۔ سانیک نے اسے بتایا۔ میں آنٹی سے

خود کروں گا بات کیونکہ آپ نے ہی جانا ہے وہ پریزنٹیشن سنبھال کر رکھیے۔صائم اسے بتاتے ساتھ مغرور چال چلتا نکل گیا وہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔

وہ دونوں ہاٹل کے قریب تھے۔بس دو منٹ میں آیا صرف دو منٹ۔روحاب کہتے ساتھ سائیڈ شاہ پر چلا گیا ریا کھڑی اسے دیکھ رہی تھی تبھی کسی نے اسکے منہ پر رومال رکھا اور اسے پیچھے کی طرف کھینچ گیا ریا نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی مگر بیکار گئی وہ شاہ سے واپس آیا وہ وہاں نہیں تھی روحاب کے ماتھے پر سلوٹیں آئی ری اگر یہ مذاق ہے تو بہت ہی فضول مذاق ہے جہاں بھی چھپی باہر آجاؤ۔روحاب جی جان نکل رہی تھی اس لیے غصے سے بولا مگر کوئی جواب نہیں آیا وہ پریشان ہوا تبھی اچانک روحاب کی نظر ریا کی انگوٹھی پر گئی۔وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔کیا ہوا ہے ری کہاں گئی کون لے کر جا سکتا ہے۔وہ سوچنے لگ گیا اسکا دماغ خراب ہو رہا تھا اسے کھڑا ہونا بھی بامشکل ہو رہا تھا وہ پریشانی سے بالوں پر ہاتھ۔ریییییییی۔۔وہ سر پر ہاتھ رکھے چیخا ارد گرد کے دو چار لوگ جو موجود اسے پاگل سمجھ رہے تھے مگر کوئی جواب نہیں آیا۔روحاب بہت زیادہ پریشان ہو گیا۔ادھر ایک لڑکی تھی ریڈ کوٹ میں آپ نے دیکھا ہے۔وہ ایک بندے کی طرف بڑھا وہ نفی میں سر ہلا گیا۔وہ آتے جاتے لوگوں سے پوچھ رہا تھا ایک بزرگ سے پوچھا اس نے وہاں سسمنے۔بزرگ نے اشارہ کیا۔ہاں وہی کھڑی تھی دیکھا آپ نے۔وہ اس بزرگ کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔ہاں کوئی نقاب میں اسکے منہ پر رومال رکھ کر لے گیا اتنا اچانک ہوا میں بچی کو بچا بھی نہیں سکا اس نے بتایا جس پر روحاب کی پریشانی مزید بڑھ گئی کون ہو سکتا ہے۔وہ الجھن کا شکار ہو چکا ہے

۔۔۔۔۔۔

وہ اس وقت کشمیر کے مالا بار ہاٹل کے ایک روم میں موجود تھی بیڈ پر بے سود بے ہوش لیٹی ہوئی تھی اور وہ انسان اسے دیکھ رہا تھا اور فون نکال کر نمبر ڈائل کر کے کان سے نکالا سر کام ہو گیا ہے۔ وہ بتانے لگا۔ گڈ کچھ کرنا نہیں بس اسے ڈراؤ دھمکاؤ روحاب سے دور جانا کا کہو ٹھیک ہے۔۔ حامد قریشی نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔۔۔

وہ پریشانی سے ادھر ادھر پھر رہا تھا ریا کو ڈھونڈ رہا تھا تبھی اسکا فون بجا اس نے کال اٹینڈ کی۔۔ بولو۔۔ وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔ سر آپ کے ڈیڈ نے ریا میڈیم کو کیڈ نیپ کروایا ہے کشمیر کے مالا بار ہاٹل میں وہ موجود ہیں۔ وہ اسے بتانے لگا۔ تم پاگل ہو تم پہلے نہیں بتا سکتے تھے میں نے تمہیں کہا تھا جیسے ہی کچھ ہونے لگے تو مجھے بتانا مجھے پتہ نہیں اس نے کیا کیا ہو گا ری کیساتھ۔ وہ غصے سے دھاڑا تھا گارڈ ڈر گیا تھا۔ ایک منٹ۔ روحاب نے کچھ سوچا۔ یس سر۔ اسکے گارڈ پوچھا۔ وہ کیسے اس ہاٹل میں اسے بے ہوش حالت میں لے کر گیا ہو گا۔ وہ سوچتے ہوئے بولا۔ یہ نہیں پتہ سر جو پتہ لگا بتا دیا۔ گارڈ نے اسے بتایا۔ رکھو فون مجھے اسکے پاس جانا ہو گا اور اگر ری کو کچھ ہلکی سی بھی خروش آئی تو تمہارا وہ حشر کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گے اس سے پہلے وہ ری کیساتھ کچھ کر دے۔ روحاب نے کہتے ساتھ فون رکھا وہیں سے ایک ٹیکسی گزر رہی تھی روحاب نے اسے روکا۔ مالا بار ہاٹل چلو۔ وہ ٹیکسی والے سے کہنے لگا۔ سر لیکن۔ وہ کچھ بولتا روحاب ٹیکسی پر بیٹھ چکا تھا۔ جلدی چلاؤ مجھے پہنچنا ہے جلدی۔ وہ ٹیکسی والے کو دیکھتے ہوئے بولا اسکی حالت دیکھ کر کچھ کہے بغیر وہ شخص ٹیکسی چلانے لگ گیا روحاب اسے رفتار تیز کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ریا کو ہوش آیا اس نے نظر پورے کمرے میں گھمائی وہ پریشان ہوئی اچانک اسے یاد آیا کوئی شخص جس نے اسے بے ہوش کیا تھا اس مے منہ پر ماڈل گار کھا تھا ریا گھبرائی وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ ریا تم نے ڈرنا نہیں ہے ورنہ یہ انسان زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ وہ دل میں خود سے کہتے چہرے کے تاثرات ٹھیک کرنے لگی۔ کیوں کیا ہے کیڈ نیپ تم نے مجھے کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا بولو۔ وہ غصے سے پوچھنے لگی۔ خاموش۔ اس لڑکے نے ہونٹوں پر انگلی رکھ خاموش بولا ریا گھورنے لگ گئی۔ وجہ بتاؤ مجھے۔ وہ اسے بولی۔ تم چاہتی ہو میں کچھ کرو تمہارے ساتھ۔ کیڈ نیپر سرد لہجے میں مخاطب ہوا۔ تم کچھ کر ہی نہ لو روحاب مجھے کچھ ہونے نہیں دے سکتا۔ لہجے میں اعتماد لیے وہ اسے بتانے لگی جس پر وہ گھورنے لگ گیا۔ جب تو آئے گا تمہارا روحاب وہ اسے کہنے لگا جس پر ریا اسے گھورتی رہ گئی۔۔۔۔

وہ مالا بار ہاٹل کے باہر موجود تھا اسنے ٹیکسی والے کو پیسے دیے اور اندر کی طرف بڑھا وہ اندر داخل ہوا فوراً ریسپشن کی طرف گیا۔ یس سر۔ اس لڑکے نے پوچھا۔ کس ں ام۔ سے روم بک کیا ہو گا وہ خود سے سوچنے لگ گیا۔ حامد قریشی کے نام سے کوئی روم بک پے۔ روحاب مے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنا چاہا۔ لڑکی نے رجسٹر میں دیکھا یس سر روم نمبر 204۔ وہ اسے بتانے لگا۔ وہ کچھ کہے بغیر اوپر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

اگر میرے مسٹر گھمنڈی کو پتہ لگ گیا نا کہ تم نے مجھے چھوا ہے یہ جو جس ہاتھ سے پستول پکڑی ہوئی ہے نا وہ یہ ہاتھ توڑ دے گا جن ٹانگوں میں کھڑے ہو وہ ٹانگیں توڑ دے گا انتہا کا عشق جو ہو تا وہ مجھ سے کرتا ہے۔ ریا اسے بتانے لگی۔ خاموش رہ۔ وک اسے بولا۔ ابھی تو ہو جاؤ گی خاموش لیکن جب میرا مسٹر گھمنڈی آئے گا نا تمہیں ایسا خاموش کرے گا ساری زندگی یاد رکھو گے۔ وہ اونچی آواز میں کہنے لگی۔ روحاب دروازے کے باہر کھڑا یہ باتیں

سن کر مسکرایا۔ اچھا سنو۔ ریا کہنے لگی۔ اس نے دیکھا۔ کولڈ ڈرنک لادو گلہ بہت خشک ہو رہا ہے۔ وہ اسے بتانے لگا۔ تم پاگل ہو تمہیں ڈر نہیں لگ رہا ہے۔ کیڈ نیپر پریشانی سے کہنے لگا۔ سب کیڈ نیپ کیا ہے تو خدمت تو کرو پیاس لگ رہی ہے انسان جو۔ وہ منہ بسور کر بولی خاموش بیٹھ جاو ورنہ ٹیپ لگادو۔ وہ غصے سے بولا ریا اسے دیکھنے لگ گئی تبھی رسم کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔۔۔۔

آنٹی سے بات ہو گئی ہے آپ چل رہی ہیں کل تیاری کر لیں۔ وہ کیبن میں آ کر بتانے لگا۔ اوکے۔ وہ فوراً اثبات میں سر ہلا گئی صائم کچھ کہے بغیر چلا گیا وہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔ مجھے کیا ہو رہا ہے کیوں بات مان رہی ہوں اسکی۔ سانیہ پریشانی سے بولی اور بیٹھ گئی۔۔

تم یہاں۔۔ کیڈ نیپر پریشانی سے اسے دیکھنے لگ گیا۔ ہاں میں تجھے کیا لگا تو میری ری کو مجھ سے دور کر دے گا خیالوں میں ری دنیا کے آخری کونے میں بھی ہو گی نا تب بھی میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔ روحاب ہاتھ سینے پر باندھے انتہا کے سخت لہجے میں بولا۔ واہ کیا ڈائلاگ بولا ہے۔ ریا خوشی سے کہنے لگی اور روحاب مسکرایا اور اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ دی اور غصے سے آنکھیں لال ہو چکی تھی۔ اور ایک کے بعد ایک مکہ اسکے منہ پر جھڑنے لگا۔ میری ری کو چھوئے گا زندہ زمین پر گاڑھ دوں گا تجھے میری ری کو کوئی ہاتھ تو لگائی صرف مجھے حق ہے۔ وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا سامنے کھڑا کیڈ نیپر اچانک اس حملے کیلیے تیار نہیں تھا اس لیے وہ اسے روک نہیں سکا اور وہ اسے مارتا رہا ان ہاتھوں سے ان ہاتھوں سے میری ری کو چھوا تھا۔ وہ ہاتھوں پر بلیڈ سے کٹ لگانے لگ گیا کینڈ نیپر درد سے کراہ گیا وہ اسے مارنے لگ گیا۔ تیرا تو وہ حشر کروں گا ساری زندگی یاد رکھے گا وہ اسے پاگلوں کی طرح مارتا جا رہا تھا روحاب

کے اس روپ سے بلکل ناواقف تھی وہ گھبرا گئی بہت زیادہ گھبرا گئی۔روحاب سٹوپ اٹ۔ریا کو لگا جب وہ انسان ختم ہونے والا چیخ اٹھی۔روحاب کے ہاتھ رکو۔وہ مرنے والی حالت میں ہے بس کرو۔وہ اسکے پاس آکر بولی۔اس نے تمہیں چھوا کیسے۔ تمہیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی ہے جو بھی تمہیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کرے گا ختم کردوں گا اسے۔وہ غصے سے چیخا تھا ریا کچھ کہے بغیر اسکے سینے سے لگ گئی۔ تمہیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا۔وہ اسکے سینے سے لگ کر بولی۔۔روحاب نے زور سے اسے خود میں بھیجا۔ چلو پلیز یہاں سے۔ریا اسے کہنے لگی روحاب کچھ کہے بغیر اس شخص کو وہی چھوڑتا نکل گیا۔۔۔۔

وہ اسے ہاٹل لایا اور وہ اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی روحاب نے اسے خود سے الگ کیا اسکی آنکھیں بند تھی۔۔ری۔ وہ اسکی گال تھتھپانے لگا ری روحاب نے اسے پھر ہلایا وہ ہوش میں نہیں آئی۔روحاب پریشان ہوا اسے باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا۔ری آنکھیں کھولو ری۔۔روحاب اسے پکار رہا تھا کوئی جواب نہیں آیا روحاب نے سائیڈ پر گلاس میں پڑے سے پانی پڑا تھا اس سے تھوڑا سا پانی لے کر اسکے چہرے پر چھینٹے ماری ریا کی آنکھوں میں جنبش کوئی روحاب کو تھوڑا سکون آیا ری آر یو او کے۔روحاب اسکے ہوش میں آنے سے پوچھنے لگا ریا کچھ کہے بغیر اسکے سینے سے لگ گئی۔۔روحاب ہم کہاں ہے۔۔لہجے میں ڈر تھا۔ ہم ہاٹل آچکے ہیں۔وہ اسے نرم لہجے میں بتانے لگا۔۔پولیس تمہیں آکر لے تو نہیں جائے گی نا روحاب۔۔ریا اسے دیکھتے ہوئے ہوئے رونے شکل بنا کر پوچھنے لگی۔ نہیں تم فکر نہ کرو اگر لے کر بھی گئی تو میری ضمانت ہو جائے گی تم بے فکر رہو۔۔وہ اسے تسلی دینے لگا۔ نہیں نہیں تمہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔کچھ نہیں ہو گا مجھے تم ڈرو نہیں۔۔روحاب نے اسے حوصلہ دیا ریا خاموش ہو گئی روحاب نے اسے سینے میں بھیج دیا۔روحاب اگر وہ تمہیں

لے کر جائیں گے تو میں کیسے رہوں گی تمہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے میں مر جاؤں گی سچ کہ رہی مر جاؤ گی۔ وہ اسکے سینے سے لگی بولی فضول مت بولو ری تمہیں کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔ روحاب سرد لہجے میں کہتے ساتھ خود سے الگ کر کے چلا گیا ریا دانتوں تلے لب دے گئی۔۔۔۔۔

ان دونوں نے آج واپس جانا تھا روحاب نے پیکنگ کر لی تھی۔ روحاب بیڈ پر بیٹھا تھا ریا جانتی تھی وہ اس سے ناراض ہے ریا اسکے پاس آئی اور اسکی گود میں سر رکھا روحاب نے اسکی طرف نہیں دیکھا ناراض ہو۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ کوئی جواب دیے بغیر اٹھ کر جانے لگا۔ روحاب۔ ریا نے اسے پھر پکارا روحاب سنی ان سنی کرتا وارڈروب کی طرف بڑھا اور اپنی شرٹ نکال کر بیڈ پر رکھتا باتھروم گھس گیا۔ ریا اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

روحاب واپس آیا شاور لے کر تو شرٹ ریا کے ہاتھوں میں دیکھی وہ کچھ کہے بغیر اسکے قریب آیا شرٹ پکڑنے لگا ریا نے پیچھے کر لی روحاب نے ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا ریا نے اور دور کر لی۔ نہیں بلکل بھی نہیں تب تک تو نہیں جب تک تم بات نہیں کرو گے۔ ریا شرٹ دور کرے بولی روحاب اسے گھورنے لگ گیا۔ سوری نا آج کے بعد نہیں بولوں گی ایسا کچھ بھی پکا کبھی نہیں۔ وہ اس سے شرٹ دور کیے اسکی طرف دیکھ کر بتانے لگی۔
پکا۔۔ روحاب نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ پکا۔ ریا آنکھیں بند کر کے کھول کر معصومیت سے بولی جس پر روحاب نے اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کیا اور اپنے گیلے بال اسکے چہرے پر ڈالے روحاب۔ ریا اسے پکارنے لگی روحاب نے شرٹ کی اور ایک جھٹکے سے الگ کیا اور ڈریسنگ کے ٹیبل کھڑا ہوا۔ نہیں مانے ابھی تک

ناراض ہو۔ ریا اسکے پاس آکر پوچھنے لگی۔ تمہیں کون سا فرق پڑتا ہے تم نے مرنا ہے نہ مرو۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔ نہیں روحاب ریا کو تمہارے ہونے سے بہت فرق پڑتا اب تمہارے بغیر رہا نہیں جائے گا نہیں رہ سکوں گا تم کیوں کر رہے ہو ایسا پلیز ززمت کرو بول تو رہی ہوں آئندہ کہوں گی۔ وہ بولتے بولتے رونے لگ گئی روحاب ایکدم اسکی طرف دیکھنے لگ گیا۔ ری آئی نو آئی نو میں جانتا ہوں میں جانتا ہوں تم نہیں رہ سکتی ایک سوری میں زیادہ روڈ ہو گیا۔ روحاب اسکے پاس آکر کان پکڑ کر بولا نہیں اٹس او کے بس کبھی چھوڑنے کی بات نہیں کرنا میں نہیں رہ سکوں گی۔ ریا اسکی طرف دیکھ روتے ہوئے بتانے لگی روحاب نے اسے سینے سے لگایا کبھی نہیں کبھی نہیں میری جان روحاب اپنی ری کے بغیر ادھورا ہے۔۔ وہ اسے خود میں بھیج چکا تھا ریا کو ایک سکون اور اطمینان سا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ پہنچ چکے تھے کراچی ریا سارے راستے سوتے ہوئے آئی جب گھر پہنچے تھے تو جاگ گئی تھی وہ گھر میں داخل ہوئی تو ربیعہ بیگم بیٹھی۔۔ اسلام۔ وعلیکم۔ روحاب ریا نے اکٹھا سلام کیا۔ وعلیکم السلام کیسے ہو تم دونوں۔۔ ربیعہ بیگم ان دونوں کو دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوئی بلکل ٹھیک ہیں ہم لوگ آپ کیسی ہیں۔ روحاب نے پوچھا میں ٹھیک ہو بلکل جوس لاؤ افشاں۔ وہ روحاب کو جواب دے کر میڈ سے مخاطب ہوئی پانچ منٹ بعد میز پر جوس موجود تھا ان دونوں نے پیا ریا اور ربیعہ بیگم باتیں کر رہے تھے۔ تم دونوں تھک گئے ہو گے سفر کی وجہ سے تھوڑا ارام۔ کر لو۔ وہ اسے بتانے لگی جس پر روحاب اثبات میں سر ہلا کر ریا کا ہاتھ تھامتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا تو وہ فون میں مصروف تھی اسکی موجودگی کا احساس ہوتی ہے اسکی طرف دیکھا ۔روحاب ادھر آؤ جلدی آؤ۔ ریا اسے اپنے پاس بلانے کا کہنے لگا روحاب اسکے پاس آیا۔ دیکھو یہ والی تصویر دیکھو یہ فیکھو۔ وہ ہنستے ہوئے دیکھانے لگی جس پر وہ بھی ہنسنے لگ گیا۔ پتہ ہے ایک دفعہ کیا ہوا جب میں 7 کلاس میں تھی ناں تو مجھے تتلی پکڑنی تھی لیکن نہیں پکڑی میں نے۔ ریا ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھی اور وہ اسے پر نظریں جمائے سن رہا تھا۔۔۔

ریا کو بولتے ہوئے گھنٹہ گزر چکا تھا اور وہ پلک چھپکائے اسکی سن رہا تھا۔۔۔۔

وہ کسی کی ایک کی نہ سننے والا لڑکا

اپنی ری کی ہر بکواس بہت غور سے سنتا ہے😍□🖤□

وہ باتیں کرتے کرتے سو گئی روحاب اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا اٹھا اور نیچے کی طرف بڑھا نظر حامد قریشی پر گئی جو لان میں ٹہل رہے تھے وہ انکی طرف بڑھا۔ آپ سے اس احمقانہ حرکت کی امید نہیں تھی ڈیڈ۔ وہ غصے سے بولا حامد قریشی اسے دیکھنے لگ گئے۔ میں نے کیا کیا ہے۔۔ وہ اس سے بدلے میں پوچھنے لگا۔ خود غرض تو تھے آپ حد سے زیادہ لیکن اتنا گر جائے گا ڈیڈ یہی تو لیتے ری کسی کی بیٹی بھی ہے اور وہ آپکا سگہ بھائی ہے اگر کچھ ہو جاتا میں تو مر جاتا ماں باپ پر کیا ہوتا۔۔ وہ انہیں دیکھتے ہر لفظ میں زہر اگل رہا تھا۔ بکواس مت کرو روحاب۔ وہ غصے سے چیخے تھے۔ ارے آپ تو اتنے مطلبی ہے اپنے باپ کو بھی نہیں چھوڑا اس لیے کہ چاچو سے زیادہ پیار کرتے تھے دادا آپ نے مار ڈالا شرم کر لیتے تھوڑی سب جانتا ہوں آپکے بارے میں۔ وہ افسردگی سے ایک ایک لفظ بولا اور وہ کچھ

کہے بغیر اندر جانے لگی۔ڈیڈا اسکے بعد کچھ نے کیجیے گا میری ری کیساتھ ورنہ روحاب نہیں رہے گا۔وہ انہیں جاتا ہوا
بولا جس پر وہ کچھ کہے بغیر چلے گئے۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ آفس کیلیے تیار ہو رہا تھا ریا اٹھ کر اسکے سامنے آ گئی۔۔ہاں مجھے بتائے بغیر جاؤ گے اب۔۔وہ منہ بسور کر بولی۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو میں نے سوچا نہ جگاو۔وہ نرم لہجے میں مخاطب ہوا۔تو مجھ سے مل کر بھی نہ جاتے۔وہ معصوم شکل بنا کر اس سے پوچھنے لگی۔وہ روجاتا کس اور ہگ کر جے۔۔وہ اسے بتاتے ساتھ ٹائی اٹھا کر باندھنے لگا مگر ریا نے اسکے ہاتھ سے لے لی آج ہئ میں باندھوں گی بریک فاسٹ بھی میں سرو کروں گی۔ریا اسکی باندھتے ہوئے بولی روحاب کی اسکے گرد حصار بنا کر قریب کیا ریا گھبرا سی گئی جس پر روحاب مسکرایا اور ریا نے ٹائی باندھی روحاب نے اسکے ماتھے پر لب رکھے پھر دونوں نیچے آ گئے۔وہ ہبکر سی کھسکا کر بیٹھا ریا اسے ناشتہ سرو کرنے لگ گئی ربیعہ بیگم ریا کی یہ تبدیلی دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور مسکرا دی۔۔۔

وہ دونوں میٹنگ کر چکے تھے اور واپسی کیلیئے روانہ ہو چکے تھے وہ دونوں گاڑی میں موجود تھے راستے میں سانیہ کو نیند آ گئی صائم کی نظر اس پر گئی تو وہی رک سی گئی اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہ سوتے ہوئے لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔یہ کیا ہوا مجھے۔وہ الجھن بھرے لہجے میں بولا اور دوسری طرف دیکھنے لگ گیا۔۔۔

وہ آفس جا چکا تھا ریا کمرے میں آئی اس نے سانیہ کو فون ملایا تین چار رنگز کے بعد فون اٹھایا گیا۔ہیلو کہاں مری ہوئی تھی۔سانیہ اسے منہ بسور کر پوچھنے لگی۔۔کشمیر۔۔ریا آگے ڈھٹائی سے جواب دینے لگی جس پر وہ ہنس دی۔ کیسی ہے۔۔ریا نے اس سے پوچھا۔ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔سانیہ نے اس سے پوچھا۔میں بہت خوش ہوں۔وہ اسے بتانے لگی۔اچھا جی خیریت تو ہے روحاب حامد قریشی کیساتھ خوش۔سانیہ کو حیرت ہوئی۔روحاب بھائی کہو یا جیجو کہو۔وہ منہ بنا کر بولی جس پر سانیہ ہنس دی۔اتنا جیلس۔۔وہ ہنستے ہوئے بولیم۔ہو نہہ۔نوہ منہ بسور گئی۔اچھا

کل ملتے ہیں مجھے تجھ سے بہت سی باتیں شئیر کرنی ہے۔سانیہ اسے بولی ہمم اوکے۔ریا نے بولا وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے ریا کشمیر کے سین سنانے لگی جو وہ بہت خوشی اور پر جوش انداز میں سن رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ٹھیک تو ہے اتنا سیریس۔۔روحاب کی نظر صائم پر گئی پوچھنے لگا۔نہیں کچھ۔نہیں تو سنا بھابی کیسا تھ کیسا رہا ٹرپ۔وہ بدلے میں سوال کرنے لگا۔بہت زبردست اچھا آئیڈیا دیا تو نے۔روحاب کہتے ساتھ سگریٹ جلا کر منہ سے لگا گیا۔کیا ہوا تجھے کوئی پسند آ گیا کیا شکل سے تو ایسا لگ رہا ہے ہارا ہوا عاشق۔روحاب ہنس کر بولا نہیں یار ایسا کچھ بھی نہیں پاگل۔صائم ہنستے ہوئے بتانے لگی ہمم۔وہ سر کو خم دے گیا۔۔۔۔۔

وہ پنک کلر کے لانگ فراک میں نیچے پنک کلر کی ٹائیڈز پہنے ساتھ ہیں کام والا ڈوپٹہ سائیڈ پر لیے بالوں کو کرل کر کے تھوڑے آگے اور تھوڑے پیچھے پشت پر رکھ کر لائٹ سے میک اپ میں کانوں میں ہیوی جھمکے پہنے روحاب جو پرفیوم لگاتا تھا اس نے اپنے ہر وہ چھڑکا اور اپنا عکس شیشے میں دیکھا وہ بے حد حسین لگ رہی تھی ریا کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ آئی تبھی اسکا فون بجا تیا نے فون کی طرف گھنا کر دیکھا ڈیڈ کالنگ ریا نے فوراً فون اٹھایا۔۔۔

کیسی ہو ریا بیٹا۔دوسری طرف صبا بیگم تھی۔میں بلکل ٹھیک آپ کیسی ہیں مام۔ریا ان سے پوچھنے لگی۔میں بھی ٹھیک ہوں۔وہ اسے بتانے لگی روحاب جو ابھی کمرے میں آیا تھا اسکی موجودگی کا احساس ہو کر ریا نے مڑ کر اسے دیکھا روحاب بت بنا اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔جی مام میں کل آؤں گی۔وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے

ایک نظر دیکھ کر منہ دوسری طرف کرتے ہوئے بولی روحاب ایکدم ہوش میں آیا اور کمرے کا دروازہ لاک کر کے کچھ کہے بغیر پیچھے سے اسے حصار میں لیا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔ ج۔۔۔جی مام۔ وہ بامشکل بول سکی روحاب اسے حصار میں لیے اسکی گردن پر لب رکھ گیا ریا کی ریڑھ کی ہڈی میں اک سنسناہٹ سی دوڑی۔

ج۔۔جی ما۔ ریا نے روحاب کو پیچھے کرنا چاہا لیکن روحاب پیچھے ہو ہی نہ جاتا روحاب نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اسکی بازوؤں پر پھیری ریا کانپ کر رہ گئی مناو کے مام۔ ریا نے کہتے ساتھ فون کٹ کیا روحاب اس میں مگن تھا اسکے کان کی لو چومی۔۔ رروحاب۔ ریا نے اسے پکارنا چاہا مگر روحاب اس میں مگن تھا روحاب نے اسکا رخ اپنی طرف کیا اسکی کمر پر بازو ڈال کر قریب کیا اسکے ماتھے پر لب رکھے اسکی ایک گال کو چھوا دوسری گال پر لب رکھے اور پھر کانوں سے جھمکے اتارے اور کاؤچ پر پھینک دیے اور اسکے ہونٹوں پر بڑی بے باکی سے اپنے ہونٹ رکھ گیا ریا بامشکل کھڑی تھی ریا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھی وہ آنکھیں بند کیے بے بس کھڑی تھی روحاب نے اسکا ڈوپٹہ جو اس نے سائیڈ پر کیا ہوا تھا وہ اتارا اور اسے باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور اس پر جھکا ریا نے بہت روکنا چاہا مگر وہ نہیں اور اسکی گردن پر اپنے پیار کی مہر لگانے میں مصروف ہو گیا وہ کانپ رہی تھی ڈر رہی تھی بے بس ہو رہی تھی مگر روحاب اس میں نگن تھا۔

روحاب۔۔۔ کھان۔ وہ ابھی لفظ بول رہی تھی روحاب نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی ششششش کس نے کہا تھا اتنی حسین تیار ہو مجھے روکنا اب بہت مشکل ہے۔ وہ گھمبیر آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا ریا کو لگا اسکا دل ابھی باہر آ جائے گا۔۔

وہ اسی میں مگن تھا تبھی دروازہ ناک ہوا اس مداخلت پر روحاب کو اچھا خاصا غصہ آ گیا۔ یس

وہ سرد لہجے میں مخاطب ہوا۔ سر ڈنر لگ گیا ہے۔ سرونٹ بتانے لگی۔ ہم نے جب کرنا ہوگا کر لیں گے وہ اسے سرد لہجے میں بتانے لگا جس پر وہ خاموش ہوگئی اور چلی گئی روحاب نے ریا کی طرف کیا جو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی ۔میں کیا سوچ رہا ہوں۔ وہ اسکی گال کو چھو کر لہجے میں دوبارہ نرمی لیے بولا ریا کچھ بولنے کی کیفیت میں نہیں تھی۔ کیوں نا ہم دونوں فارم ہاؤس چلیں جہاں ہم دونوں کو تنگ کرنے والا کوئی بھی نہیں ہو۔ وہ اسکی گردن پر پیار کی مہر لگا کر کہنے لگا۔ نہیں بلکل نہیں مجھے کہیں نہیں جانا میں یہی ٹھیک ہوں وہ ایک دم فوراً بول اٹھی اسکے انداز پر روحاب ہنسے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

وہ بیٹھی کسی دوسری ورکر سے ہنس کر باتیں کر رہی تھی صائم کی نظر اس پر گئی تو چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آگئی سانیہ کی نظر اس پر گئی تو صائم نے نظریں دوسری طرف کرلی۔ سانیہ دوبارہ بات کرنے میں مصروف ہوگئی۔۔۔
وہ رکشے کے انتظار میں آفس سے باہر کھڑی تھی صائم جو گھر کی طرف روانہ ہو رہا تھا نظر اس پر گئی تو گاڑی روک شیشہ نیچے کیا سانیہ پریشان نظروں سے گاڑی کے اندر بیٹھے شخص کو دیکھنے لگی۔ آپ یہاں خیریت۔ لہجہ میں فکر مندی تھی۔۔ رکشے کا انتظار کر رہی ہوں سر۔ سانیہ نے اسے بتایا۔ پہلے کافی لیٹ ہوگیا آنٹی پریشان ہو رہی ہوں گی آپ اندر آکر بیٹھ جائیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ چہرہ سامنے کیے اسے کہنے لگا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی اس پر یقین تو خود سے بھی زیادہ تھا صائم نے گاڑی سڑک پر دوہرا دی۔۔۔۔
وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا اور سانیہ خاموش بیٹھی تھی۔ انٹی کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ جی سانیہ نے جواب دیا جس پر وہ سر کو خم دے گیا اس دن آپ کیا بات کر رہے تھے جو میرے ساتھ کچھ بول

رہے تھے پھر چپ ہو گئے۔ سانیہ نے اس سے پوچھنا چاہا۔ صائم نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا۔ نہیں کچھ نہیں۔۔ لہجہ سپاٹ تھا وہ خاموش ہو گئی اور اس نے گاڑی روکی۔ اللہ حافظ وہ کہتے ساتھ گاڑی سے اتر گئی۔۔۔۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو ریا اسے کہیں نہیں دیکھی وہ اٹھا نظر ڈریسنگ پر گئی ریا کھڑی لپسٹک لگا رہی تھی ریا نے اسے شیشے سے دیکھا اسکے ہاتھ رکے روحاب اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ خود پر پرفیوم لگا کر بیڈ کی طرف بڑھی سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا اسے دیکھے بغیر وہاں سے جانے لگی۔ روحاب نے اسکا ہاتھ کھینچ کر قریب کیا اور وہ سیدھا روحاب پر گری ریا کی ہارٹ بیٹ ایک دم تیز ہو گئی۔

Thanks for making me beautiful last night and for being so beautiful🙈😍

وہ اسکے کان میں مدھم اور گھمبیر آواز میں کہنے لگا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہ اس سے الگ ہوئی۔ میں اس لیے تیار نہیں ہوئی تھی۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر اسے دیکھے بغیر بولی مطلب تم میرے لیے تیار نہیں ہوئی۔ روحاب بیڈ سے اٹھ کر اسکے قریب ہو کر بولا۔ نہیں ہوئی تمہارے لیے تھی مگر اس لیے نہیں وہ کہتے ہیں نا۔ ریا کہتے کہتے رک گئی روحاب اسے دیکھنے لگ گیا۔ کیا ہوا۔ روحاب اس پر اپنی براؤن آنکھیں ڈالے بولا تم کنفیوز کر رہے ہو مجھے۔ ریا نظریں جھکائے دانتوں تلے لب دے کر بولی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں میں تو کھڑا ابھی تین قدم دور ہوں۔۔ وہ اسے فاصلہ بتانے لگا۔ ہمم میں کہ رہی ہوں ہوتا ہے جب ہسبنڈ آفس سے گھر آتا ہے تو بیوی اس طرح تیار ہوتی ہے۔ ریا اسے دیکھے بغیر بتانے لگی۔ یعنی تم روز یوں تیار ہو گی۔ روحاب نے اسکے قریب ہو کر پوچھا۔ ریا نے گھبراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تو پھر میرا دل تو روز یوں بے تاب

ہو جائے گا بے بس ہو جائے گا وہ اسکے قریب ہو کر چہرے پر ہاتھ رکھ کر بتانے لگا۔ ریا نظریں جھکا گئی چہرہ شرم سے لال ہو گیا۔ روحاب مجھے نیچے جانا ہے۔۔ وہ اسکی قید سے آزاد ہو کر نیچے کی طرف چلی گئی روحاب اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔

روحاب بریک فاسٹ کر کے آفس کیلیے نکل رہا تھا ریا اسے بائے کہنے گیٹ تک ساتھ آئی روحاب میں ڈرائیور کیساتھ مام ڈیڈ کے گھر چلی جاؤں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اجازت مانگنے لگی۔ ٹھیک ہے جلدی آجانا میرے آنے سے پہلے۔ وہ پیار سے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے چلا گیا ریا مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ گھر آئی صبا بیگم سے ملی ندیم قریشی سے ملی اسے ٹھیک دیکھ کر صبا بیگم کے دل کو سکون سا ملا وہ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ تم بیٹھو میں تمہارے پسندیدہ کپ کیکس اور بریانی بناتی ہوں۔ وہ پیار سے کہتے ساتھ چلی گئی۔۔
ریا بیٹا میں نے وکیل سے بات کر لی ہے تم نے بس وہاں کہنا ہے تم نے روحاب کو تلاخ دینی ہے۔ ندیم قریشی نے جان کر یہ بات ہوئی انکی بات سن کر ریا کو دھچکا لگا نہیں ڈیڈ بلکل نہیں مجھے نہیں لینی اس سے ڈیوارس۔ وہ ایکدم بول گئی جس پر وہ ریا کو دیکھنے لگ گئی۔ کیا مطلب۔ وہ پریشانی سے بولے۔ نہیں ڈیڈ میں اور وہ بہت خوش ہیں ساتھ آپ وکیل کو منع کر دیں مجھے نہیں لینی ڈیوارس وہ میرے بغیر مر جائے گا۔ وہ انہیں بتانے لگی۔ یہ سب باتیں ہوتی ہیں بیٹا وہ جھوٹا ہے ابھی بھی وہ کسی لڑکے سے مل رہا ہے۔ وہ اسے بتانے لگے۔ نہیں ڈیڈ ایسا کچھ بھی نہیں مجھے پورا یقین ہے میں رہوں چھ مہینے ساتھ آپ نہیں۔ ریا انہیں بتانے لگ گئی جس پر وہ خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔

کیسی ہے۔ ریااپنے مام ڈیڈ کے گھر سے سیدھا ساتھ والے ریسٹورنٹ میں سانیہ سے ملنے آئی تھی اور سانیہ کو وہاں پہلے سے موجود پا کر اسکے سینے سے لگی۔ کیسی ہے۔ سانیہ پوچھنے لگی میں بلکل ٹھیک تو کیسی ہے۔ ریااس سے پوچھنے لگی۔ میں بلکل ٹھیک۔ سانیہ کہنے لگی پھر دونوں کرسی کھسکا کر بیٹھے اور سانیہ اس سے باتیں کرنے لگ گئی جاں وغیرہ کے بارے میں بتانے لگ گئی سب بتانے لگ گئی وہ سن رہی تھی اور پھر اس نے بھی کشمیر کے بارے میں۔ بتایا۔۔۔۔

اچانک ریا کی نظر ایک لڑکا اور لڑکی پر گئی یار یہ روحاب نہیں ہے۔ ریاسانیہ سے بولی سانیہ مڑ کر دیکھنے لگی۔ روحاب بھائی ہی ہیں۔ وہ بتانے لگی ریا غور سے دیکھنے لگی روحاب نے اس لڑکی کو سینے سے لگایا۔ ریا کو حد سے زیادہ غصہ آیا اٹھ کر جانے لگی سانیہ نے اسے روکا۔ ادھر کوئی تماشا نہیں کر گھر جا کر بات کریں۔ سانیہ اسے روکتے ہوئے بولی۔ میرے روحاب کو کیسے گلے لگایا میرے روحاب کو کیسے۔ وہ غصے سے بولی۔ روحاب وہاں سے نکل گیا اور سانیہ اسے پانی پلانے لگی۔۔۔۔۔۔

کیسے کون تھی وہ لڑکی ڈیڈ نے کہا تھا وہ اس وقت کسی لڑکی کیساتھ ہو گا کون تھی۔ وہ بیڈ پر بیٹھی روتے ہوئے بول رہی تھی کیا ڈیڈ جانتے ہیں اس لڑکی کے بارے میں لیکن روحاب کیسے مجھے یقین نہیں آرہا ہے۔ وہ روتے ہوئے بولتی چلی جا رہی تھی بار بار اس لڑکی کا روحاب کو گلے لگنا اسکی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا کیسی ہوئی اتنا قریب میرے روحاب کے۔ وہ غصے سے ہاتھوں کے ناخن اپنی ہتھیلیوں میں چھبا کر بولی اسکے ہاتھ پر ہلکی سی خراش آگئی

مگر ریا کو درد نہیں ہوا بس اسے اس لڑکی کے بارے میں جاننا تھا کون تھی کیوں روحاب کے اتنے قریب تھی۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ گھر میں داخل ہوا اور فوراً اوپر کی طرف بڑھ گیا وہ دروازہ کھول کر کمرے میں آیا ریا کی سسکیوں کی آواز سے وہ پریشان ہوا اور اسکی طرف بڑھا۔ ری سب ٹھیک ہے تم رو کیوں رہی ہوں کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے۔ وہ حد سے زیادہ پریشان ہو گیا تھا اسکے پاس آکر پیار سے پوچھنے لگا ریا کچھ کہے بغیر منہ دوسری طرف کر کے رونے لگ گئی۔ ری بتاؤں نا میری جان کیا ہوا تمہیں روحاب پیار سے پوچھنے لگا وہ بس رو رہی تھی کچھ بول نہیں رہی تھی۔ کیا ہوا ہے تم میرے لیے تیار بھی نہیں ہو تم نے کہا تھا تم ہو گی میرے لیے تیار۔ وہ پیار سے پوچھنے لگا۔ نہیں ہونا مجھے تمہارے لیے تیار نہیں ہونا وہ روتے غصے سے اسکی طرف دیکھ کر کہنے لگی۔۔ ہوا کیا ہے یوں کیوں غصہ ہو رہی مجھ سے آنسو تو صاف کرو تم جانتی ہوں میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ روحاب نے اسکے آنسو صاف کیے۔ مت چھوؤں مجھے۔ وہ غصے سے اسکا ہاتھ پیچھے کر گئی۔ ری ہوا کیا ہے بتاؤں گی مجھے روحاب کی پریشانی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ میں آج ریسٹورنٹ سانیہ سے ملنے گئی تھی۔ ریا نے اسے بتایا۔ پھر اس نے کچھ کہا۔۔ روحاب اس سے پوچھنے لگا۔ نہیں وہاں میں نے تمہیں کسی لڑکی کیساتھ دیکھا تم اسے ہگ کر رہے تھے کیسے کیوں کیوں اسے اپنے اتنے قریب آنے دیا اور کون تھی وہ لڑکی روحاب بتاؤں مجھے۔ وہ روتے ہوئے چیخ کر اس سے پوچھنے لگی اسکے ماتھے پر سلوٹیں آئی وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔ تمہیں یقین نہیں مجھ پر۔ وہ اسے اعتماد بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ ہے یقین اس لیے تو پوچھ رہی ہوں تم سے تم جو بتاؤ گے مان لوں گی تم پر اندھا اعتماد ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ری ابھی نہیں وقت آنے پر بتاؤں گا مگر ابھی اپنے ذہن میں یہ بات رکھنا کہ روحاب کی زندگی میں صرف ری ہے تھی اور رہے گی کوئی اور نہیں آسکتا کبھی نہیں۔ وہ اسے پیار سے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بتانے لگا خبردار جو کوئی آئی گلے کیوں لگے تھے تمہارے اتنے قریب آنے کا حق صرف میرا ہے صرف میرا۔ وہ پورے حق سے اسکے قریب ہو کر یہ بات بولی تھی روحاب مسکرایا۔ پکا آج کے بعد وہ قریب نہیں آئے گی میرے

صرف میری ری میرے قریب آسکتی ہے۔ وہ اسے سینے سے لگا کر کہنے لگا۔ بلکل صرف میں صرف میں۔ وہ اسکے سینے سے لگی بولی ہے کون وہ روحاب۔ ریانے ایک بار پھر سے پوچھا۔ کہاناوقت آنے پر بتاؤں گا۔ وہ اسے بتانے لگ گیا جس پر ری خاموش ہوگئی اور اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔

ریا کو پوری رات نیند نہیں آئی تھی وہ یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی آخر وہ کون ہے اور کیوں روحاب کے اتنے قریب ہے اور روحاب کیوں اسکے گلے لگا ہوا تھا بہت سے سوالات اسکے دماغ کے گرد گردش کر رہے تھے وہ پوری رات نہیں سو سکی تھی۔۔

صبح وہ اٹھ بیٹھی پوری رات سوچ سوچ کر پریشانی حد سے زیادہ بڑھ رہی تھی وہ اٹھ کر بیٹھی سر پر ہاتھ رکھا روحاب کی آنکھ کھلی نظر اس پر گئی۔ کیا ہوا ری سب ٹھیک تو ہے۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ہمم۔ وہ سر کو خم دے گئی۔ تم ابھی تک وہی بات سوچ رہی ہو میں نے کہا ناوقت آنے پر سب بتاؤں گا پریشان نہ ہو۔ وہ اسے تسلی دینے لگا۔ تم بتادو مجھے پھر۔ وہ اسے پھر سے بولی۔ کہاں نا بتادوں اچھا اب نہیں ملوں گا اس سے فون کی حد تک رہوں گا تمہیں وقت آنے پر بتادوں گا۔ وہ اسے بتانے لگا جس پر ریا خاموش ہوگئی اور بیڈ سے اٹھ کر جانے لگی روحاب نے اسکا بازو کی کلائی پکڑ کر کھینچا۔ اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔ آئی لو یو۔ وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے مسکرا کر بولا ریا زبردستی مسکرائی اور آٹھ گئی۔۔۔۔۔

روحاب نے ناشتہ کیا اور آفس کیلیے نکل گیا وہ اسے گیٹ تک چھوڑنے گئی اور چھوٹ کر واپس کمرے کی طرف بڑھ گئی اور پریشانی سے چکر کاٹنے لگی۔ کون ہو سکتی ہے اور یہ بتا کیوں نہیں رہی وہ پریشانی سے چہرے پر آئے

بالوں کو پیچھے کر کے خود سے کہنے لگی تبھی اسکے فون کی رنگ بھی ریا کی نظر فون پر گئی اس نے فون اٹھایا تو آن جاؤں نمبر سے ایک ویڈیو آئی ہوئی تھی۔ کون۔ ہے یہ۔ وہ فکر مندی سے خود سے کہتے ساتھ ویڈیو ڈاؤنلوڈ پر لگائی جب وہ ڈاؤنلوڈ ہو گئی توریا نے دیکھی اسکی آنکھوں میں بے یقینی آگئی روحاب کلب میں بیٹھا تھا ایک لڑکی جس کے کپڑے صرف نام کے تھے اسکے گلے میں ہار بنا کر کھڑی تھی اور وہ اسے دیکھ رہا تھا ریا کی آنکھوں سے ایک ایک کر کے آنسو نکلنے لگے وہ فون بیڈ پر پھینک کر دوبارہ سے رونے لگ گئی نہیں یہ روحاب نہیں ہو سکتا نہیں یہ روحاب نہیں ہو سکتا۔ وہ خود کو جیسے یقین دلوا رہی تھی۔۔۔۔

وہ گھر آیا ربیعہ بیگم کی نظر اس پر گئی۔ آج اتنی دیر سے خیریت تو ہے نا وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ جی بس کام زیادہ تھا۔ وہ جواب دے کر اوپر کی طرف بڑھا وہ کمرے میں آیا وہ خاموش بیٹھی تھی روحاب اسے دیکھ کر مسکرایا اور کوٹ جو پہنا ہوا تھا وہ اتار کر بیڈ پر رکھا اور فریش ہونے باتھروم چلا گیا۔ اسکے پیچھے ریا بیڈ سے اٹھی اور اسکا پہنا ہوا کوٹ اٹھا کر خوشبو سونگھنے لگی۔ لیڈیز پرفیوم۔ وہ سونگھتے ہوئے بولی اور جیسے ہی باتھروم کا دروازہ کھولنے کی آواز ریا نے کوٹ وارڈروب میں رکھ دیا روحاب باہر آیا۔ وہ میرا کوٹ۔۔ روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ہاں وہ میں نے وارڈروب میں رکھ دیا تم آجاؤ میں کھانا لگوا دیتی ہوں۔۔ وہ اسے کہتے ساتھ چلی گئی روحاب بھی خاموشی سے اسکے پیچھے آیا۔۔

آج بہت تھک گیا ہوں مجھے تم اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ۔ وہ ریا کو دیکھتے ہوئے پیار سے کہنے لگا۔ روحاب کیا بچپنہ ہے خود کھاؤں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔ نہیں مجھے تمہاری ہاتھوں سے کھانا ہے۔ وہ اسے ضدی انداز میں کہنے

لگا۔ کیا فضول ضد ہے روحاب۔ وہ منہ بنا کر کہنے لگی۔ میں بھی تمہاری ہر ضد پوری کرتا ہوں تم بھی کر دو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا ریا کو مجبوراًاسے کھلانا اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانا پڑا وہ اسے کھلا رہی تھی روحاب مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ زیادہ نے سوچوری میں تمہیں سب بتادوں گا۔ وہ کھانے کے بعد جب کمرے میں جا رہے تھے روحاب پیار سے کہنے لگا وہ خاموش رہی۔۔۔۔۔۔

وہ صبح آفس کیلیے تیار ہو رہا تھا۔ ناشتہ لگ چکا ہے آجاؤ وہ اسے دیکھے بغیر کہتے ساتھ جانے لگی روحاب نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔ اور پیار اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا اور گال پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا۔ پیار کرتی ہوں نا مجھ سے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ریا اثبات میں سر ہلا گئی۔ کتنا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ تمہارے جتنا تو نہیں لیکن کرتی ہوں کوشش کروں گی تم سے آگے نکل جاؤں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے جواب دینے لگی۔ پھر اتنی اتنی دور رہتی پاس رہا کرو نا میرے۔ وہ اسکی گردن پر لب رکھتے ہوئے کہنے لگا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہ آنکھیں بند کر گئی۔ لیکن یہ پیار تب تک رہے گا روحاب جب تک ہم دونوں کے بیچ کوئی تیسرا نہیں آئے گا جیسے ہی کوئی تیسرا آیا ریا کا نام ونشان بھی روحاب تمہاری زندگی میں نہیں ہو گا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ نہیں آئے گا کبھی نہیں آئے گا ہم دونوں کے بیچ کوئی تیسرا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے کہتے ساتھ ماتھے پر لب رکھ گیا ۔ ہم اور آنا بھی نہیں چاہیے ریا اسے تنبیہہ کرتی وہاں سے چلی گئی روحاب مسکراتے ہوئے پیچھے آیا۔۔۔۔

آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ روحاب ربیعہ بیگم اور حامد قریشی جو کہیں جاتا دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ہم لوگ تھوڑی چھٹیاں منانے جا رہے ہیں کچھ دنوں کیلیے انگلینڈ جا رہے ہیں روحاب حامد قریشی کہتے ساتھ نکل گئے ربیعہ

بیگم روحاب اور ریا سے ملی اور وہ انکو خیال رکھنا کا کہتی چلی گئی ان دونوں نے ناشتہ کیا۔ آئی لو یو خیال رکھنا اور اگر ل ور ہو رہی ہو تو آپکا شوہر ہے ناکال کر دینا۔ مجھے۔ وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر وہ مسکرادی وہ اسے اللہ حافظ کہتا چلا گیا۔۔۔۔

سانیہ آفس میں بیٹھی تھی کام کر رہی تھی دو دن سے صائم آفس نہیں آیا آج آیا سانیہ کی نظر اس پر گئی وہ کیبن کی طرف بڑھ گیا سانیہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی نا جانے کیوں اسکو دیکھنے سے اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی قریب کھڑے ہونے سے دل کو کچھ ہوتا تھا وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ریاندا اپنی بہن سے چیٹنگ کر رہی تھی تبھی کسی کا میسج آیا ریا نے چیٹ اوپن کی کل جس نے ویڈیو بھیجی تھی آج ایک تصویر بھیجی تھی روحاب اور وہ لڑکی کسی ریسٹورنٹ کی ٹیبل پر بیٹھے تھے روحاب نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔ کون ہے جو روحاب نظر رکھی کھڑا ہے۔ وہ پریشانی سے کہنے لگی تبھی ایک وائس میسیج اسے ریسیوڈ ہوا اس نے وہ چلایا۔ ریا بیٹا پریشان نہ ہو میں ہوں یہ میں بتا رہا ہوں کہ روحاب غلط ہے اور کل تم مجھے آفس ملنے انا۔ ندیم قریشی کی آواز سن کر اسکی پریشانی کم ہوئی اور وہ او کے لکھ گئی۔۔۔۔

روحاب آفس سے آچکا تھا اس نے کپڑے چینیج کیے اور بیڈ پر رکھے روحاب دوبارہ باتھروم چلا گیا ریا نے فوراً شرٹ اٹھائی اور اسکی خوشبو آج پھر لیڈیز پرفیوم کی خوشبو آرہی تھی وہ غصے سے شرٹ وارڈروب میں رکھ کر لیٹ گئی۔ وہ باتھروم سے آیا تو اسے سوتا ہوا پایا وہ اسکے ساتھ آکر سویا اور اسے قریب کیا۔ میں جانتا ہوں تم نہیں سو رہی

۔وہ اسے قریب کر کے بولا نیند آرہی ہے مجھے۔وہ اسے بتانے لگی۔مجھے سکون چاہیے ری۔وہ مدھم سرگوشی کرتا ہے۔کیسے۔ریا اس سے سوال کرنے لگی۔میرے قریب ہو کر سو میرے سینے پر سر رکھ کر۔وہ اسے بتانے لگا ریا اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔روحاب وہ اسے پکارتی ہے۔بولو میری جان۔وہ پیار سے پوچھتا ہے۔کل ڈیڈ کے آفس جانا ہے مجھے اس دن ٹھیک سے نہیں مل سکی تھی چلی جاؤں۔وہ اس سے سوال کرنے لگی۔ہمم چلی جانا۔وہ پیار سے اسے کہنے لگا اور اسکے ماتھے پر لب رکھ دیتی ہے۔۔۔۔۔

روحاب سوچ کا تھا ری اسے دیکھ رہی تھی۔کیا تمہیں مجھے دھوکا دے رہے ہو نہ تم بتا رہے ہو اور مان بھی رہے ہو تم ملے ہو اس لڑکی سے۔وہ اسے افسردگی سے دیکھتے ہوئے بولی تم تو اپنی ری کیلیے کچھ بھی کر سکتے ہو تو پھر تم نے جب مجھے کہا کہ تم نہیں ملو گے اس سے تو پھر کیوں مل رہے ہو جھوٹ بول رہے ہو تم مجھ سے۔وہ اداسی سے اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔۔۔۔

صبح اسکی آنکھ کھلی ریا اس سے پہلے جاگ رہی تھی۔خیریت تو ہے نا تم ہر روز مجھ سے پہلے اٹھ جاتی ہو۔روحاب پریشانی سے پوچھنے لگا۔ہمم خیریت ہے وہ بامشکل مسکرا کر بولی روحاب بھی ہلکا سا مسکرا دیا مگر وہ جانتا تھا وہ وہی بات سوچ سوچ کر پوری رات نہیں سوئی ہو گی۔روحاب نے پیچھے سے حصار میں لیا۔تھینکیو۔وہ اسے پیار سے کہنے لگا۔کس لیے ریا پوچھنے لگی۔رات سکون دینے کیلیے۔وہ اسکی گال سے اپنی داڑھی چھو کر بولا ریا آنکھیں بند کر گئی وہ اسے بے بس کر جاتا تھا۔وہ کچھ بھی نہیں بول سکی۔آفس نہیں جانا۔وہ گھڑی پر نظر ڈال کر پوچھنے لگی۔دل نہیں ہے لیکن جانا بھی ہے۔وہ منہ بنا کر بولا تو تیار ہو جاؤ۔وہ کہتے ساتھ اس سے الگ ہوئی وہ باتھروم چلا گیا۔۔۔۔

روحاب چلا گیا تھا ریا کمرے میں آ گئی تھی کیا مجھے ان سب تصویروں پر یقین کرنا چاہیے روحاب کہ تو رہا ہے مجھے بتائے گا تو مجھے یقین رکھنا چاہیے لیکن وہ سب کیا ہے لیڈیز پرفیوم کی خوشبو وغیرہ سب وہ کیا ہے۔ ریا ایک عجیب ہی الجھن کا شکار تھی۔۔۔۔

وہ کمرے میں گہری نیند سوئی ہوئی تھی اسکی آنکھ لگ گئی تھی روحاب آفس سے جلدی گھر آ گیا وہ کمرے میں آ کر اپنے سکون کو گہری نیند سوتا پا کر مسکراتے ہوئے فریش ہونے کیلیے باتھروم کی طرف بڑھ گیا وہ فریش ہو کر آیا اور اسکے پاس آ کر اسکے ہمراہ لیٹ گیا۔ اٹھ جاؤری۔ وہ اسکے کان کے قریب ہو کر سرگوشی کرنے لگا وہ نیند میں تھوڑا سا ہلی۔ روحاب نے اسکے ماتھے پر لب رکھے اور اسے مسکرا کر دیکھنے لگ گیا آج جو سارے دن کی تھکاوٹ تھی وہ ختم ہو چکی تھی اسے اس طرح سوتا دیکھ کر ریا کی آنکھ کھلی تو سامنے اسے پایا۔ تم تم کب آئے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ کر سوال کرنے لگی۔ تھوڑی دیر پہلے۔ وہ اسے جواب دینے لگا ریا کی نظر گھڑی پر گئی جو سات بجا رہی تھی شام جے۔ افف ڈیڈ سے ملنے جانا تھا پتہ نہیں کیوں نیند آ گئی۔ وہ سر پر ہاتھ کر افسردگی سے بولی۔ کوئی بات نہیں کل چلی جانا۔ وہ لہجہ میں نرمی لیے بولا وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

وہ اسکے لیے آج کھانا بنا رہا تھا اور وہ شیلف پر بیٹھی چاکلیٹس کھا رہی تھی۔ روحاب۔ ریا نے اسے پکارا۔
ہمم۔ روحاب اثبات میں سر ہلا گیا۔ تم تھکے نہیں ہوئے۔ وہ اس سے سوال کرنے لگ گئی۔ تھکا ہوا تھا اپنی ری اپنی جان اپنے سکون کو دیکھ کر سب تھکاوٹ ختم ہو گئی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے محبت سے بتانے لگا ریا مسکرا دی روحاب

اسکے قریب ہوااور اسکی گال پر لب رکھے۔میں ایک منٹ روم سے ہو کر آئی۔وہ کہتے ساتھ شیلف سے اتر کی اوپر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئی اس نے فون اٹھایااور موبائل دیکھنے لگ گئی۔تین تصویریں تھی ایک میں روحاب نے اسکی کمر پر ہاتھ ڈالا ہوا تھادوسرا وہ لڑکی روحاب کی گال پر لب رکھے کھڑی تھی اور تیسری سینے پر منہ چھپائے ہوئی تھی نظر نہیں آرہی تھی لڑکی کی تصویریں دھندلی مگر روحاب صاف نظر آرہا تھا۔وہ تصویریں دیکھ کر شاک کی سی کیفیت میں چلی گئی۔یہ سب۔اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگی وہ فون رکھ کر اپنے آنسو صاف کرنے لگی ریا بلکل ختم ہورہی تھی وہ سوچ سوچ کر پاگل ہوئی جارہی تھی۔ریبیبی کھانا ریڈی ہے آجاؤ۔وہ اسے پکارنے لگا۔ریا خود کو نارمل کرکے نیچے کی طرف بڑھی ان دونوں نے مل کر کھانا کھایا ریا بلکل خاموش تھی وہ اسکے چہرے پریشانی سمجھ رہا تھا مگر پوچھ کچھ نہیں رہا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ کس لیے پریشان ہے وہ کل اسے سب بتادینے کا دل ہی دل میں فیصلہ کرچکا تھا۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی وہ باتھروم سے فریش ہو کر آیا اور لیٹنے لگا۔تم یہاں سونے کا حق کھو چکے ہو۔وہ اسے تکیہ تھماکر اسے دیکھے بغیر افسردگی سے بولنے لگی۔مطلب۔روحاب کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی۔مجھے نہیں سونا تمہارے ساتھ چلے جاؤں یہاں سے۔وہ غصے سے بولی روحاب اسے دیکھنے لگ گیا تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا بول رہی ہو۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ہمم بلکل پتہ ہے۔وہ اس دفعہ اسے دیکھ کر کہنے لگی۔جاؤں۔وہ اسے باہر جانے کا اشارہ کرنے لگا وہ غصے سے تکیہ لیتا کمرے سے چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگی۔چول انسان لڑنے

کے بجائے چلا گیا چپ چاپ سائیکو مجھے لگا تھا چیخوں گی تو سب کلئیر کر دے گا مگر وہ تو آ کڑ میں آ گیا حد ہے ری۔ وہ غصے سے بیڈ پر ہاتھ مارتے ہوئے غصے سے بول رہی تھی۔۔۔۔

روحاب کو بہت زیادہ غصہ آیا ہوا تھا وہ غصے سے اسٹڈی میں آ کر لیٹ چکا تھا دماغ پھٹ رہا تھا ریا اس قدر غصے میں تھی اور کیوں اس نے یہ بات کی وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔

ریا کو نیند نہیں آ رہی تھی وہ غصے سے بیڈ سے اٹھی اور وارڈروب سے تین چار شرٹس جو وہ پہن کر جا رہا تھا وہ تھامتی ہوئی کمرے سے باہر گئی اور اسٹڈی کی طرف بڑھی وہ جانتی تھی وہ وہی ہو گا وہ اسٹڈی میں داخل ہوئی اور اس پر شدٹس اور کوٹ پھینکا وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا ایکدم اٹھ بیٹھا اور ریا کو دیکھنے لگ گیا۔ یہ کیا ہے۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔ شرٹس اور کوٹ ہے۔ وہ سنجیدگی سے جواب دینے لگا اوہ تھینکیو سوچ مسٹر روحاب حامد قریشی بتانے کیلیے میں تو خوامخواہ پریشان ہو رہی تھی تین دن سے کہ یہ کیا ہے۔ وہ لفظ چبا کر بولی ہوا کیا ہے۔ روحاب اس سے پوچھنے لگ گیا۔ لیڈیز پرفیوم کی خوشبو آ رہی ہے جب تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا روحاب کہ تم نہیں ملو گے دوبارہ پھر تم کیوں ملے اس سے۔ ریا اسے بتانے لگی۔ ریا فضول باتیں مت سوچو اور جا کر سو جاؤ۔ وہ شرٹس اور کوٹ سائیڈ پر کر کے سونے لگا۔ روحاب اگر کوئی تیسری ہوئی نا تو خدا کی قسم کھا کر کہہ رہی ہوں ایک سکینڈ بھی نہیں رکوں گی ادھر۔ وہ اسکے قریب بیٹھ کر آنکھوں میں اداسی لیے اسے بولی۔ نہیں ہے فضول سوچ رہی ہو جاؤں سو جاؤ۔ وہ بیزاری سے جواب دینے لگا ریا کچھ کہے بغیر اٹھ گئی۔ ٹھیک ہے رہو تم

خوشی سے میں جارہی ہوں اوکے اللہ حافظ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتے ساتھ اسٹڈی سے باہر چلی گئی روحاب فوراً اٹھا۔۔۔

وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی اور مین گیٹ کی طرف بڑھی اور کھول کر جانے لگی تبھی اچانک مین گیٹ بند ہوا۔ خبردار جو تم باہر گئی ری تم کہیں نہیں جاؤں گی۔وہ دروازہ بند کرتا اسے کہنے لگا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔کوئی نہیں ہے کوئی تیسری نہیں ائی پر امس کل سب پتہ لگ جائے گا تمہیں۔وہ اسے دروازے کیساتھ لگائے چہرے پر ہاتھ رکھے پیار سے کہنے لگا۔پکا۔ریا اس سے پوچھنے لگی۔پکا۔اس نے اسے کہا ریا خاموش ہوگئی۔چلو روم میں۔وہ اسکا ہاتھ تھامے روم کی طرف بڑھی اور بیڈ پر سونے کا اشارہ کیا۔کل پکا بتاؤ گے نا۔وہ اس سے پھر سے پوچھنے لگی۔ہمم وہ اثبات میں سر ہلا گئی ریا اسکے سینے میں منہ چھپا کر سوگئی اور روحاب نے اسکے گرد حصار بنایا۔۔۔۔۔

صائم کام کر رہا تھا تبھی نظر اس کے کیبن پر گئی جو کسی ورکر کیساتھ ہنس کر باتیں کر رہی تھی صائم کے ماتھے پر سلوٹیں ائی اسے حد سے زیادہ غصہ آیا سانیہ کا یوں فری ہونا وہ غصے سے کیبن سے باہر اور اس کیبن کی طرف بڑھا۔آپ لوگ یہاں باتیں کرنے آتے ہیں یا کام۔وہ سرد لہجے میں کہنے لگا تو ورکر فوراً وہاں سے چلا گیا۔سوری سر۔سانیہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی بی کیئر فل نیکسٹ ٹائم۔وہ سرد و سپاٹ لہجے میں کہتے ساتھ کیبن سے نکل گیا۔۔۔۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو وہ اسکے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی آج آفس سے آنے کے بعد سب کلئیر کرتا ہوں یہ غلط فہمی میں پتہ نہیں کچھ اور ہی نہ کر لے۔ وہ دل میں اسے دیکھ کر بولتے ہوئے آرام سے اسکا سر تکیے پر رکھا اور اٹھ کر فریش ہونے کیلیے باتھروم کی طرف بڑھ گیا وہ فریش ہو کر آیا وہ ویسے ہی گہری نیند سو رہی تھی وہ اسے دیکھ کر مسکرایا میرے دل کا سکون وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگا اور خود پر پرفیوم لگا کر اسکی طرف بڑھا اسکے سر پر بوسہ دیا اسے دیکھنے لگ گیا نا جانے کیوں دل عجیب بے چین تھا وہ کافی دیر اسکے پاس بیٹھے اسے دیکھ رہی تھی۔ آئی لو یو۔ وہ پیار سے کہتے ساتھ اسکی گال پر جھکا ریا کے ہاتھ اسکے سینے پر آ گئی جو ریا نے مضبوطی سے پکڑ لیے روحاب اسکی اس حرکت پر مسکرا دیا۔ روحاب چھوڑو جاؤ آفس۔ وہ نیند میں بول رہی تھی روحاب اسکی بات پر قہقہ لگا کر ہنسا۔ میں نے کب پکڑا ہوا ہے پکڑا تو تم نے ہوا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا ریا ایکدم اٹھ گئی اور اسے دیکھنے لگ گئی روحاب مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی ریا کو شرمندگی نے آگھیرا۔ میں جا رہا ہوں آفس جان تم مجھے خیالوں میں سوچو رات کو ملتے ہیں۔ وہ پیار سے کہتے ساتھ اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھو کر آنکھ مار کر جانے لگا اور وہ ویسے ہی بے بنی بیٹھی اسے جاتا دیکھ رہی وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کمرے سے نکل گیا ریا مسکرا دی وہ دونوں یہ خوش تھے لیکن آگے ان دونوں کیساتھ کیا ہونے والا ہے اس سے دونوں ہی انجان تھے۔۔۔۔

ریا اٹھی اس نے ناشتہ وغیرہ کیا اور شاور لینے کے لیے باتھروم کی طرف بڑھ گئی آج وہ تھوڑا بہتر محسوس کر رہی تھی وہ شاور لے کر آئی بالوں کو ہئیر ڈرائیر سے خشک کیا اور لائٹ سا میک اپ کیا اور خود پر پرفیوم چھڑک کر وہ پرس لیتی کمرے سے باہر آئی۔۔۔۔

ڈیڈ کے آفس چلو۔ وہ گراج میں آ کر ڈرائیور سے مخاطب ہوئی۔ ڈرائیور اثبات میں سر ہلا کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی میں بیٹھا اور ریا پیچھے بیٹھی اور ڈرائیور نے گاڑی گراج سے باہر نکال دی اور سڑک پر بھگا دی پندرہ منٹ میں وہ اپنے ڈیڈ کے آفس کے باہر موجود تھی وہ گاڑی سے اتر کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ اندر آئی اور سیدھا ندیم قریشی کے کیبن کی طرف بڑھ گئی اسلام و علیکم ڈیڈ۔ وہ انکے پاس آ کر سلام کرنے لگی۔ وعلیکم السلام انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کیسی ہو۔۔ وہ ایک اور سوال کرنے لگے۔ بلکل ٹھیک ہوں آپ بتائیں۔ وہ کرسی پر بیٹھ کر پوچھنے لگی۔ میں ٹھیک نہیں ہو ریا تم نے تصویریں تو دیکھ لی وہ انسان تمہیں دھوکہ دے رہا ہے۔۔ ندیم قریشی اسے بتانے لگے۔ نہیں ڈیڈ وہ دھوکہ نہیں دے رہا ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ آج مجھے اس کے بارے میں سب بتا دے گا۔ وہ اعتماد بھرے لہجے میں بولی۔ تصویریں دیکھنے کے بعد بھی تم اس شخص پر یقین کرو گی۔ وہ پریشان ہوئے۔ بلکل وہ میرا شوہر ہے اور مجھے پورا یقین ہے اس پر وہ انہیں دیکھ کر کہنے لگا۔ اچھا تو اس نے تمہیں آج کہا کہ تمہیں سب پتہ لگ جائے گا۔۔ ندیم قریشی اسے کہنے لگے۔ جی۔ وہ انہیں بتانے لگی۔ تو پھر یہ بتانا چاہ رہا تھا۔ ندیم قریشی نے کہتے ساتھ وائس ناٹ ان کیا۔ کس نے کہا میں ری سے محبت کرتا ہوں میں ری سے کوئی پیار ویار نہیں کرتا سمجھے سب اس زمین کیلیے کیا ہے میں نے سب کچھ تم وہ زمین میرے باپ کے نام کرو کل ہی اسے طلاق دے دوں گا۔ روحاب کی آواز اس وائس ناٹ سے آ رہی تھی ریا ششدر سی رہ گئی۔

نہ۔۔۔ نہیں یہ روحاب ن۔۔ نہیں۔ اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا. جی ہاں وہ تمہیں بے وقوف بنا رہا تھا ریا اور تم بنتی چلی جا رہی تھی۔ وہ اسے بتانے لگے۔ نہیں ایک دفعہ پھر سے آواز سنائیں میں کیسے مان لو یہ روحاب وہ روحاب نہیں ہو سکتا۔ ریا کو ابھی تک یقین نہیں آیا انہوں نے پھر سے چلائی نہیں نہیں یہ روحاب نہیں ہے روحاب مجھ

For more visit (exponovels.com)

سے بہت پیار کرتا ہے وہ میرے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے وہ ابھی تک یقین کرنے کو تیار نہیں تھی۔ میں صرف تمہیں سچائی دیکھا رہا ہوں بیٹا اتنا اندھا یقین کسی پر مت کرو تم دیکھ سکتی ہو میں اسی کی چیٹ کھولے کھڑا ہوں وہ اسے کہنے لگے وہ ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی اسکے آنسو جو بہت دیر سے ضبط تھے وہ نکل چکے تھے۔ ڈیڈ میں پھر آؤں گی ملنے۔ وہ بس یہ کہتے ساتھ آنکھوں پر گلاسز لگا کر رونے لگ گئی اور چلی گئی۔ کام ہو گیا ہے حامد۔ ندیم قریشی نے اسکے جانے کے بعد فون ملایا اور اسے کہتے ساتھ فون رکھا اور قہقہ لگا کر ہنسے۔۔۔۔۔۔

وہ گھر آئی اور جو آنسو وہ گلاسز کے پیچھے چھپائے ہوئے تھی کمرے میں آ کر زار و قطار رونے لگی۔ کیسے تم کر سکتے ہو میرے ساتھ زندگی میں پہلی دفعہ روحاب میں نے کسی پر اتنا یقین کیا تھا اور تم نے میرا یقین توڑ دیا وہ سب کیا تھا تم کیسے میں کیسے یقین کر لو۔ وہ روتے ہوئے خود سے کہہ رہی تھی ریا اٹھ کر شیشے کے سامنے آئی۔ کیا حال بنا دیا ہے تم نے کیا میں وہ ریا ہوں نہیں جو لڑتی تھی اپنے حق کیلیے لڑتی ختم ہو گئی ہوں میں کس کیلیے تمہارے لیے پاگل بنا رہے ہو مجھے تم نے مجھے تکلیف دی اب دیکھو میں تمہیں بتاؤں گی تکلیف ہوتی کیا ہے مسٹر روحاب حامد قریشی۔۔ وہ روتے ہوئے شیشے میں دیکھ کر خود سے کہہ رہی تھی۔ میں بتاؤں گی مگر تم میں تو کوئی فیلینگز نہیں ہے نا تمہیں کیا فرق پڑے گا لیکن پھر بھی تم تڑپو گے۔ وہ چیختے ہوئے کہتے ساتھ فریش پر بیٹھ گئی تم بھی ہارو گے تمہیں بھی تکلیف ہو گی۔ وہ روتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ مسل رہی تھی بلکل پاگل لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے روتے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے اور اسکا رونا کچھ کم ہو گیا تھا۔ اس نے نظر گھڑی پر دوہرائی تو روحاب کے آنے کا وقت ہو گیا تھا وہ اس کے سامنے خود کو ٹوٹا ہوا نہیں ثابت کرنا چاہتی تھی وہ اٹھی اور باتھروم کی طرف بڑھ گئی فریش ہونے لگ گئی وہ باتھروم میں بیان کے سامنے کھڑی منہ دھونے لگی اک نظر خود کو۔ دیکھا اور ہنسنے لگ گئی۔ صیحح پاگل بنایا ہے مجھے روحاب تم نے۔ وہ ہنستے ہوئے کہتے ساتھ رونے لگ گئی اور منہ پر چھینٹے مار کر خود کو نارمل کیا۔ اور ٹاول سے منہ صاف کیا۔۔۔

روحاب آیاتو وہ ٹی وی لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی وہ مسکراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔ ری چلو بات کلئیر کرتے ہیں۔ روحاب نے سیدھی وہی بات کی۔ نہیں پہلے تم کچھ کھالو میں کھانا لگا دیتی ہوں ہم پھر بات کرتے ہیں روحاب۔۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے جواب دینے لگی۔ ہمم اوکے میں فریش ہو جاتا ہوں تم لگا دو۔ روحاب اسے کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گیا ریا کی آنکھوں میں نمی آگئی وہ اسے ضبط کرتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آیا ریا کھانا لگا چکی تھی روحاب کھانا کھانے لگ گیا۔ ریا نہیں کھا رہی تھی تم نہیں کھاؤ گی وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ نہیں میں نے کھالیا ہے۔ وہ بامشکل مسکرائی تھی وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگ گیا اس نے کھانا کھالیا ریا نے اسے پانی دیا اس نے پیا۔ چلو روم میں بات کرتے ہیں۔ روحاب کرسی سے اٹھ ریا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا ریا اثبات میں سر ہلا گئی اور آٹھ گئی روحاب کو اچانک چکر آئی۔ روحاب تم ٹھیک ہو۔۔ ریا اس سے سوال کرنے لگی۔ ہاں بس تھوڑے سے چکر آرہے ہیں۔ روحاب اسے بتانے لگا ریا نے اسے سہارا دیا۔ ہم بات صبح کرلیں گے تم ابھی ریسٹ کرو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ ریا اسے سمجھانے لگی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا اور کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گیا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

تم سے ریا نے زندگی میں پہلی دفعہ کسی انسان کو اتنا ٹوٹ کر چاہا ہے روحاب کسی کیلیے روئی ہوں میں مگر تم نے تو مجھے توڑ کر رکھ دیا مجھے نہیں پتہ میں کیسے رہوں گی جو لڑکی دس منٹ تمہیں خود سے دور برداشت نہیں کر سکتا وہ ساری زندگی کیسے رہے گی مگر تم نے مجھے ہرٹ کیا ہے دھوکہ دیا اور میں تم جیسے انسان کیساتھ رہنا بھی نہیں چاہتی

ہوں لیکن شاید تم سے نفرت نہ کر سکو یا تمہیں بھلا نہ سکوں۔ وہ روتے ہوئے کہتے ساتھ اسے نم آنکھوں سے دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔

تمہیں اب پتہ لگے گا تکلیف ہوتی کیا ہے روحاب لیکن میں یہ سب کر کیوں رہی ہوں ویسے تم جیسے شخص کو تو فرق ہی نہیں پڑتا تمہیں تو محبت کا مطلب بھی نہیں پتہ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی اور اسے ہلا یا وہ بے ہوش تھا ریا اسے دیکھتے ہوئے وارڈروب کی طرف بڑھی اور اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے جانے لگی وہ بہت آرام سے وہاں سے چلی گئی۔ کوشش کروں گی تم سے دوبارہ کبھی سامنا نہ ہو۔ وہ اسے ایک نظر دیکھ کر کہتے ساتھ کمرے سے باہر آگئی اور سیڑھیاں اتر کر نیچے کی طرف بڑھ گئی آنسو تھے جو بس نکل ہی جانے تھے لیکن وہ خود روکے کھڑی تھی۔ وہ باہر آئی گارڈ موجود تھا۔ میم آپ۔۔ پوچھنے ہی لگا تھا ریا نے اسے روکا۔ سر کو پتہ ہے میں کچھ دن اپنے ڈیڈ کے گھر رہوں گی وہ بتاتے ساتھ نکل گئی وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

ریا ٹیکسی پر بیٹھ کر گھر کی طرف بڑھ گئی وہ گھر میں داخل ہوئی گھڑی اس وقت دس بنا رہے تھے ندیم قریشی اور صبا بیگم پریشانی سے اسے دیکھنے لگ گئے۔ خیریت ریا بیٹا اتنی رات کو یہاں۔ صبا بیگم پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی۔ ڈیڈ بتائیں گے سب وہ بس یہی جواب دے سکی۔ ڈیڈ آپ میری لندن کی ٹکٹ کروا دیں میں ندا آپی کے پاس جانا چاہتی ہوں کچھ دن۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ٹھیک ہے بیٹا۔ ندیم قریشی نے بغیر کوئی بات کیے بات مان لی۔ لیکن وجہ تم تو خوش تھی روحاب کیساتھ پھر اچانک یوں۔۔ صبا بیگم کو بہت زیادہ پریشانی ہو رہی تھی۔ میں بتاتا ہوں تمہیں سب۔ ندیم قریشی نے بولا جس پر وہ خاموش ہو گئی۔ ایک گھنٹے بعد فلائٹ ہے تم آدھا گھنٹہ آرام کر کو

آدھے گھنٹے بعد ڈرائیور تمہیں ائیرپورٹ چھوڑ آئے گا۔وہ اسے بتانے لگے جس پر وہ خاموشی سے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔آپ بتائیں گے ہوا کیا ہے۔صبا بیگم پریشانی سے کہنے لگی۔اؤ بتاتا ہوں تمہیں۔وہ انہیں بیڈروم کی طرف لے گئی۔۔۔۔۔

ریا بیڈروم میں بیٹھی تھی اسکا دل کر رہا تھا وہ چیخیں وہ روئے زندگی میں جس انسان پر اتنا یقین کیا اسی نہ کھیلا میرے ساتھ۔وہ اداسی سے سر جھٹکتے ہوئے کہنے لگی اور آنکھوں سے ایک موتی ٹوٹ کر رخسار پر گرا اس نے فوراً صاف کرلیا اور آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔

اس وقت وہ جہاز میں بیٹھی تھی اسکی آنکھوں میں نمی تھی وہ باہر دیکھتے ہیں رونے لگ گئی روحاب کیساتھ گزرا ہوا ہر ایک لمحہ یاد کرنے لگی۔کیوں کیا تم۔نے کیوں میں نے کیسے تمہاری باتوں پر یقین کرلیا تم تو کم ظرف انسان تھے میں تمہاری باتوں میں آگئی وہ روتے ہوئے دل میں بول رہی تھی۔۔۔۔۔

اور وہی روحاب دنیا سے بے خبر بے ہوش لیٹا ہوا سکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اسکے ساتھ کیا ہوچکا ہے اسکا پیار اسکا سب کچھ اس سے بے حد دور جاچکا تھا اور وہ بے خبر بے ہوشی کی حالت میں سویا ہوا تھا۔۔۔۔

میں کیوں سوچ رہی ہوں اس انسان کو آخر کیوں کیا ہو رہا ہے مجھے وہ قریب سے گزرتا ہے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگتی ہے کیا ہونے لگا ہے مجھے وہ خود میں بے حد الجھی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ پہنچ چکی تھی وہ ائیر پورٹ پر کھڑی تھی تبھی ایک ٹیکسی والا اسکی طرف بڑھا ریا نے اسے جگہ کا بتایا وہ اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہنے لگا ریا کی آنکھیں حد سے زیادہ سوجی ہوئی تھی وہ کل رات سے نہیں سوئی تھی وہ ٹیکسی پر بیٹھ کر گلاسز لگا گئی تاکہ اگر ندا دیکھے تو پریشان نہ ہو کچھ ہی دیر میں ٹیکسی ایک خوبصورت گھر کے باہر رکی ریا ٹیکسی سے اتری اپنا بیگ لیا اور اسے پیسے تھماتی گھر کے اندر بڑھ گئی۔۔۔۔۔

وہ اندر آئی تو ندا سجل کی پونیاں بنا رہی تھی وہ اسکی طرف بڑھی۔ندا کی نظر اس پر گئی وہ بلکل اسٹل ہو گئی۔ تم سچ میں ہو۔ندا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی ریا اسکے ری ایکشن پر ہلکا سا مسکرائی اور اسکے سینے سے لگ گئی۔ کیسے ہیں آپ۔ ریا اس سے پوچھنے لگی۔ میں ٹھیک تم کیسی ہو۔ وہ بدلے میں سوال کرنے لگی۔ میں بھی ٹھیک ہوں۔ ریا نے بتایا۔ خیریت اچانک یوں۔ندا کو حد سے زیادہ حیرت ہوئی۔بس میں نے سوچا تھوڑا مائنڈ فریش کرنے کیلیے آپ کے پاس آجاؤ۔ وہ بتانے لگی جس پر ندا ہلکا سا مسکرائی۔ کھانا لگاؤ کھاؤ گی۔ندا سجل کو زمین پر چھوڑ کر کچن کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ نہیں میں تھوڑی دیر آرام کروں گی بہت تھک گئی ہوں بھوک نہیں ہے۔ ریا کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئی اور ندا خاموش ہو گئی اتنا تو اسے پتہ لگ گیا تھا کچھ برا ہوا ہے۔۔۔۔

روحاب کی آنکھ کھلی سر بھاری بھاری اس نے سر پر ہاتھ رکھا اور رات یاد کرنے لگا۔ ری۔۔ری۔ وہ اسے پکارنے لگا کوئی جواب نہیں آیا روحاب نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے پانی جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور پیا۔ ری کہاں ہو۔ وہ اب تھوڑا بہتر محسوس کر رہا تھا اس لیے بیڈ سے اٹھ کر نیچے کی طرف بڑھ گیا اسے لگا وہ نیچے ہو گی وہ زینے اتر کر نیچے آیا وہ ٹی وی لاؤنج میں بھی نہیں تھی وہ کچن کی طرف بڑھا وہ وہاں بھی نہیں تھی ڈیڈ کا تو روم ہی لاک

ہے۔وہ پریشان ہو چکا تھا اور پھر بھاگتے ہوا اسٹڈی کی طرف بڑھا ریا وہاں بھی نہیں تھی وہ روم میں دوبارہ ایا۔ری کہاں ہو۔روحاب اسے پھر سے پکارتے ہوئے باتھروم کا دروازہ ناک کرنے لگا مگر کوئی جواب نہیں روحاب نے باتھروم کا دروازہ کھولا ریا وہاں بھی نہیں تھا اسکی پریشانی مزید بڑھ گئی۔کہاں چلی گئی ہے۔وہ پریشانی سے ماتھے پر بل لئے کہتے ساتھ دوبارہ نیچے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

گارڈ گارڈ۔وہ دھاڑا گارڈ فوراً اندر آیا۔یس سر۔وہ پریشانی سے گھبراتے ہوئے پوچھنے لگی۔ریا میڈیم کہاں ہے۔اس نے گارڈ سے غصے سے پوچھا۔سر وہ تو کہ کر گئی ہے ڈیڈ کے گھر جا رہی ہوں اور آپ نے ہی پرمیشن دی ہے۔وہ اسے ریا کی کہی بات بتانے لگا۔ڈیمڈ تمہیں مجھ سے ایک دفعہ پوچھنا چاہیے تھا حد ہوتی ہے پاگل ہو گئے تھے آج سے پہلے کبھی مجھ سے پوچھے بغیر کام کیا ہے کوئی جو اسکی بات سن لی۔وہ درشتگی سے چلاتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ جلدی سے کورٹ پہنتا فوراً باہر نکلا۔فوراً ندیم قریشی کے گھر چلو وہ حکم صادر کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا ڈرائیور نے ایک منت لگائے بغیر گاڑی گراج سے باہر نکالی اور سڑک پر دوہرا دی وہ بیس منٹ کا راستہ دس منٹ پر طہ کروا کر آیا تھا وہ گاڑی سے اترا اور اندر جانے لگا۔سر آپ اندر نہیں جا سکتے ہیں۔گارڈ نے اسے روکا روحاب نے غصے سے اسے زمین پر پٹک دیا۔روکنے کی ہمت بھی نے کرنا میری ری اندر ہے خبردار جو مجھے روکا۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہتے ساتھ اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

ری ری ری۔ وہ ٹی وی لاؤنج میں آتے ساتھ اسے چیختے ہوئے پکارنے لگا۔ ریا یہاں نہیں ہے۔ ندیم قریشی جانتے تھے وہ لازمی آئے گا وہ اطمینان سے جواب دینے لگی۔ اور آپ کو لگتا ہے میں آپکی بات مان لوں گا وہ مجھ سے ناراض ہے میں جانتا ہوں کمرے میں ہے اسے نیچے بلاؤ یا میں خود اوپر چلا جاؤں۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے غصے سے کہنے لگا۔ تم بے شک اوپر چلے جاؤ مگر تمہیں نہیں ملی گی وہ۔ ندیم قریشی اسے بتانے لگے۔ کہاں ہے کہاں رکھا ہے اسے ندیم قریشی مجھے شرافت سے بتا دو ورنہ میں اسے ویسے بھی ڈھونڈ لوں گا۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے غصے سے بولا آنکھیں سرخ ہو چکی رگیں پھول چکی تھی۔ مجھے نہیں پتہ وہ یہاں نہیں آئی۔ ندیم قریشی اسے جواب دینے لگے۔ ہو ہی نہیں سکتا وہ یہی آسکتی اور کہاں جاسکتی ہے۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا۔ یہ تو تم جانتے ہو گے مجھ سے بہتر۔ وہ اسے بدلے میں کوسنے لگے۔ ہاں وہ مجھ سے ناراض تھی مگر وہ مجھ سے دور نہیں جاسکتی یہاں کے علاوہ وہ جائے گی بھی کہاں۔ روحاب کو اچانک خطرہ سا محسوس ہوا تھا۔ یہ تو اب تم جانو ادھر نہیں آئی وہ۔ وہ اسے کہنے لگے صبا بیگم خاموش کھڑی تھی۔ چاچی آپ بتائیں کیا تیبوااع یہاں نہیں آئی سچ بتائیے گا۔ وہ انکی طرف بڑھ کر نرم لہجے میں پوچھنے لگا صبا بیگم نے ندیم قریشی کی طرف دیکھا اور پھر روحاب کی طرف مجھے نہیں پتہ وہ کہاں ہے۔ وہ جواب دے کر کمرے میں چلی گئی۔ عہ انہیں جاتا دیکھنے لگا۔ ندیم قریشی اگر میری ری کو اتنی سی بھی خروش آئی تو تم اپنا حشر یاد رکھو گے یاد رکھنا۔ وہ انہیں وارن کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کہاں جاسکتی ہے شٹ روحاب کس نے کہا تھا رات کو سوجا پتہ نہیں غصے میں کہاں چلی گئی ہو گی۔ وہ دیوار پر زور سے ہاتھ مار کر فکر مندی سے کہنے لگا۔ کراچی کراچی کا چپہ چپہ چھان نا وری کو کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالو چلو۔ وہ

دھاڑتے ہوئے کہتے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا ڈرائیور بہت گھبرا گیا تھا روحاب کا غصہ حد سے زیادہ بڑھ چکا تھا وہ پریشان بھی تھا اور غصے میں بھی تھا۔۔۔۔

وہ ہر جگہ اسے دیکھ چکا تھا وہ کہیں نہیں تھی وہ ریا کے نمبر زپر کال کرنے لگا موبائل آف جا رہا تھا۔ پک اپ دا کال دی وئیر آر یو۔ وہ موبائل جو تکتے ہوئے پریشانی سے کہنے لگا وہ اسے کوئی سو مسڈ کالز کر چکا تھا اور بہت سے میسیجز مگر فون نہیں اٹھایا گیا تھا روحاب کی پریشانی بڑھتی چلی جا رہی تھی اسکا دل بند ہوتا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کہاں جا سکتی ہے۔ وہ غصے سے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا منہ سرخ تھا حالت حد سے زیادہ بگڑی ہوئی تھی صبح کا نکلا ہوا تھا شام ہونے کو آئی تھی وہ نہیں مل رہی تھی۔۔۔

ریا طبیعت ٹھیک ہے۔ وہ جو بلینکٹ میں منہ ڈالے رو رہی تھی ندا کی آواز سے آنسو صاف کرنے لگی۔ جی بس تھکن ہو گئی ہے۔ وہ آواز نارمل رکھتے ہوئے کہنے لگی۔ تم تھوڑی بعد باہر آ جانا کھانا کھانے کیلیے ٹھیک ہے۔ وہ اسے کہتے ساتھ چلی گئی اور ریا منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوبارہ رونے لگ گئی۔۔

اور وہاں روحاب اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو رہا تھا لیکن اسے وہ نہیں ملی تھی وہ سانیہ سے بھی کانٹیکٹ کر چکا تھا مگر بقول سانیہ انکی تین دن سے کوئی بات نہیں وہ پریشان ہو رہا تھا وہ جہاں کہاں سکتی ہے۔۔۔۔

وہ اٹھ کر خود کو نارمل کر کے کمرے سے باہر آئی ندا ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی وہ اسے دیکھ بامشکل مسکرائی اور کرسی کھسکا کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔ لگاؤ کھانا۔ وہ اس سے پوچھنے لگی۔ نہیں بھوک نہیں ہے مجھے۔۔ وک انہیں بتانے لگی۔ ریا سب ٹھیک ہے نا روحاب کیساتھ نکاح ہوا تھا تمہارا مجھے سب پتہ ہے کیا تم دونوں کا کوئی جھگڑا ہوا

ہے۔وہ ریا سے سوال کرنے لگی۔مجھے اسکے متعلق کوئی بات نہیں کرنی۔وہ سرد وسپاٹ لہجے میں بولی۔لیکن کیوں۔۔ندا اس سے پوچھنے لگی۔کیونکہ وہ جھوٹا ہے لوگوں کو اپنے پیار میں پھنستا صرف اپنے مطلب کیلیے فائدہ کیلیے۔وہ اپنے دل کا غبار نکالنے لگی۔۔اور تمہیں کس نے یہ بات کی ہے۔ندا اس سے بدلے میں سوال کرنے لگی۔۔میرے پاس کوئی دس تصویریں ہیں اسکی اور ایک وائس ناٹ بھی ہے جس میں اس نے کہا کہ میں نے ریا سے شادی صرف کسی زمین لینے۔کیلیے کی ہے۔وہ کہتے ساتھ رونے لگ گئی۔۔اور تم نے ان تصویروں اور وائس پر یقین کر لیا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔تصویروں پر یقین نہیں کیا تھا اسکی بات پر یقین کیا تھا مگر اس وائس ناٹ نے مجھے سچائی دیکھا دی۔وہ کہتے ساتھ کمرے میں بڑھ گئی۔ریا سنو تو۔ندا اسے پکارنے لگ گئی۔مگر اس نے نہیں سنی۔۔۔۔۔

وہ حد سے زیادہ پریشان تھا۔اگر کوئی تیسرا بیچ میں آیا تمہاری زندگی میں ریا کا نام ونشان بھی نہیں ہو گا یاد رکھنا۔روحاب کو اسکی بات یاد آئی۔کہاں جا سکتی ہو میں کیسے سمجھ لو تم اس وجہ سے چھوڑ کر گئی ہو یا تمہارے ساتھ کسی نے کچھ کیا ہے۔وہ افسردگی سے کہنے لگا۔اور اچانک ذہن میں بات آئی ڈیڈ نے تو کچھ نہیں کیا۔وہ خود میں بڑبڑاتا ہوا حامد قریشی جو فون کرنے لگا۔۔۔

چھوتی بل پر فون اٹھا لیا گیا۔ری کہاں ہے ڈیڈ۔وہ غصے سے پوچھنے لگا۔گھر میں ہو گی۔وہ لاپرواہی سے جواب دینے لگے۔ڈیڈ سچ میں بتائیں کیا کیا ہے اسکے ساتھ آپ نے۔وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔روحاب مجھے نہیں پتہ وہ کہاں

ہے سچ میں۔ وہ اسے بتانے لگے۔ اگر اسے کچھ ہوا اور اگر آپ نے کیا تو میں بھول جاؤں گا آپ رشتے میں میرے کیا لگتے ہیں۔ وہ کہتے ساتھ فون کاٹ کر دیوار پر مار گیا۔ ری وئیر آر یو۔۔ وہ چیختا تھا۔۔۔۔۔۔

سانیہ پریشان بیٹھی تھی ریا کو کال کی تھی اس نے نہیں اٹھائی تبھی صائم اسکے پاس آیا۔ سب ٹھیک ہے نا۔ وہ اسے پریشان نہیں دیکھ سکتا۔ وہ اسے دیکھنے لگ گئی وہ سر کو خم دے گئی۔ ریلی۔۔ اس نے پھر پوچھنا چاہا جس پر وہ خاموش ہو گئی اور اسے دیکھنے لگ گئی۔ ریا پتہ نہیں کہاں چلی گئی روحاب بھائی بھی بہت پریشان ہے اور میرا فون بھی نہیں اٹھا رہی ہے۔ وہ افسردگی اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں کہنے لگی۔ کیا روحاب نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ وہ پریشانی سے کہتے ساتھ کیبن کی طرف بڑھ گیا اور فون اٹھا کر اسے ملانے لگا فون بند جا رہا تھا۔۔۔۔

ریا ناشتے کے وقت ندا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ ری تم مجھے وہ تصویریں دیکھاؤ۔ ریا نے اپنا پرانا موبائل نکالا جو شادی سے پہلے اسکے پاس تھا اور اپنی چیٹ کھولی اس میں سے تصویریں نکال کر دیکھائی وہ دیکھنے لگ گئی۔ ریا یہ پتہ بھی ہے کون ہے۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ کون آپ کو پتہ ہے۔ وہ اس سے پوچھنے لگی۔ شاید تم بھول رہی ہو روحاب اور میری بہت اچھی دوستی تھی آپس میں ہر بات سب سے پہلے مجھ سے شئیر کرتا تھا اور یہ مومل ہے ہماری کزن روحاب کی بہن۔۔ وہ اسے بتانے لگی۔ ہو ہی نہیں سکتا وہ تو مر گئی تھی۔ ریا بے یقینی سے بولی۔
نہیں ریا وہ ہمیں تائیس نے جھوٹ بولا تھا تائیا اسے یتیم خانے چھوڑ آئے تھے اور روحاب کو یہ بات پتہ لگ گئی تھی روحاب تب فرسٹ ائیر میں تھا اور اس نے اسے اپنے کسی دوست کے فلیٹ میں رکھا تھا اسکا دوست باہر کے ملک رہتا تھا تو روحاب کے پاس چابی تھی روحاب نے اسے وہاں رکھ دیا اور ایک کام کرنے والی کو بھی اسکے پاس چھوڑ

دیا کالج سے آتے وقت وہ اپنی بہن سے ملتا تھا جب موقع ملتا تھا اس سے ملتا تھا اور یہ بات صرف میں اور روحاب جانتے تھے۔۔ وہ اسے بتانے لگی۔ آپ کو کیسے پتہ یہ سب کہ یہ وہی ہے۔ وہ اس سے پوچھنے لگی۔ میرا اب تک روحاب سے کانٹیکٹ ہے تم جانتی ہو وہ تمہیں کس حد تک چاہتا ہے وہ پاگل ہو رہا ہے ادھر تمہارے لیے یقین نہیں آ رہا تو یہ وائس سن لو۔ ندا سرد لہجے میں کہتے ساتھ وائس نوٹ آن کر گئی۔ پتہ نہیں کہاں چلی گئی یا تو ڈیڈ نے کچھ کیا ہوا پھر مومل کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو کر چلی گئی میں ڈھونڈ کر تھک چکا ہوں مل ہی نہیں رہی کل بتانا تھا اسے سب پتہ نہیں کیسے مجھے نیند آ گئی۔ روحاب کی آواز سے لگ رہا تھا وہ کس قدر تکلیف میں ہے۔۔ ریا ندا کو دیکھنے لگ گئی۔ یہ۔۔۔ کب کیا اس نے۔ ریا سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے۔۔ وہ اسے بتانے لگی ریا افسردگی سے ندا کو دیکھنے لگ ے ئی۔ وہ تمہیں اس لیے ابھی نہیں بتا رہا وہ اسے گھر لے کر آنا چاہتا تھا تائیا کو پتہ لگ گیا تھا کہ روحاب کو پتہ ہے اسکی بہن زندہ ہے اور یہی وجہ تھی کہ وہ پریشانی میں روز اپنی بہن سے ملتا تھا۔ وہ اسے سارے بات تفصیل سے بتانے لگی۔ آپی۔ ریا نے ندا کو پکارا۔ ندا اسے دیکھنے لگ گئی۔ آپ روحاب کو نے بتایئے گا کہ میں یہاں ہوں۔ وہ کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئی جو آنسو اس نے وہاں ٹیبل پر کب سے ضبط کیے ہوئے تھے وہ زار و قطار نکلنے لگے۔ میں ہوں ہی پاگل کبھی اسے سمجھ ہی نہیں سکی۔ وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں لے کر غصے سے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا تھا دیوار کو تک رہا تھا اچانک نظر ساتھ والی خالی جگہ پر گئی کل تک وہ اسے ساتھ یہاں سوتی تھی اسے محسوس کرتا اسے قریب محسوس کر کے ایک سکون سا ملتا تھا اور اب اسکا دل بند ہو رہا تھا دو راتیں ہو گئی تھی اسکی ایک منٹ آنکھ نہیں لگی تھی۔ روحاب۔ تبھی ریا کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔ ری۔۔ اسکی آواز سن کر چہرے

پر مسکراہٹ آئی وہ فوراً مڑ کو کمرے میں نظر گھمانے لگا وہ کہیں نہیں تھا روحاب کا وہم تھا وہ اداسی سے بیڈ پر دوبارہ لیٹ گیا۔۔

اس مے ایک پل کیلیے آنکھیں بند کی توریا کو مسکراتا ہوا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے آیا۔ وہ ایک دم آنکھیں کھول گیا۔ کہاں چلی گئی ہوتی تم جانتی ہو تمہارا روحاب نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر مت جائے گا ختم ہو جائے گا اگر ناراض ہو کر گئی ہو تو پلیز زآجاؤری میں نہیں رہ سکتا۔ وہ ایک درد سے بولا اور کرب آنکھیں بند کرلی۔

یہ رات کی خاموشی یہ عالمِ تنہائی
پھر درد اٹھا دل میں پھر یاد تیری آئی 💔

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی تھی وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔ میں صرف تمہارا ہوں صرف تمہارا۔ روحاب کی آواز ریا کے کانوں سے ٹکرائی تھی ریا کی آنکھوں میں پھر سے نمی آگئی مجھے نہیں پتہ کیسے رہ سکوں گی تمہارے بغیر لیک۔ اب تمہارا سامنا کرنے کی ہمت بھی نہیں ہے مجھ میں۔ وہ کہتے ساتھ اپنا رونا پھر سے شروع کر گئی ریا کمزور پڑ چکی تھی بلکل کمزور۔۔۔۔۔

صبح وہ باہر آئی۔ ندا اسکے پاس آئی ریا اسے دیکھنے لگ گئی ریا وہ رو رہا ہے پلیز ززصرف ایک دفعہ صرف ایک دفعہ بات کرلو وہ ختم ہو جائے گا ری پلیز زز میں نے بتا دیا ہے تم یہاں ہو۔ وہ اسے بتانے لگی۔ مجھ میں نہیں ہے ہمت۔ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں جواب دینے لگی۔ ایک دفعہ تم اسے کہو گی مجھے امید ہے وہ تم سے ناراض نہیں ہو گا۔ وہ اسے بولی ری انہیں دیکھنے لگ گئی۔ وہ ڈزرو نہیں کرتا وہ مجھ سے بہت اچھی لڑکی ڈزرو کرتا ہے جو اس پر ٹرسٹ

کریں جو اس کے پیار کو سمجھے وہ ڈزرو کرتا ہے۔وہ آنکھوں میں نمی لیے اداسی سے جواب دینے لگی۔تم یہی بات کردو اسے۔ندا نے اسے پھر کہا۔اوکے اسے کہیں میرے نمبر پر فون کرے نمبر۔بتاتے ساتھ وہ کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

دو سکینڈ میں کال آگئی۔ ری کہاں تھی تم میں کتنا پریشان ہو گیا تھا ایک دفعہ کہتی تو سہی مجھے کچھ ری میری بات سنو۔ روحاب کی آواز میں بے چینی تھی۔ مجھے کچھ نہیں سننا میں نے بس یہ کہنے کیلیے فون کیا ہے تم دھوکے باز ہو نفرت ہے مجھے تم سے آج کے بعد فون مت کرنا یہاں۔ ریا اپنے آنسوؤں پر قابو کیے بہت ہمت سے غصے سے بولی روحاب اسکے الفاظ سن کر ایک دم ششدر سا رہ گیا۔ تم کیسے رہ سکتی ہو میرے بغیر میری بات تو سنو میں نے تمہیں دھوکہ نہیں دیا تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔ وہ افسردگی سے اسے کہنے لگا۔ مجھے کچھ نہیں سننا میں نے جو سننا تھا سن لیا جو کہنا تھا کہ لیا آج کے بعد فون نہ آئے یہاں اور پلیز زیہاں مت آنا کیونکہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تم نے بہت تکلیف دی ہے مجھے۔ ریا نے کہتے ساتھ فون بند کر دیا۔ ری ری ری سنو۔ وہ اسے پکارتا رہا مگر فون کٹ ہو چکا تھا روحاب فون کو دیکھنے لگ گیا اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ریا زارو قطار رونے لگ گئی۔ میں تمہارے قابل نہیں ہو معاف کر دینا مجھے مگر اتنا سب کرنے کے بعد بھی اگر تمہارا سامنا کرلو تو مر جانا چاہیے مجھے ہاں جانتی ہوں تمہیں تکلیف ہو گی لیکن ہو سکتا ہے تمہیں عقل آجائے اور تم ریا کو بھول کر کوئی ایسی لڑکی سے شادی کرلو جو تم سے پیار کرتی ہو اور تمہارے قابل بھی ہوں۔ کہتے ساتھ وہ گھٹنوں میں منہ دے کر حد سے زیادہ رونے لگ گئی۔۔۔۔

اور وہ ریا سے بات کرنے کے باکسنگ کر رہا تھا پسینہ سے بھرا ہوا تھا بال بکھرے ہوئے تھے وہ غصے سے پنچنگ بیگ پر مکے مار رہا تھا اور ریا کی باتیں یاد کر کے دماغ خراب ہو رہا تھا اور غصے سے اسکا پنچنگ بیگ چھوڑتا دیوار کیساتھ ٹیک لگا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اور ریا کیساتھ گزرا ہوا ہر پل یاد کرنے لگا کیسے وہ کہ سکتی ہے جو میرے دور سے جانے

سے ڈر جاتی تھی ہمیشہ کہتی تھی میرے ساتھ رہنا تم کیسے کر سکتی ہو۔ وہ سر پکڑے بولا اور اسکی آنکھوں میں نمی آ گئی وہ آنسو فوراً صاف کر گیا۔۔۔۔۔

آپ نے خیریت ہے مجھے یہاں بلایا ہے۔ سانیہ کرسی کھسکا کر صائم سے سوال کرنے لگی۔ ریا سے کانٹیکٹ ہے۔ وہ مطلب کی بات پر آیا۔ نہیں۔ اس نے جواب دیا۔ پتہ نہیں ریا کو کیا ہوا ہے وہ روحاب کو پتہ نہیں کیا کیا بول چکی ہے جس سے اسکا حشر برا ہوا ہے پاکستان سے لندن چلی گئی ہے وہ پتی نہیں کیا ہوا ہے میں بہت پریشان ہوں۔ صائم پریشانی سے کہنے لگا۔ مجھے نہیں پتہ کچھ بھی۔ سانیہ نے جواب دیا جس پر وہ افسردگی سے سر جھٹک گیا۔ ویسے آپ اتنا پیار کیوں کرتے ہیں روحاب سے۔ سانیہ نے پوچھنا چاہا۔ اس نے تب میرا ساتھ دیا تھا جب میرے ساتھ کوئی نہیں تھا میری ماں کی جان بچانے کیلیے ہر ممکن کوشش کی مگر موت لکھی ہوئی تھی آ گئی انہیں۔ وہ افسردگی سے کہنے لگا۔ کیا ہوا تھا آپکی مام۔ وہ سوال کرنے لگی۔ اچانک طبیعت خراب ہوئی ہسپتال لے کر گیئے ڈاکٹر نے کہا برین ہمبرج ہے انہیں بہت سے پیسے مانگے تب میرے پاس تھے ہی نہیں اتنے پیسے روحاب نے اپنے باپ سے مانگے تو انہوں نے صاف منع کر دیا۔ تو اسکے اکاؤنٹ میں اس وقت جتنے تھے اس نے وہ سب نکال کر میری مدد کی مگر ماں نہیں رہی۔ وہ افسردگی سے بتانے لگا سانیہ اسے دیکھ رہی تھی۔ سن کر افسوس ہوا وہ اسے کہنے لگی جس پر وہ خاموش ہو گیا اور کچھ کہے بغیر جانے لگا سانیہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے پر بیڈ پر لیٹا ہوا تھا بہت جگہ ریا کا مسکراتا چہرہ اسکی شرارتیں بس وہی یاد آ رہا تھا وہ بلکل ساکت بت سا بنا لیٹا ہوا تھا اسے یقین اگیا تم نہیں آ رہا تھا بغیر اسکی کوئی بات جانے ریا نے کیسے یہ کہ دیا کہ وہ دھوکے باز ہے کیا میرے

پیار میں کوئی کمی رہ گئی تھی۔ وہ افسردگی سے خود سے سوال کرنے لگا اور ایک درد سے اسکے دل میں اٹھا اور اسکی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر اسکے رخسار پر گر گئی۔۔۔۔

جنون عشق تھا تو کٹ جاتی تھی رات باتوں میں

عشقِ سزا ملا تو ہر لمحہ سدیوں جیسا لگتا ہے 💔

وہ کمرے میں تھی ندا اسکے پاس آئی۔ وہ اسے دیکھ کر آنسو صاف کر گئی۔ سجل سو گئی ہے۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ ریا۔۔ وہ اسے پکارنے لگی۔ جی۔ ریا ان سے پوچھنے لگی۔ پیار کرتی ہو اس سے۔ وہ اس سے سوال کرنے لگی ریا انہیں دیکھنے لگ گئی۔ ایسے پیار کا کیا فائدہ آپی جس پر ٹرسٹ ہی نہ ہو ڈیڈ کی باتوں میں آ گئی مگر اس پر یقین نہیں کیا۔ وہ بولتے ساتھ رونے لگ گئی وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔ وہ پاگل ہے تمہارے پیچھے پتہ ہے سب سے پہلے مجھے بتایا تھا اس نے جب اسے تم اچھی لگی تھی اور ہر روز آ کر بتاتا آج اس نے یوں دیکھا مجھے آج یوں دیکھا اور میں کہتی تھی تم سچ میں پاگل ہو روحاب۔ ندا اسے بتانے لگ گئی پتہ ہے مجھے کیا کہتا تھا کہ قسمت والوں کو سچے پیار کرنے والے ملتے ہیں مگر میں نے اپنی قسمت پر خود کار ماری ہے خود کو خود توڑا ہے میں نہیں رہ سکتی مجھے نہیں پتہ میں کیسے زندہ ہوں کیوں ہوں وہ میری گندی سے بھی گندی عادت بن چکا ہے وہ کہتے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی۔ یہ وقت آزمائش کا ہے جہاں بہت زیادہ پیار ہوں وہاں آزمایا بھی جاتا ہے اور وہ رب تم دونوں جو آزما رہا ہے تم دونوں ملو گے پھر لازمی ملو گے۔ وہ اسے گلے سے لگا کر تسلی دینے لگ گئی اور وہ انکے سینے سے لگ کر بہت زور سے رو رہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں سورج کی ہلکی ہلکی روشنی پڑ رہی تھی گھڑی صبح کے نو بجا رہی تھی وہ بیڈ پر سو رہا تھا۔۔
روحاب۔ تبھی روحاب کے کانوں میں ریا کی خوبصورتی م اور نرم آواز آتی ہے۔۔ ہمم۔ وہ نیند میں کسمسا کر بولتا ہے۔ اٹھ جاؤ آفس نہیں جانا کیا روحاب اٹھو۔ وہ اسے ہلا کر اٹھانے کی کوشش کرنے لگی۔ روحا با ٹھ جاؤں۔ ریا نے پھر کہا مگر وہ سو رہا تھا ریا جو چالاکی سوجتی ہے وہ پردوں کے قریب جا کر پردوں ہٹا دیتی سورج کے روشنی سیدھا کمرے پر آتی ہے وہ دوبارہ روحاب کے پاس آتی ہے اور اپنے گیلے بال اس کے چہرے پر چھڑ کتی ہے وہ ایک دم اٹھ جاتا ہے۔ ریی۔ روحاب اسے غصے سے گھورنے لگا حق رکھتی ہوں پورا۔ وہ ہنس کر کہنے لگی روحاب اسے جھٹکے سے قریب کرتے ہوئے کمر پر گرفت مضبوط کرتا ہے۔ اور وہ ہنسنے میں مصروف ہوتی ہے وہ اسکے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ کرنے لگا ریا منہ دوسری طرف کر گئی۔۔
اچانک الارم بجتا ہے اور وہ اٹھتا ہے۔ ری۔ وہ اٹھتے ساتھ پکارتا ہے مگر وہ نہیں ہوتا وہ اسکا خیال تھا اسکا خواب اسکے دل میں پھر سے درد اٹھ جاتا ہے۔ ریییییی۔۔ وہ پوری شدت سے اسے پکارتا جیسے اسے دیکھنے کیلیے ترس سا گیا ہو اور اپنا سر غصے سے مٹھیاں میں بھنیچ لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

توجہ کی جو بھیگ مانگ رہا تھا تم سے
اپنے گھر کا سب سے لاڈلا اور گھمنڈی لڑکا تھا

یہ تو روحاب کی آواز ہے۔ ربیعہ بیگم اور حامد قریشی کچھ دیر پہلے ہی واپس آ کے تھے وہ پریشانی سے کہنے لگی اور کمرے کی طرف بڑھی۔ روحاب کیا ہوا ہے۔ وہ کمرے میں آتے ہوئے اسے پکارنے لگ گئی وہ جو سر پکڑے بیٹھا تھا انہیں دیکھ کر فوراً خود کو نارمل کرنے لگا۔ کچھ نہیں بس سمجھیں ختم ہو گیا ہوں۔ ٹوٹے ہوئے لہجے سے جواب دیا جس پر وہ خاموش ہو گئی۔ ریا کہاں ہے۔ ریا کو نہ پا کر سوال کرنے لگی۔ چھوڑ گئی وہ جواب دے کر باتھروم میں گھس گئی اور وہ خالی نظروں سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بیلکونی میں کھڑی تھی نظریں بند کیے وہ ایک تکلیف میں تھی آنکھیں کھولتی تھی تو وہ شخص یاد آتا تھا آنکھیں بند کرتی تھی تو وہ اسکے سامنے آتا تھا۔ کیسے بھولوں گی اسے۔ وہ خود سے پوچھنے لگا اور اسے روحاب کیساتھ بیلکونی میں گزرا وہ دن یاد آیا جب اس نے اس سے پسندیدہ جگہ پوچھی تھی وہ ایک اداس مسکراہٹ لبوں پر سجائے کمرے میں آ گئی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی نظر لاکٹ پر گئی اسکی آنکھوں میں نمی آ گئی آئی مس یو۔۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے اداسی سے بولی۔۔۔۔

اسے آج مومل سے ملنا تھا اس لیے وہ گاڑی نکال کر وہاں گیا۔ بھائیا۔ وہ اسے خوشی سے دیکھ کر کہنے لگی۔ جس پر وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔ سمان پیک کر لو۔۔ وہ اسے سنجیدگی سے بتانے لگا۔ لیکن کیوں۔۔ وہ پوچھنے لگی۔ آج سے تم اپنے گھر رہو گی۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے جواب دینے لگا۔ سچ میں۔ وہ خوش ہوئی۔ وہ اثبات میں سر ہلا گیا اور وہ سمان پیک کرنے چلی گئی اور روحاب نے فون نکال کر ریا کی تصویر دیکھی اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی فون بند کر گیا۔۔۔۔

کچھ دیر میں وہ نیچے آئی۔ بھائیا آپ نے ریا بھابی سے بھی ملوانا تھا نا مجھے۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔اب نہیں مل سکا گی۔۔وہ سرد لہجے میں جواب دینے لگا۔ لیکن کیوں۔۔ مومل اس سے پوچھنے لگی۔۔بس نہیں مل سکو گی۔۔وہ ڈرائیور کو مومل کا سمان اٹھانا کا اشارہ کرتا اسے ساتھ لیے چلا گیا۔۔۔۔

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ سانیہ اسکے کیبن میں آ کر کہنے لگی۔۔ کیا صائم نظریں لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے سوال کرنے لگا سانیہ نے لیپ ٹاپ بند کر دیا صائم اسے دیکھنے لگ گیا۔ مجھے آپ اچھے لگتے ہیں اور یہ اس لیے بتا رہی ہوں کہیں کوئی اور نہ آ جائے آپ کی لائف میں اور نہ ہی میں کوئی ریلیشن رکھوں گی ڈیریکٹ شادی کرنی ہے مجھے۔ سانیہ اسے دیکھے بغیر تیزی سے بول گئی اور صائم ششدر سا اسے دیکھنے لگ گیا۔۔ تم ہوش میں ہو۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔جی بلکل۔۔وہ اب کی بار اسے دیکھ کر جواب دینے لگی۔۔ دیکھو تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی میں تمہیں اچھا لگتا ہو سیر یسلی۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہنے لگا۔ ہاں تو آپ نہیں اچھے لگ سکتے کسی کو۔۔وہ منہ بسور کر بولی صائم اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگ گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کہے۔۔ کل تک جواب دوں گا میں مجھے کچھ سمجھ نہیں رہا۔۔ صائم کہتے ساتھ اٹھ کر چلا گیا اور سانیہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔ میں نے کچھ غلط تو نہیں کیا۔۔وہ پریشان سی ہو گئی۔۔۔۔

ندا کو وہ کہیں سے وہ ریا نہیں لگ رہی تھی جو اپنے آپ کو ہمیشہ سیٹ رکھتی تھی ہمیشہ ہنسنا اور کبھی چپ نہ ہونا وہ جب سے یہاں آئی تھی بلکل خاموش تھی بلکل بھی نہیں بات کر رہی تھی وہ بہت پریشان تھی غلطی دونوں کی ہی نہیں تھی بس اللہ آزما رہا تھا۔۔۔۔

مومل نے ڈرتے ہوئے گھر میں قدم رکھا حامد قریشی اور ربیعہ بیگم ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔ نظر اس پر گئی۔۔ کون ہے یہ۔۔ حامد قریشی پریشان ہو کر پوچھنے لگے۔ آپ کی بیٹی۔ وہ ایک سکینڈ لگائے بغیر جواب دینے لگا یہ لفظ ان کر ربیعہ بیگم فوراً اٹھ گئی۔۔ میری بیٹی میری بیٹی تو مر گئی تھی۔۔ حامد قریشی گھبرا کر کہنے لگے ۔ مر گئی تھی یا یتیم کھانے چھوڑ گئے تھے اسے

۔ روحاب غصے سے ماتھے پر سلوٹیں لیے ان سے پوچھنے لگا جس پر وہ اسے دیکھنے لگ گئے۔ کیا کہ رہے ہو تم روحاب۔ ربیعہ بیگم پریشان ہوئی تھی۔ بلکل ٹھیک کہ رہا ہوں مام میں ڈیڈ نے مومل کو یتیم کھانے چھوڑ دیا تھا آپکی بیٹی اور میری بہن زندہ ہے۔۔ وہ انہیں بتانے لگا ربیعہ بیگم کی آنکھوں میں نمی آ گئی اور وہ بھاگتے ہوئے مومل گلے لگ گئی۔۔ میری بچی۔۔ وہ پیار سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے روتے ہوئے کہنے لگی مومل کی آنکھوں میں بھی نمی آ گئی۔۔ ماں۔ وہ روتے ہوئے ان کے سینے سے لگ گئی وہ دونوں تو رہی تھی۔ حامد قریشی پریشان کھڑے تھے ربیعہ بیگم انہیں دیکھنے لگ گئی اس حرکت کی امید نہیں تھی مجھے آپ سے۔۔ وہ روتے ہوئے انہیں دیکھ کر کہنے لگی اور وہ کچھ کہے بغیر کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ تم کمرے میں آرام کر لو تھکی ہوئی ہو گی میری بچی۔ وہ پیار سے کہتے ساتھ سرونٹ کو بلا کر مومل کو کمرے تک چھوڑنے کا کہنے لگی مومل اور سرونٹ چل دی روحاب بھی کمرے میں چلا گیا۔۔۔

وہ کمرے میں آیا اور چہرے پر پھر اداسی سی آ گئی سو وہ اسے یاد کرنے لگ گیا۔ مجھے کہنے کی ضرورت پے۔۔ وہ کشمیر والا دن یاد کرنے لگا کتنے خوبصورت یادگار دن گزارے تھے دونوں نے ساتھ کیا کبھی سوچا تھا کہ اسکے بغیر

بھی رہنا پڑے گا۔ پتہ نہیں کیوں ہوا یہ سب۔ وہ ایک قرب سے آنکھیں بند کر گیا اور دیوار سے ٹیک لگا گیا۔۔۔۔۔

روحاب کو ریا کی حد سے زیادہ یاد آ رہی تھی اسکا دل کر رہا تھا بس وہ ختم ہو جائے آنکھیں بند کرتا تو وہ دیکھائی دیتی تھی اور کمرے پر نظر گھماتا ہر جگہ اسکا عکس دیکھتا تھا اسکی آنکھوں میں نمی آ گئی وہ نا جانے سک طرح رہ رہا تھا یہ اسکا دل ہی جانتا تھا وہ کس طرح رہ رہا ہے وہ غصے سے اپنا ٹیبل پر مار کر سر جھکا گیا تکلیف کے آثار چہرے پر صاف ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

بہت اچھا کھیل کھیلا ہے تم نے۔۔ حاند قریشی خوشی سے ندیم سے کہنے لگے۔ میں نے صرف اپنی بیٹی کیلیے کیا ہے۔ وہ انہیں بتانے لگا۔۔ اور میں نے اپنے بیٹے کیلیے۔ وہ بتانے لگے دونوں اونچا اونچا ہنسنے لگ گئے اور فون بند ہو گیا صبا بیگم پیچھے کھڑی یہ سب سن رہی تھی آنکھوں میں اداسی آ گئی تھی۔۔

کیوں کیا آپ نے میری بچی کیساتھ یہ سب کچھ وہ خوش تھی روحاب کیساتھ کتنی تکلیف میں ہو گی وہ۔۔ صبا بیگم خفگی سے کہنے لگی۔۔ میں نے اسکی بہتری کیلیے کیا اور تمہیں اداس ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ بلکل ٹھیک ہے اور ندا اسکا خیال رکھ رہی ہے۔۔ وپ کہتے ساتھ کمرے سے چلے گئے اور انہیں خالی نظروں سے جاتا دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔

بھائیاجب بھی آتے تھے میرے پاس بھابی کی باتیں کرتی تھی اور مجھے ان سے ملنے کی بہت خواہش تھی مگر بھائیا نے کہا کہ سب میں نہیں مل سکوں گی کیوں مام۔۔ موصل افسردگی سے پوچھنے لگی۔ کیونکہ وہ اب یہاں نہیں آئی وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے کسی غلط فہمی کی وجہ سے۔۔ وہ اسے بتانے لگی جس پر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔

روحاب مت کرو۔ وہ کہتے ساتھ فوراً اٹھی روحاب کہیں نہیں تھا ریا کے چہرے کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ رونے لگ گئی۔ ریا اتنی جلدی کیا تھی اب صرف پچھتا ہی سکتی ہوں میں۔۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگی تبھی سجل بھاگ کر اسکے پاس آئی۔۔ آنی۔۔ وہ اسے پکارنے لگ گئی ریا نے اسے دیکھا اور گود میں اٹھایا اور سجل اسکے آنسو صاف کر کے اسکی گردن پر بازو ڈال کی گال پر لب رکھی وہ اداسی سے مسکرا گئی جس پر وہ بھی مسکرانے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

روحاب آفس سے گھر جارہا تھا گاڑی میں بیٹھا وہ گلاسز لگائے ہوئی تھی آنکھیں سرخ تھی دو تین راتوں سے جونہ سویا تھا وہ اچانک اپنے ساتھ والی جگہ کو دیکھنے لگ گیا۔۔

(مجھ پر کیسی لگ رہی ہے۔ ریا پہن کر اسکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی۔ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا۔ یہ کیا ہوتا ہے بندہ منہ سے تعریف کرتا ہے یار ریا منہ بنا کر کہتے اتار کر اسے تھما دی۔ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ روحاب نے بتایا۔ پتہ تھا ریا ندیم قریشی کبھی بری لگ ہی نہیں سکتی۔ ریا نے اتراتے ہوئے کہا تھا۔) وہ یاد کر کے مسکرایا اور نظریں دوبارہ مرکوز کرلی۔۔۔

گھر میں داخل ہوا اور کسے سے کچھ کہے بغیر وہ کمرے کی طرف بڑھا کمرے میں آکر اس نے کپڑے تبدیل کیے اور غصے سے روم میں آیا نا جانے کیوں اسکا دل کررہا تھا خود کو تکلیف دینے کا وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

کمرے میں بلکل اندھیرا تھا سامنے کھڑا نفوس بکھرے بال جو چہرے تھے سرخ آنکھیں ایسے کہ جیسے کب سے سو ہی نہ سکا ہو داڑھی بہت بڑھی ہوئی تھی ایسے لگ رہا تھا وہ نفوس بلکل ختم ہے وہ زور زور سے دیوار پر ہاتھوں کے مکے بنائے مار رہا تھا ہاتھ سے خون نکل رہا تھا مگر اس انسان کو تو فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا جانتا تھا تو صرف اسکا سب کچھ جس نے اسے جینا سیکھایا ہنسنا سیکھایا پیار کرنا سیکھایا اسے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔

تم مجھ سے اسی طرح پیار کرو گے نا روحاب۔ ریا اسکے سینے پر سر رکھے پوچھنے لگی۔ اسی طرح کروں گا کیوں۔ روحاب فکر مندی سے اس سے بدلے میں سوال کرنے لگا۔ مجھے دھوکا مت دینا میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر روحاب اب آنکھوں میں نمی تھی۔ تمہیں بھروسہ ہے نا مجھ پر۔۔ روحاب ریا کو دیکھتے ہوئے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے پیار سے پوچھنے لگا جس پر ریا نے اثبات میں سر ہلایا تمہیں کبھی دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ روحاب نے کہتے اسے اپنے میں بھیج دیا۔۔۔

وہ دیوار پر زور اور تیزی سے مکے مارتے ہوئے یہی یاد کر رہا تھا۔ کیوں چھوڑ کر گئی جانتی تھی نہیں رہ سکوں گا تمہارے بغیر۔ وہ مکہ مارتے ہوئے تڑپ کر چیخا۔ اچانک ریا کا ہنستا ہوا چہرہ اسے یاد آیا ہاتھ ایک دم رکے جب بھی اسکا مسکراتا ہوا چہرہ اسے یاد آتا تھا اس شخص کے لیے وقت وہی رک سا جاتا تھا۔۔

وہ انا پرست لڑکا اپنے پیار کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا 🔥

ریا تم یہاں رہ کر خود کو بھی تکلیف دے رہی ہو اور ادھر اسے بھی تکلیف پہنچا رہی ہو پلیز ززا ایسا مت کرو چلی جاؤ اسکے پاس وہ خود کو مار ڈالے گا یقین کرو۔۔ وہ اسے سمجھانے لگی۔ مجھ سے نہیں ہو گا سامنا اگر اب بھی اس کے

سامنے جا کر کھڑی ہو گئی تو لعنت ہے مجھ پر۔۔وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔پھر اس طرح تکلیف میں رہ لو گی۔۔وہ اسے روتا دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔یوں تکلیف سہتے سہتے ایک دن ختم ہو جاؤں گی وہ کہتے ساتھ کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر کے اونچا اونچا رونے لگ گئی سب کو رلانے والی ریا آج خود زاروقطار رو رہی تھی اور ندا اداسی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی دونوں ہی ایک دوسرے سے انتہا کا عشق کرتے ہیں۔۔وہ خود سے کہتے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

وہ وہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے یاد کرنے لگا کس قدر عادت بنادی تھی اس نے اپنی روحاب کو ایک لمحہ رہنا مشکل ہو جاتا تھا اور وہ خود نہیں جانتا تھا وہ ہفتے سے کیسے اسکے بغیر رہ رہا ہے اسکا دل کہتا تھا ریا بھی تکلیف میں ہے اداس ہے مگر اس نے خود ہی تو کہا تھا کہ چھوڑ دیا ہے اس نے مجھے ایک موتی ٹوٹ کر رخسار پر گرا جو وہ فوراً صاف کر گیا۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی تبھی اسکا فون بجا۔۔سانیہ نے فون اٹھا کر دیکھا تو۔صائم کالنگ آرہا تھا اس نے کال اٹینڈ کی۔۔اسلام وعلیکم۔۔اس نے سلام کیا۔۔وعلیکم اسلام خیریت تو ہے اتنی رات کو کال۔۔وہ اس سے پوچھنے لگ گئی۔وہ میں سوچ رہا تھا کہ دو ورنہ نیند نہیں آئی گی۔۔صائن۔کنفیوز ہوتے ہوئے کہنے لگا۔۔مطلب۔۔سانیہ کو واقع سمجھ نہیں آئی۔مجھے تم سے شادی کرنے پر کوئی اعتراض نہیں۔۔اس نے سیدھی بات کی اور سانیہ نے کال کٹ کر دی ہیلو ہیلو۔۔صائم بولتا رہا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔لگتا ہے شرما گئی۔۔وہ کہتے ساتھ مسکرانے لگ گئی اور سانیہ نے دل پر ہاتھ اسکو قابو کرنا چاہا وہ خوش بھی تھی گھبرا بھی رہی تھی۔۔۔

وہ پوری رات وہی بیٹھا رہا اور نہیں سویا تھا نیند تو اسے آنے ہی نہیں تھی رہا کیسا تھ
گزرا ہر ایک خوبصورت دن یاد رکھنے لگا۔ اسکے ہاتھوں میں بہت زیادہ زخم ہو چکے تھے مگر اسے کوئی پرواہ ہی نہیں
تھا بلکل ختم ہوا ہوا انسان لگ رہا تھا۔۔۔۔

"روح بھی میری مجھ سے چھین کر لے گئی
میں میں نہ رہا تیرے بعد میں" 💔😔

وہ بھی اسی طرح بیٹھی تھی تبھی اذانوں کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔ اللہ تمہیں آزما رہا ہے۔ وہ ندا کی بات یاد
کرنے لگی۔ اگر اللہ آزما رہا ہے تو اللہ سے دعا کر کے اپنے دل کی تکلیف کو کم بھی تو کیا جا سکتا۔ ہے۔۔ ریا کہتے ساتھ
اٹھی اور آنسو صاف کر کے باتھروم میں گھس گئی۔
کچھ دیر بعد وہ وضو کر کے آئی اور حجاب کی طرح سر پر دوپٹہ کیا اور جائے نماز اٹھا کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ جیسے
ہی سر سجدے پر جاتا اسکی آنکھوں سے آنسو گر کر جائے نماز میں جذب ہو جاتے ہیں اس نے یوں ہی روتے
روتے نماز ادا کی۔
اللہ تعالٰی میں آپکی بہت گناہ گار بندی ہو صرف مشکل آئی تو میں نے آپ کو یاد کیا مطلب کی بات تھی تو یاد کیا مگر
آپ تو سمجھتے ہیں ہمیں اللہ تعالٰی پلیز ز ز مجھے روحاب کے پاس لے چلیں لیکن میں کیسے جاؤ میں ہی تو اسے وہاں
تکلیف میں پہنچا کر آئی ہوں مجھ سے سامنا نہیں ہو گا اسکا ہاں اور ایک دفعہ سامنا ہو گیا تو دور نہیں رہا جائے گا میری

مدد کر میرے مالک مجھے اس اذیت سے نکال اس مشکل وقت سے نکال دے۔وہ روتے ہوئے کہتے ساتھ سجدے میں سر دے گئی۔۔۔۔۔۔

"جب دل پر لگتی ہے 💔
تب ہی تو دل اللہ سے لگتا ہے" 😔

بھائی آپ کی آنکھوں کو کیا ہوا ہے۔۔ مومل اسکی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔کچھ بھی نہیں وہ سنجید گی سے کہتے ساتھ گلاسز لگا کر گراج کی طرف بڑھ جاتا ہے ربیعہ بیگم اداسی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی وہ کس قدر تکلیف میں ہے۔

وہ آفس میں آئی صائم پہلے سے موجود تھا۔گڈ مارننگ۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر بولنے لگا۔سانیہ نے اسکی طرف دیکھا اور فوراً نظریں جھکا لی۔۔گڈ مارننگ۔وہ فوراً سے کہہ کر وہاں سے چلی گئی وہ اسکی رفتار دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔

ڈیڈ کی کال۔۔وہ فون دیکھ کر پریشانی سے کہنے لگی اس نے فون اٹھایا۔۔اسلام و علیکم بیٹا کیسی ہو۔۔وہ پیار سے پوچھنے لگے۔ٹھیک کوں۔اس نے آہستہ انداز میں جواب دیا۔وہ ریا بیٹا تمہیں ایک اور چیز بھی روحاب کے بارے میں بتانی تھی شاید اسکے بعد تمہیں اس سے بہت زیادہ نفرت ہو جائے۔۔ تمہارے دادا جان کو قتل کرنے والا بھی

روحاب تھا۔۔انہوں نے بہت صفائی سے جھوٹ بول دیا۔بس ڈیڈ انیف مجھے پتہ ہے کون کتنا سچا کون کتنا جھوٹا ہے اس دفعہ آپ کی باتوں میں نہیں آؤں گی آپ نے جو کرنا تھا ہم دونوں کو الگ کرنے کیلیے آپکی ہر سازش کامیاب کوئی ہے مجھے شرم آرہی ہے یہ کہتے ہوئے کہ آپ میری ڈیڈ ہے۔وہ غصے سے کہتے ساتھ فون رکھ گئی اور وہ فون کو دیکھنے لگ گئے۔۔۔۔۔

آپی۔وہ نفس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگی۔پوچھی ریا۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔دادا کو کس نے مارا تھا۔وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگی۔دادا کو مارا نہیں گیا تھا انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا وہ بھی تائیس اور ڈیڈ کی وجہ سے۔وہ بتانے لگی۔وہ کیسے۔۔ریا نے پوچھنا لازمی سمجھا۔جائیداد کی وجہ سے وہ دونوں لڑے تھے اور ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر دادا فوت ہو گئے۔۔وہ اسے تفصیل سے بتانے لگی ریا کی آنکھوں میں نمی آگئی اور وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

روحاب۔صائم اسکے پاس آیا۔بولو۔وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا کیسا ہے۔وہ اسے دیکھ کر سوال کرنے لگا۔۔ختم ہی ہوں۔۔وہ جواب دینے لگا۔فضول مت بول یار اللہ سب بہتر کرے گا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔تم بولو۔وہ نظر انداز کرتا اس سے پوچھنے لگا۔تیرے بھائی کو ایک لڑکی اچھی لگی کے۔صائم نے اسے بتایا۔وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔کون۔روحاب نے پوچھنا چاہا۔سانیہ بھابی کی دوست صائم کو لگا وہ جلدی میں کچھ غلط کہہ گیا ہے۔۔ہمم اچھی لڑکی ہے گڈ لیکن زیادہ دیر ریلیشن مت رکھنا فوراً سے اس سے شادی کر لی۔۔وہ اسے بتانے لگا۔ ہمم۔۔صائم اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔۔۔۔

تہجد کا وقت ہو چکا تھا اور روحاب کو نیند نہیں آرہی تھی وہ کمرے میں بیٹھا ہوا تھا نا چاہ کر بھی اسے اسکی شدید اور انتہا کی یاد آرہی تھی۔۔۔

خدا سے مانگو مانگتے رہو وہ کچھ نہیں تو صبر دے دے گا میری جان۔ ربیعہ بیگم اسکے پاس آکر پیار سے کہنے لگی وہ خاموش ہو گیا اور انہیں دیکھنے لگ گیا جو کب سے آنسو ضبط کیے بیٹھا تھا وہ نکل چکے تھے وہ اپنی ماں کے سینے سے لگ گیا۔ مام آپ تو جانتی ہیں نا میں اس سے سچا پیار کرتا تھا پھر کیسے وہ مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہے۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح روتے ہوئے ان سے کہنے لگی۔۔ اسکو اس طرح سے روتا دیکھ کر ربیعہ بیگم کے دل کو کچھ ہونے لگا۔۔ نہ میرے بچے روتے نہیں ہے مضبوط بجو اور خدا سے مانگو وہ دے گا اور اگر نہیں دیا تو صبر ضرور دے دے گا۔ وہ اسے دیکھ کر بتانے لگی۔ جس پر وہ انکی طرف دیکھنے لگ گیا۔ مجھے صبر نہیں مجھے ری چاہیے۔۔ وہ انکی طرف سرخ آنکھوں سے دیکھ کر کہنے لگا۔۔ الل ہ۔ پر یقین کرو اس کا بھی کوئی قصور نہیں ہے میں اتنا جانتی
ہوں۔۔ ربیعہ بیگم اسے بتانے لگی۔۔ پھر وہ ایسا کس نے کیا ہے۔۔ وہ ایک اور سوال پوچھنے لگا۔۔ یہ بھی میں نہیں جانتی ہوں۔۔ وہ کہتے ساتھ اٹھ کر چلی گئی اور وہ انہیں جاتا دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔۔

روحاب نے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر تہجد ادا کرنے لگ گیا اس نے تہجد ادا کی اور دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے رونے لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ جانتے ہیں میں اسے بہت چاہتا ہوں بہت زیادہ مجھے نہیں پتہ میں اسکے بغیر کیسے جی رہا ہوں آپ آزمارہے ہیں مجھے مجھے اتنی آزمائش مت دیں مانتا ہوں میں بہت برا میں نے بہت برا کیا ہے ریا کیساتھ اس سے

زبردستی نکاح کرکے مگر اس سے کئی زیادہ محبت عزت میں نے دیا ہے اسے پلیز ززا سے واپس لے آؤ میری زندگی۔۔وہ کہتے ساتھ رونے لگ گیا۔۔۔۔۔۔

"میرا عشق لے گیا مجھے خدا کے قریب
تجھے پانے کی ضد میں میں نے سجدے بڑھادیے"😍😇
وہ بہت دیر سر سجدے میں رکھ کر بیٹھا رہا۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

اور وہ وہاں نماز لپیٹ کر اٹھ کر بیڈ کیساتھ ٹیک لگائے اسے یاد کرنے لگ گئی۔

چلو ریا اٹھو تم کب سے آئی ہوئی ہو آج ہم۔ گھومنے چلتے ہیں۔ وہ دیکھ کر بتانے لگی۔ میرا موڈ نہیں آپی آپ جائیں۔ وہ بتانے لگی۔ نہیں تم نے چلنا ہوگا۔۔ وہ اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ میں نے کہ دیا نا میں نہیں جاؤں گی تو مطلب نہیں جاؤں گی۔۔ وہ انہیں بتانے لگی جس پر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

ری۔ تبھی سجل بھاگ کر اسکے پاس آئی ری سن کر اسے ایک لمحے کیلیے روحاب یاد آیا وہ تو صرف ری کہتا تھا اسکے چہرے پر ایک اداس مسکراہٹ آئی اور سجل اسکے پاس آ گئی۔۔ چلتے۔ وہ اسے پیار سے کہنے لگے۔ وہ اسکی بات سن کر ہنس دی اور وہ ندا بھی ہنس دی۔ اوکے۔ ریا اسکی بات مان گئی۔۔۔۔

روحاب کو دیکھا ہے آپ نے کس قدر خاموش ہو گیا ہے وہ۔۔ ربیعہ بیگم حماد قریشی سے کہنے لگی جس پر وہ خاموش رہے۔۔ کوئی احساس نہیں ہے بیٹے کا آپ کو۔ وہ پھر سے بولی خاموش ہو جاؤ تم۔۔ وہ سختی سے کہ کر منہ دوسری طرف کر گئے اور وہ انہیں اداس نظروں سے دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔

روحاب کمرے میں تھا ریا کی ایک شرٹ جو روحاب کی سب سے پسندیدہ تھی وہ اسکی وارڈروب میں تھی روحاب نے وارڈروب سے نکالی اور اس کو سینے سے لگا کر اسکے اندر کی خوشبو روح میں اتار کر بیڈ پر لیٹ گیا اور اسے ایسا لگا وہ خود اسکے ساتھ سوئی ہوئی ہے روحاب کو پندرہ منٹ میں نیند آ گئی۔۔۔

"اسکی خوشبو سونگھتے ہے روح تک کو ایک سکون سا ملتا ہے"

وہ اس وقت بیڈ پر لیٹا دیوار کو تک رہا تھا۔ صرف ایک دفعہ صرف اسے واپس لادو میرے پاس میں تڑپ رہا ہوں اسے دیکھنے کیلیے میں مر رہا ہوں اسے دیکھنے کیلیے بہت بہت پیار کرتا ہوں بہت زیادہ میں جانتا ہوں میں جانتا ہوں میری ری بھی مجھ سے بہت پیار کرتی ہے بہت زیادہ پیار کرتی ہے میرا دل کہتا ہے وہ بھی خوش نہیں ہے وہ بھی اداس ہے تکلیف میں ہے پلیز ززاللہ تعالیٰ واپس لادو میرے پاس۔۔روحاب روتے ہوئے ہاتھوں کو تکیہ میں دبوچ کر انتہا کی شدت سے یہ لفظ بول رہا تھا اسکی حالت دیکھ کر کسی کو بھی رونا آ سکتا تھا وہ بلکل ختم ہو چکا تھا۔۔۔

ریا ادھر آنکھوں میں آنسو لیے تکلیف میں تھی حد سے زیادہ میں بہت کرتی ہوں تم سے بہت زیادہ پیار کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ایک دفعہ صرف ایک دفعہ کوئی معجزہ کر کے میرے سامنے کر دو روحاب کو صرف ایک دفعہ۔ وہ اپنے ناخنوں کو ہاتھ میں چبا کر تڑپ کر خدا سے التجا کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا یہی ہے کمال عشق و محبت کا

عمر جینے کی ہے اور شوق مرنے کا 💔

ان دونوں کوایک اور رات بھی یوں ہی ایک دوسرے کو یاد کر کے رو کر خدا سے دعائیں مانگ کر کٹ گئی

صائم اسکے گھر آیا ہوا تھا سانیہ اسے دیکھ کر حیرت میں تھی۔ اسلام وعلیکم آنٹی۔ صائم نے سلام کیا۔۔ وعلیکم اسلام کیسے ہوا اتنے دنوں بعد کیسے یاد آ گئی۔ وہ اس سے پوچھنے لگی۔ بس پیار کھینچ لایا آنٹی۔ وہ سانیہ کو دیکھ شوخ لہجے میں کہنے لگا اسکی بات سن سانیہ نے غصے سے گھورا اور فوزیہ محترمہ مسکرا دی وہ تھوڑی دیر ادھر ادھر باتیں کرتا رہا فوزیہ محترمہ سے۔

وہ آنٹی میں ضروری بات کرنے آیا تھا۔ صائم تھوڑا ہچکچا رہا تھا لیکن کرنی بھی تو تھی نا۔ جی بولو بیٹا۔ فوزیہ بیگم پیار سے کہنے لگی۔ وہ آنٹی بات صاف کروں گا مجھے سانیہ سے شادی کرنی ہے یوں تو کوئی گھر کا بڑا کرتا ہے لیکن میرے گھر میں میرے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے۔ صائم بتانے لگا جس پر فوزیہ محترمہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہ گئی اور صائم انکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا فوزیہ محترمہ ہلکا سا مسکرائی۔ کل تک جواب دوں گی تمہیں۔ وہ اسے بتانے لگی۔ کل تک۔۔ صائم نے صدمے سے بولا اسکی بات سن کر وہ ہلکا سا ہنس دی۔۔ جی ٹھیک ہے میں اب چلتا ہوں خیال رکھیے گا اپنا۔ صائم کہتے ساتھ چلا گیا۔------

روحاب مت کرو نا۔ وہ اسے پیچھے سے حصار میں لیے اسکی گال پر لب رکھے ہوئے تھا ریانے اسے بتایا۔ نہیں میں تو ایسی ہی رہوں گا ایسے ہی جو مرضی کر لو تم روحاب ضدء انداز میں کہتے ساتھ اسکا رخ اپنی طرف کر گیا۔ تم سے

بہت پیار کرتا ہوں بہت زیادہ تمہارے بغیر رہ نہیں سکوں گا روحاب اسکے کان میں گھمبیر آواز میں شر گوشی کرنے لگ گیا۔۔۔

ریا کی اچانک آنکھ کھل گئی اور وہ ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

تیرے بھائی نے بات کرلی۔۔ صائم۔ اسکے پاس آکر کہنے لگا۔ گڈ۔ وہ اسے دیکھ کر بے تاثر لہجے میں کہنے لگا۔ بس دعا کر جواب ہاں ہو۔ وہ اسے کہنے لگا جس روحاب نے سر کو خم دی جس پر صائم۔ مسکرایا۔۔۔۔

سانیہ بہت خوش تھی وہ سب سے پہلے ریا کو بتاتی تھی آج ریا کو نہیں بتا سک رہی تھی کیونکہ کوئی کانٹیکٹ نہیں تھا۔ وہ اداس تھی تھوڑی مگر اس نے روحاب سے نمبر لینے کا سوچا تھا۔۔

وہ آفس میں بیٹھا کچھ کام کرنے میں مصروف تھا سر۔۔ اسکی اسسٹنٹ نے اسے پکارا۔ روحاب نے اسے خاموش رہنے کا کہا۔ سر بات ضروری ہے۔ وہ کہنے لگی روحاب آنکھوں میں سختی لیے اسے دیکھنے لگ گیا آنکھیں سرخ تو پہلے تھی اور اب اور ہو چکی تھی اسکی اسسٹنٹ ڈر کر رہ گئی۔ سمجھ نہیں آتی ہے بات گیٹ آؤٹ۔ وہ اسے سخت لہجے میں کہنے لگا جس پر وہ ایک سکینڈ لگائے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے بیٹا بس شادی جلدی کرنا چاہتی ہوں دو مہینے کے اندر اندر کرنا چاہتی ہو۔ فوزیہ بیگم نے اسے کہا۔ اوکے آنٹی آپ بے فکر رہے جس پر وہ خوش ہوئی اور ٹھیک ہے بول کر فون رکھ

دیا۔سانیہ یہ بات سن کر حد سے زیادہ خوش ہوئی ریا ہوتی کرنی باتیں کرتی مجھ سے اور میں بھی اسے کتنا سب کچھ بتاتی ہوں۔وہ منہ سجا کر خود سے کہنے لگ گئی۔۔۔۔۔

آج ریا کو گئے چار مہینے ہو گئے تھے اسکے بعد سے اسکی روحاب سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی اسکا دل تھا ریا کو دیکھنے کا اس نے ندا کو فون ملایا۔۔اسلام وعلیکم آپی۔روحاب نے اسے بتایا۔وعلیکم اسلام کیسے ہو۔۔وہ پوچھنے لگی۔۔آپی پلیز زویڈیو کال کر کے مجھے ایک دفعہ دیکھا دیں اسے۔روحاب کے لہجے بے چینی تھی۔اوکے ویٹ۔۔وہ کہتے ساتھ ویڈیو کال ملا کر بیک کیمرہ کر کے ویڈیو کال کو موہٹہ کر گئی اور ٹیبل پر فون رکھ چلی گئی ریا سجل کیساتھ باتیں اسے کھیلنے میں مصروف تھی۔آنی۔۔وہ کہتے ساتھ اسکی گال پر لب گئی ریا نے بھی اسکی گال پر لب رکھے۔اب سجل جوس پیے گی۔۔ریا سجل کو دیکھ کر کہنے لگی۔نورتا کلیٹ۔ریا اسکی بات پر ہلکا سا مسکرائی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا روحاب بھی اسکے چہرے سے اندازہ لگا سکتا تھا وہ کتنی راتوں سے نہیں سو سکی روحاب اسے دیکھتا رہا تھوڑا سکون سا مل رہا تھا چلو اب آپ کو روم میں سونا ہے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتے ساتھ وہاں سے چلی گئی اور وہ منہ لٹکا کر ویڈیو کال کٹ کرنے ہی لگا کہ ریا واپس آ کر ٹیبل ٹھیک کرنے لگ گئی وہ اسے دوبارہ دیکھنے لگ گیا۔ریا ڈیڈ کا فون ہے۔ندا اسے آ کر بتانے لگی۔رکھ دیں بعد میں اٹھا لوں گی۔وہ غصے سے کہتے ساتھ ٹیبل کو ٹھیک کرنے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ آفس کا کام بیٹھا کر رہا تھا تبھی اسکا فون بجا روحاب نے فون اٹھایا۔روحاب بھائی کیسے ہیں آپ۔۔سانیہ نے اسے سلام کیا۔۔وعلیکم اسلام ٹھیک کام بتاؤ۔۔لہجہ سپاٹ تھا۔ریا کا نمبر چاہیے تھا لاسٹ ٹائم جس پر آپ نے اس سے

کانٹیکٹ کیا تھا۔ وہ اسے کہنے لگی ویٹ بھیجتا ہوں کہتے ساتھ فون کٹ کر دیا اور اسکے نمبر پر نمبر سینڈ کر دیا۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی تھی کتنے دن گزر گئے ہیں کیسے کہتے تھے نہیں رہ سکتے ایک دوسرے کے بغیر آہستہ آہستہ صبر تو دے ہی رہا ہے اللہ مگر پھر بھی مجھے اس سے بات کرنے کا بہت دل کر رہا ہے اسے تنگ کرنے کا بہت دل کر رہا ہے۔ وہ افسردگی سے آسمان کو تک کر ایک آہ بھر گئی تھی تبھی اسکا فون بجا۔۔۔۔۔

آن ناؤن نمبر کالنگ لکھا آرہا تھا۔ ریا پریشان ہوئی اس نے کال اٹینڈ کی۔ منحوس کہاں مری ہوئی ہو تم بتاؤ کر بھی نہیں گئی کہ جا رہی ہو حد ہے ریا۔ سسنیہ حد سے زیادہ غصہ میں بولی۔ ٹائم ہی نہیں ملا۔۔ وہ سنجیدگی سے جواب دینے لگی۔ مرجا منحوس میری بات سن تیری دوست شادی کر رہی ہے۔ سانیہ اسے بتانے لگی۔ واؤ یار کانگریچولیشن۔۔ ریا کو بھی بہت خوشی ہوئی۔ کون ہے۔۔ ریا نے پوچھا۔ یہ تیرے لیے سرپرائز کل یا پڑسو پاکستان میرے پاس ہو تم میں اور کچھ نہیں جانتی۔۔ سانیہ اسے کہنے لگی۔ نہیں سانیہ میں نہیں آسکتی۔۔ وہ اسے بتانے لگ گئی۔۔ زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں نہیں آسکتی کی ل بچی۔۔ وہ غصے سے بولی جس پر ریا خاموش رہی۔ میں کوشش کروں گی کنفرم نہیں ہے میرا۔ ریا اسے کہنے لگ گئی۔ تم روحاب کیلیے میرے پاس نہیں آ ؤ گی ٹھیک ہے اوکے بات مت کرنا مجھ سے۔ سانیہ کو غصہ آیا۔ نہیں روحاب کی بات ہی نہیں ہے سانیہ یار اوکے آجاؤ گی۔۔ وہ اسے کہنے لگی۔ ہائے تھینکیو آئی لو یو آئی لو یو۔۔ وہ خوشی سے کہنے لگی جس پر اس نے آئی لو یو ٹو۔ وہ اسے بدلے میں کہنے لگا جس پر وہ مسکرادی۔ پھر ہوتی ہے ملاقات۔ سانیہ نے کہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں اب روحاب کی شادی کر دیں چاہیے کب تک اسکے غم میں بیٹھا رہے گا چھ مہینے ہو گئے ہیں بس کرے غم منانا۔ وہ غصے سے کہنے لگے روحاب جو گھر میں داخل ہوا تھا باتیں سن چکا تھا۔ ڈیڈ میری بات سب لے پہلی بار ڈیوارس تو ہوئی نہیں ہے میری ریا کیساتھ اور دوسری بات شادی تو میں کسی صورت نہیں کروں گا بہت جلد ریا کو اسی گھر میں جو جگہ ہے اسکی لے کر آؤں گا بس ایک دفعہ پتہ لگ جائے اسکا دماغ خراب کرنے والا انسان ہے کون وہ حشر کروں گا کہ آپ سب دیکھیں گے۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ چلا گیا اور وہ اسے جاتا دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

وہ پیکنگ کر رہی تھی ندا اس کے پاس آئی۔ تم کہاں جانے کی تیاری کر رہی ہو۔ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ پاکستان سانیہ کی شادی ہے اور میرا جانا لازمی ہے۔۔ وہ اسے دیکھ کر بتانے لگی۔۔ واہ تم نے نہیں بتایا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی رات کو ہی تو ہوئی ہے بات کل ڈھولکی ہے آج پہنچنا لازمی ہے میرا ورنہ وہ یہاں پہنچ جائے گی وہ اسے بتانے لگی جس پر ندا ہنس دی چلو تم پیکنگ کرو وہ اسے کہ کر چلی گئی وہ سر کو خم دے گئی۔۔۔۔

تم نے کل بھی آنا ہے سارے فنکشنز اٹینڈ کرنے ہیں۔ صائم روحاب سے کہنے لگی جس پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور سگریٹ منہ سے لگا لیا تمہیں پتہ ہے تم کتنی پی رہے ہو۔ صائم اسے دیکھ کر سوال کرنے لگا۔ مجھے اب کچھ یاد نہیں رہتا۔ وہ ایک قرب سے بولا جس پر وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

اللہ حافظ آپی۔ وہ اس سے گلے مل کر کہنے لگی۔ ایئر پورٹ تک میں چھوڑ دیتی ہوں تم آگے چلی جانا۔ وہ اسے کہنے جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ کل رضوان نے آجانا تھا ان سے تو ملتی اتنے عرصے بعد آئی اور ان سے ملی ہی نہیں ہے۔۔ وہ کہنے لگی۔ انشاءاللہ دو ہفتوں بعد آجاؤں گی شادی گزار کر پھر ہو گی بھائی سے ملاقات۔ وہ اسے بتانے لگی جس پر وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔۔

وہ پوری راستے بس یہی سوچتی آئی تھی کہ روحاب کی ملاقات کی ہو جائے اس سے روحاب سے غلطی سے بھی نہ مل جائے سامنا ہی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ یہی سوچتے سوچتے پورا سفر گزار گئی اور وہ پاکستان پہنچ گئی وہ ائیر پورٹ پر اتری تو ٹیکسی روک کر اس میں بیٹھی۔ اور گھر کا راستہ بتایا اسے پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تھی گھڑی اس وقت 12:30 ہو رہے تھے۔۔۔

ٹیکسی والا ٹیکسی بہت ہلکی چلا رہا تھا ریا کو عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ روکو گاڑی۔۔ عہ سرد لہجے میں کہنے لگی۔ اس نے اس کی طرف دیکھا۔ لیکن کیوں میڈیم۔ وہ پوچھنے لگا۔ میری مرضی میں یہی اتارنا چاہتی ہوں۔ وہ سرد لہجے میں آنکھیں دیکھا کر چلائی جس پر اس نے گاڑی نہیں روکی۔ آئی سیڈ اسٹاپ دی کار۔ وہ چیخی جس پر ٹیکسی والے گاڑی روک ری۔ بے شرم گھٹیا انسان اپنا کام تو اچھے طریقے سے کرو تمہاری بھی بین بیوی ہو گی۔ وہ اسے باتیں سناتی وہاں سے چلی گئی کیونکہ اسکی نظروں سے بھی ریا کو الجھن ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ جگہ بلکل سنسان تھی ابھی تک کوئی ٹیکسی نہیں گزری تھی ریا بہت گھبرا رہی تھی تبھی کسی کتے کی بھونکنے کی آواز آئی وہ ڈر گئی اللہ کی پلیز ززز بچا لیں۔۔وہ چیخ کر بولی اور بھاگ گئی کتا اسکی دوڑ سے اسکے پیچھے بھاگا وہ تیز رفتار سے بھاگ رہی تھی اسی ارد گرد کا ہوش نہیں تھا اچانک وہ کسی بھاری وجود سے ٹکرا گئی او ئچچ۔ وہ سر پر ہاتھ رکھ کر مسلتی کہنے لگی سامنے کھڑا شخص بت سا بنا اسے دیکھ رہا تھا۔ تم۔۔سامنے کھڑے شخص کو یقین نہیں آیا آواز سن کر ریا کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے وہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگ گئی دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائی ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہی روحاب کی بھی مس ہوئی وہ کافی دیر یوں ہی دیکھتے رہے ایک دوسرے کو۔ تبھی کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔ اللہ۔۔وہ چیخ کر روحاب سے لگ گئی۔ بچاؤ مجھے پلیز ززز اس سے بچاؤ۔ وہ ڈرتے ہوئے اسکے سینے میں منہ دیے چیخ کر بولی روحاب اسٹل کھڑا رہا کرا کچھ دیر روحاب کے بوٹ پر زبان پھیر کر چلا گیا۔ وہ چلا گیا ہے۔ روحاب کا لہجہ سپاٹ تھا ریا ایک سکینڈ لگائے بغیر پیچھے ہوئی اور کچھ کہے بغیر مڑ کر جانے لگی۔ کہاں جا رہی ہوں روحاب اسے جاتا دیکھ کر پوچھنے لگی۔ میری مرضی جہاں مرضی جاؤ۔ وہ منہ اسی طرف رکھے سرد لہجے میں کہنے لگی روحاب خاموش رہا۔ اس وقت اکیلے جانا مناسب نہیں ہے تم مجھے بتاؤ میں چھوڑ دوں گا روحاب کے لہجے میں فکر تھی۔ میں خود جا سکتی ہوں۔ ریا بھی اسی کے انداز میں بولی کچھ کہے بغیر روحاب نے اسکی بازو پکڑی اور غصے سے گاڑی میں بٹھایا اور گاڑی کا دروازہ بند کیا ریا اسے دیکھ رہی تھی روحاب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی پوری رفتار سے سڑک پر دوہرا گیا ریا اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اس نے گاڑی اسکے گھر باہر روکی ریا خاموشی سے اتر گئی اور اسے دیکھا روحاب نے پلٹ کر اسکی طرف نہیں دیکھا اور چلا گیا ریا کچھ دیر اس جاتی ہوئی گاڑی کو دیکھنے لگی۔

بعدِ مدت اسے دیکھالو گو
وہ ذرا بھی نہیں بدلالو گو

خوش نہ تھا مجھ سے بچھڑ کر وہ بھی
اس کے چہرے پر لکھا تھالو گوں

اس کی آنکھیں بھی کہ رہی تھی
رات بھی وہ بھی نہ سویالو گوں

اجنبی بن کر جو گزرا ہے ابھی
تھا کسی وقت میں اپنالو گو

وہ گھر میں داخل ہوئی چھوٹی چھوٹے قدموں سے صبا بیگم اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اسکے گلے سے لگی اور اسکا ماتھا چومی۔ کیسی ہے میری گڑیا۔ نوہ پوچھنے لگی وہ ہلکا سا مسکرائی۔ ٹھیک۔ وہ مختصر سا جواب دے گئی۔۔اعے ریا بیٹا تم۔۔ں مدیک صاحب جو دیکھ رہا جا میٹر گھوم چکا تھاوہ کوئی جواب دیے بغیر کمرے میں چلی گئی اور وہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئے۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جس سے بھاگنا چاہ رہی تھی اسی سے سب سے پہلے مل گئی اللہ تعالیٰ اس نے تو مجھے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں بہت ناراض ہے مجھ سے ہونا بھی چاہیے خود کروایا میں نے اسے ناراض۔ وہ روتے ہوئے خود سے کہنے لگی اور آنسو صاف کر کے باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا حد سے زیادہ تھکا ہوا لگ رہا تھا وہ سیدھا کمرے میں آیا۔ اور چھت کو تکنے لگ گیا۔۔ اللہ آپ نے میری سن لی۔ وہ چھت کو تکتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگا اور آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔

آج فرینڈز پارٹی رکھی جس میں صائم اور سانیہ دونوں کے دوستوں کو بلاوا تھا اور ریا کمرے میں کھڑی تیار ہو رہی تھی اسمانی رنگ کے لانگ فراک میں ہم رنگ نیٹ والا ڈوپٹہ لیے بالوں کو اسٹیٹ کر کے آدھے کمر پر رکھے لائٹ سے میک اپ میں کانوں میں جھمکے پہنے پیروں پر ہیلز چڑھائے وہ حد سے زیادہ پیاری لگ رہی بلکل کسی پری کی طرح اس نے اپنا عکس شیشے میں دیکھا مگر چہرے بجھا بجھا سا تھا اسکا دل بلکل بھی نہیں کر رہا تھا تیار ہونے کا مگر مجبوراً ہونا پڑا۔۔۔۔

ریا۔ صبا بیگم پکارتے ہوئے اسے کمرے میں داخل ہوئی نظر اس پر گئی تو تک سی ے ئی۔ تم کہاں جا رہی ہو۔ وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگی۔ میں آپ جو تو بتانا ہی بھول گئی سانیہ کی شادی ہو رہی ہے آج ھو لکی ہے اسی کیلیے میں آئی ہوں پاکستان۔ ریا اسے بتانے لگی۔ تمہاری روحاب سے بات ہوئی۔ وہ اس سے دیکھ کر سوال کرنے لگی ریا جو خود

پر پرفیوم چھڑک رہی اسکے ہاتھ ایکدم رکے اور مڑ کر دیکھنے لگ گئی۔ نہیں اور اب کبھی ہو گی بھی نہیں۔ وہ سنجید گی سے جواب دے گئی۔ تم کوشش بھی نہیں کرو گی۔ وہ پوچھنا ضروری سمجھنے لگی۔ کوشش کرنے کا کوئی دائرہ نہیں وہ ڈھیٹ حد سے زیادہ ڈھیٹ اسے پتہ لگ گیا کہ میں نے اس پر یقین نہیں کیا اور اس لیے یہاں سے چلی گئی تو وہ مجھے دیکھنا تک گوارہ نہیں کرے گا۔۔ وہ انہیں دیکھ کر افسردہ سی ہو کر بتانے لگی۔ تمہارے معاملے کمزور پڑ جائے۔ صبا بیگم نے اس دن روحاب کی آنکھوں میں ریا کیلیے بے حد پیار دیکھا تھا اس لیے وہ یہ سب اسے کہ رہی تھی ریا انہیں دیکھنے لگ ے ئی۔ پھر کریں گے بات بھی مجھے دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ۔ وہ کہتے ساتھ انکے گلے لگ کر کمرے سے باہر چلی گئی وہ جانتی تھی ریا بھی اداس ہے مگر ظاہر نہیں کر رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ پورے راستے روحاب کے بارے میں سوچتے ہوئے گئی تھی وہ جانتی تھی روحاب کو ابھی پوری بات نہیں پتہ صرف اتنا پتہ ہے کہ ریا۔ اس لڑکی کی وجہ سے چھوڑ کر یہ نہیں کہ اپنے ڈیڈ کی باتوں میں آگئی تبھی گاڑی ایک پلات کے باہر رکی ریا کو ہوش آیا۔ اور گاڑی سے اتر کر اندر ہاٹل میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

سانیہ جو کب سے ریا کا انتظار کر رہی تھی اسے دیکھ کر حد سے زیادہ خوش ہوئی۔ ریاااا۔۔ وہ بہت زور سے چیخی تھی سب لوگ اس طرف متوجہ ہو گئے ریا اسے دیکھ کر مسکرائی ریا سانیہ کے گلے لگی۔۔ کانگریچولیشنز میری جان ۔۔ وہ پیار سے اسے کہنے لگی جس پر وہ مسکرائی۔ اب تو دیکھاؤ ہمیں ہمارے جیجو۔ ریا اسے کہنے لگی آؤ۔ تبھی سانیہ اسکا ہاتھ تھام کر چلنے لگی اور ایک جگہ رک گئی سامنے روحاب اور صائم کھڑے تھے ریا اسی دیکھ کر وہی ساکت ہو گئی اور وہی دوسری طرف وہ ریا کو دیکھ کر بت بن گیا وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی محفل میں بہت سے لوگوں کی

نظریں ریا پر ہی تھی۔ یہ ہیں تمہارے جیجو۔ سانیہ خوشی سے کہنے لگی۔ صائم ریا مڑ کر دیکھ کر حیرت سے بولی۔ جی بلکل کیسا تھا سرپرائز اس لیے فون پر نہیں بتا رہی تھی۔ سانیہ اسے بتانے لگی۔ اگر فون پر تم بتاتی تو میں کبھی نہ آتی۔ ریا اسے کہنے لگی جس پر سانیہ لب بھینچ گئی روحاب خاموش کھڑا ریا کو ہی دیکھ رہا تھا اور کچھ کہے بغیر ریا چلی گئی۔۔۔۔۔

سانیہ اسکے پیچھے ائی۔ ریا ریا۔ سانیہ اسے پکارنے لگی۔ تم نے جان کر کیا تم جانتی تھی مجھے اس انسان کا سامنا نہیں کرنا اور تم نے وہی کیا۔ ریا سخت لہجے میں کہنے لگی سانیہ مڑ کر دیکھنے لگی دیکھ یار جس بات سے تو ناراض ہو کر روحاب سے دور گئی ہے ناوہ غلط سوچ ہے روحاب کی بہن ہے وہ اور جو تیرے ڈیڈ نے تجھے تصویریں بھیجی ہیں وہ بہت پہلے کی ہیں کلب میں ایسی بہت سی لڑکیاں ہوتی ہین وہ جب اسکے قریب آئی ہو گی تو تمہارے ڈیڈ کے لڑکے نے تصویر بنالی ہو گی لیکن روحاب بھائی بہت اچھے ہیں وہ تمہیں بہت چاہتے ہیں۔ وہ اسے بتانے لگی۔ میں جانتی ہوں وہ بہت اچھا ہے مگر میں بہت بری ہوں بہت زیادہ۔ وہ اسے بتانے لگی۔ سانیہ خاموش ہو گئی۔ تم ایسا کیوں بول رہی ہو۔ کچھ دیر بعد سانیہ کہنے لگی چھوڑو تم اس بات کو تمہاری پارٹی ہے ناوہ انجوائے کرتے ہیں پھر کبھی اس بارے میں بات کریں گے۔ ریا اسکا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے موضوع بدل دیا جس پر سانیہ بھی خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں باہر آ گئی روحاب کی نظریں مسلسل ریا پر ٹکی ہوئی تھی وہ دونوں پھر صائم اور روحاب کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ عدنان تم۔ عدنان کو اپنی طرف آتا دیکھ ریا خوشی سے کہنے لگی۔۔ آپ کہاں گم تھی میڈیم کوئی پتہ ہی نہیں آپ کا اور سننے میں آیا تھا تمہاری شادی بھی ہوئی ہے۔ عدنان اس سے سوال پر سوال کرنے لگا۔ بریک لگاؤ۔ ریا بولی تو سانیہ ہنسنے لگ ے ئی۔ میں یہی تھی ہاں چھ مہینے سے لندن میں تھی ندا آپی کے پاس۔۔ وہ اسے مسکرا کر بتانے لگی۔ اور شادی ہو گئی ہے تمہاری۔ وہ پھر سے وہی سوال دہرانے لگا روحاب اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا کیونکہ ریا نے اپنا بازو اسکے کندھے پر ٹکا یا ہوا تھا۔ اگر ہوئی بھی ہوئی ہے تو آپ کو کیا

مسئلہ ہے روحاب سرد لہجے میں کہنے لگا صائم سانیہ ریا اور عدنان بھی اسے دیکھنے لگ گیا نہیں میں اپنی دوست سے پوچھ رہا تھا۔ وہ اسے بتانے لگا۔ جس پر روحاب غصے سے گلاس رکھ کر چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ وہاں کھڑی تھی مگر نظریں صرف ایک ہی شخص پر تھی اور دوسری طرف وہ بھی اسے نظروں کے حصار میں لیے کھڑا تھا وہ ویٹر کی طرف بڑھی اور جوس کا گلاس اٹھایا موقع دیکھ کر روحاب ریا کے پاس گیا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔ اتنا فری ہونے کی ضرورت۔ وہ سرد لہجے میں ریا سے مخاطب ہوا۔۔ سامنے سے ہٹو۔۔ وہ اسی لہجے میں کہنے لگی۔۔ روحاب کا غصہ ساتویں آسمان کو پہنچا وہ اسکی بازو پکڑ کر اسے کھینچ کر ایک سائیڈ پر لے جانے لگا ریا اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی مگر ناکام رہی وہ اسے ایک سائیڈ پر لایا اور دیوار سے لگا کر اسکے بازو کو بھی دیوار سے لگایا آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

تم چاہتی کیا ہو ہوا کیا ہے تم میری ری نہیں ہو اس شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا تم بھول رہی ہو مجھے تمہارا کسی کے اتنے قریب آنا سخت ناگوار گزرتا ہے تم بدل گئی ہو اور بدلی میں کس لیے بغیر اصلیت جانے تم مجھے قصوروار سمجھ رہی ہو ری پتہ ہے میں کیسے رہا ہوں اتنے مہینے تمہارے بغیر ہر روز روتا تھا خدا سے دعا کی نا جانے کیا کیا کل تمہیں دیکھ کر خود کے اندر ایک سکون سا محسوس ہونے لگے وہ شدت والے انداز میں کہہ کر اپنا چہرہ اسکے قریب کر گیا ریا خود پر اسکی گرم سانسیں محسوس کر کے بے بس ہو رہی تھی۔ مگر وہ اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی۔ مجھے کچھ بھی نہیں جاننا تمہارے بارے میں اوکے۔ وہ غصے سے اسے پیچھے کرنے لگی روحاب نے اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر قریب کیا۔ یہ کتنا ناممکن ہے تم مجھے خود سے دور کبھی نہیں کر سکتی ہو۔ روحاب اسکے رخسار پر اپنی ناک ٹکا کر یقینی انداز میں بولا ریا کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔۔ ائی سیڈ لیو می۔ وہ غصے سے پوری طاقت سے اسے خود سے پیچھے کر گئی اور وہاں سے چلی گئی روحاب اسے جاتا دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ باتھروم میں آکر اپنے ضبط کیے آنسو نکال گئی اور حد سے زیادہ رونے لگی۔ نہیں روحاب تمہیں اس دفعہ قریب نہیں آنے دوں گی بہت مشکل سے یہ صبر آیا تمہیں حقیقت کا پتہ لگنا ہے تم نے ویسے ہی مجھے چھوڑ دینا ہے۔۔وہ روتے ہوئے خود سے کہنے لگ گئی اور نارمل ہو کر باہر آئی سانیہ نے اسکی طرف دیکھا۔مجھے گھر جانا چاہیے تم لوگ انجوائے کرو ڈرائیور آیا ہوا ہے میں کل آجاؤں گی وقت پر۔وہ سانیہ سے مل کر کہتے ساتھ وہاں سے چلی گئی سانیہ کی سنے بغیر سانیہ کی نظر روحاب پر گئی جو ریا کو ہی دیکھ رہا تھا مگر وہ کچھ کہے بغیر صائم کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔۔

وہ پلاٹ سے لے کر گھر تک کا راستہ رو کر طے کیا تھا وہ روتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی سامنے ہی صبا بیگم اور ندیم قریشی بیٹھے تھے۔ریا بیٹا سائن کر دو اس میں۔وہ ریا کو روک کر کہنے لگے۔یہ کیا ہے۔وہ الجھن بھری نظروں سے پوچھنے لگی ڈیوارس پیپرز۔وہ اسے بتانے لگے ریا نے بغیر کچھ کہے وہ پیپرز اپنے ہاتھوں میں لیے اور اسے کہی حصوں میں تقسیم کر دیا میں کبھی ڈیوارس نہیں لوں گی روحاب سے وہ میری زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد تھا بے شک وہ مجھے چھوڑ دے لیکن میں ہمیشہ اسی کی بن کر رہوں گی۔وہ غصے سے اپنے الفاظ بولتی چلی گئی اور وہ دونوں اسے جاتا دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

روحاب بھی گھر آچکا تھا وہ کمرے میں بیٹھا ریا کو ہی یاد کر رہا تھا وہ خوش نہیں تھی وہ اداس تھی تکلیف میں تھی جب اسکے قریب گیا وہ غصہ تو کر رہی تھی مگر آنکھوں میں آنسو تھے کچھ تھا جو وہ مجھ سے چھپا رہی ہے۔وہ خود سے

ہمکلام ہو رہا تھا ریا کی دوری اسے دن بدن اندر سے کھائی جا رہی تھی اسے پاکستان میں دیکھ کر ایک سکون سا تو ملا تھا مگر اسکا لہجہ اسکا بی ہیو ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

کل رات دیر کیوں ہو گئی تھی۔ حامد قریشی روحاب سے مخاطب ہوئے جو ناشتہ کر رہا تھا۔ صائم کی شادی ہے تو روز مجھے اسی طرح دیر ہو جائے گی۔ وہ انہیں سپاٹ لہجے میں جواب دے کر اٹھ گیا اور آنکھوں پر گاگلز لگا کر جیب میں ہاتھ ڈالے وہ شان و شوکت سے چلتے ہوئے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

ریا تو کل اتنی جلدی کیوں آگئی اور میری سنی بھی نہیں۔۔ وہ اس سے سختی سے کہنے لگی جس پر وہ لب بھینچ گئی۔۔ اب بولو گی۔ وہ سرد لہجے میں کہنے لگی۔ یار طبیعت خراب ہو رہی تھی اوپر سے روحاب بار بار مجھے دیکھ رہا تھا اس لیے آگئی۔ وہ اسے بتانے لگی۔ ہمم۔ وہ منہ بنا کر کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔

آج سانیہ اور صائم کی مہندی تھی اور ریا نے ملٹیشیڈ کلر کا لہنگہ پہنا تھا بالوں کو کھول کر بیچ میں بندھی لگائے لائٹ سے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی کانوں میں جھمکے پہنے اور پیروں پر ہیلز چڑھائے وہ نیچے آئی۔
ماشاءاللہ۔۔ صباء بیگم کے منہ سے بے اختیار نکلا وہ ہلکا سا مسکرائی اور ان سے مل کر چلی گئی۔۔۔۔۔

ایک کلب میں مہندی رکھی گئی تھی پیلے اور سفید پھول ہر جگہ تھے بہت خوبصورت سجا تھا وہ اندر آئی تو روحاب وہی کسی سے بات کر رہا تھا نظر اس پر گئی اور وہی رک سی گئی آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی وہ اس وقت وہ

مسکراتے ہوئے روحاب کو نظرانداز کر کے سانیہ کی طرف بڑھی۔ شکر ہے آپ ائی۔ سانیہ منہ سجا کر بولی میری بیسٹ فرینڈ کی شادی ہے کیسے نہ آتی وہ مزے سے بولی جس پر سانیہ مسکرا دی۔۔۔۔۔۔

سب لوگ ڈانس کر رہے تھے ریا ایک سائیڈ پر کھڑی تھی روحاب اسکے ہمراہ آکر کھڑا ہوا ریا اسے اپنے ساتھ کھڑا دیکھ کر جانے لگی روحاب نے اسکی کلائی کی گرفت مضبوطی سے پکڑ کر اپنے قریب کھڑا کیا خبر دار جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا بہت برا پیش آؤں گا۔ وہ لفظ چبا چبا کر بولا جس پر ریا کو مجبوراً وہی کھڑا ہونا پڑا اور وہ ڈانس دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

سب نے ڈانس کیا تھا مہندی ختم ہو گئی تھی مگر ریا نے آج اسکے پاس ہی رہنا تھا مہندی ختم ہونے کے بعد صرف قریبی لوگ ہی بچ گئے تھے سانیہ کی ماں بہت تھک گئی تھی اس لیے وہ آرام کرنے لگ گئی اور وہیں اسکا بھائی کام دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

واؤ سانیہ یار کتنا پیارا ہے تمہارا لہنگہ میں ایک دفعہ ٹرائے کروں۔ ریا خوشی سے کہنے لگی ہاں کرلے سانیہ بولی جس پر وہ خوشی سے ڈریس لیٹی اندر گئی۔۔۔
کچھ دیر بعد وہ اس لال رنگ کے لہنگے پر اور گولڈن کلر کا اوپر کا ہوا ہوا ہم رنگ ریڈ ڈوپٹہ کیے اس قدر حسین لگ رہی تھی لال رنگ اسکی سفید رنگت پر بہت کچھ رہا تھا۔۔۔

سانیہ وہ۔ روحاب ابھی اندر داخل ہو کر بولنے ہی لگا تھا نظر ریا پر گئی جو دلہن کے جوڑے میں شیشے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی وہ وہی رک سا گیا اسے دیکھ کر ریا نے اپنا چہرہ اسکی طرف موڑا وہ اسے سر تا پیر دیکھنے لگا وہ اس میں کوئی حور یا پری لگ رہی تھی روحاب کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔ جی بولیں روحاب بھائی۔۔ وہ اس سے پوچھنے لگی۔ وہ صائم تمہارا نیچے انتظار کر رہا ہے ایک دفعہ مل لو تم۔ وہ اسے کہنے لگا اچھا۔ سانیہ خوشی سے کہتے ساتھ نیچے چلی گئی اور اسکے جانے کے بعد ریا جو باتھ روم کی طرف بڑھ رہی تھی روحاب اسکی طرف بڑھا اور اسکی کلائی پکڑ کر روکا ریا گھبرا گئی روحاب نے اسکی کمر پر ہاتھ کر قریب کیا ریا بے بسڈی ہو گئی اس کی سانس رک گئی۔ مجھے ایک ہی دفعہ مار دو۔۔ وہ اسکے کان کے قریب ہو کر۔ چھوڑو مجھے۔۔ وہ اسے خود کو چھڑوانے لگی۔ کیوں تم مجھے خود سے دور کر رہی ہو اس بات کی سزا دے رہی ہو جو غلطی میں نے کی ہی نہیں۔ وہ سرد لہجے میں بولا میں کسی کو کوئی سزا نہیں دے رہی ہو اور دور رہو مجھ سے ریا اس سے اپنا آپ چھڑواتی چلی گئی اور روحاب اسے جاتا دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔۔۔

کیوں بلایا ہے مجھے۔ سانیہ اسکے پاس آکر کہنے لگی صائم نے اسے قریب کیا۔ کیا کر رہے ہیں کسی نے دیکھ لیا تو۔ سانیہ منہ بنا کر بولی آئی ڈونٹ کیئر۔ وہ سنجیدگی سے جواب دے گیا اور اسے دیکھنے لگ گیا۔ بس کچھ دنوں کی بات ہے اور تم میرے پاس۔۔ وہ اسے دیکھ کر محبت سے بولا۔۔۔ میں۔۔ میں جاؤ۔۔ وہ پوچھنے لگی۔ نہیں۔ وہ اسے گھمبیر آواز میں بولا۔ ج۔۔ جانے دیں۔ سانیہ گھبرا کر بولی وہ اسکی حالت دیکھ کر اسے خود سے کر گیا۔ جتنی مرضی دور ہو جاؤ آنا ایک دن میرے ہی پاس ہے۔ وہ اسے دیکھ کر بولا جس پر وہ شرما کر وہاں سے فوراً چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئی روحاب ایک سکینڈ لگائے بغیر چلا گیا یعنی ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ وہ غصے میں بولی ریا باہر آئی اسے لگا تھا روحاب ہوگا مگر وہ نہیں تھا ریا اسکے پاس آ گئی۔ کیا باتیں ہوئی۔۔ ریا اسکے پاس آکر پوچھنے لگی۔ نہیں بس ایسے ہی۔۔ سانیہ شرما کر بولی بلشنگ بلشنگ۔ وہ اسے چھیڑنے لگ گئی جس سانیہ اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔

وہ اس وقت کلب میں بیٹھا تھا اور ہاتھ میں سگریٹ تھامے اسے پینے میں مصروف تھا وہ پیتا جارہا تھا اور بار بار ریا کو سوچ رہا تھا اسکا دماغ گھوما ہوا تھا وہ ایکدم اٹھا سگریٹ پھینکتا اٹھا اور باہر نکل گیا باہر آتے ساتھ گاڑی میں بیٹھا گاڑی تیز رفتار سے سڑک پر بھگادی۔۔

کچھ دیر بعد وہ ریا کے گھر کے باہر موجود تھا وہ پائپ سے بڑھ کر اسکے کمرے میں گیا جہاں وہ سوئی ہوئی تھی روحاب اسے دیکھنے لگ گیا سائیڈ ٹیبل پر نظر گئی تو نیند کی گولیاں کی ڈبی موجود تھی وہ اسکے قریب آیا اسے دیکھنے لگ گیا۔

اور اس پر جھکا تمہیں چھونے کا حق رکھتا ہوں میں سمجھی تم روک نہیں سکتی مجھے۔ وہ کہتے ساتھ اسکے اوپر آیا اسکے ماتھے پر لب رکھے اسکی ایک گال پر لب۔ رکھے دوسری میں گال رکھے گردن کے قریب آنے ریا بے بس ہوئی اچانک اسکی آنکھ کھلی اور اپنے اوپر بھاری سا وجود پا کر حد سے زیادہ پریشان ہوئی اس نے زور سے روحاب کو پیچھے کی طرف دھکیلا روحاب اسے دیکھنے لگ گیا۔ آر یو ان سینس مسٹر روحاب۔ وہ چلائی تھی روحاب کو احساس ہوا وہ غصے میں غلطی کر گیا ہے وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔ مجھے تم سے اس حرکت کی امید نہیں تھی تم کیا کر رہے تھے یہ۔ ریا بیڈ سے اٹھ کر اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ میں جانتا ہوں غلط کر گیا غصے میں مگر کیا کروں نہیں رہ سکتا۔۔ وہ اسکے بازو سے تھام کر قریب کر کے پیچھے ہو۔ ریا اسے پیچھے کرنے لگی کیوں نہیں سمجھ رہی اگر کر بھی لیا تو کیا حق

رکھتا ہوں چھونے کا نہیں رہ سکتا ہوں۔ وہ اسے جھٹکے سے قریب کر کے درشتگی سے بولا ریا ہڑ بڑا گئی۔ کیوں کر رہے ہو مجھے خود سے دور اور تم کیسے رہ وہی ہو۔ وہ اسے دیکھ کر اس بار لہجے میں نرمی لیے بولا نہیں رہنا مجھے قریب تمہارے بہت مشکل سے صبر آیا ہے یہ دیکھو تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی چلے جاؤ۔۔ وہ اسکے آگے ہاتھ جوڑے بولی۔ ری میں نے کچھ نہیں کیا پلیز زمت کہوں نا ایسا وہ آنکھوں میں نمی لیے بولا۔ تم نے کچھ نہیں کہا تم برے نہیں ہو میں بری ہوں تم مجھے ڈزرو نہیں کرتے تم کوئی اور لڑکی ڈزرو کرتے ہو۔ وہ اسے بتانے لگی۔ نہیں مجھے تم چاہیے صرف تم مجھے کوئی اور نہیں چاہیے چلو میرے ساتھ ہمارے گھر۔ وہ اسے گلے لگا کر بولا۔ تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی روحاب کیوں ہو اتنے ضدی تمہیں سچائی پتہ لگ گئی تو تم میرے ساتھ ایک سکینڈر کنا نہیں رکنا پسند نہیں کرو گے تمہیں اپنی عادت نہیں بنانا چاہتی پھر بہت بری ہوں میں۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولنے لگی۔ مطلب روحاب اسے دیکھ کر سوال کرنے لگا۔ میں تمہارے پیار کے قابل نہیں ہو میں نے تم پر یقین نہیں کیا میں تمہیں تمہاری وجہ سے نہیں اپنے ڈیڈ کی وجہ سے چھوڑ کر گئی تھی ڈیڈ نے تمہارے خلاف میرے کان بڑھے اور میں نے اپنے ڈیڈ کی باتوں پر یقین کر لیا تم پوچھ رہے ہو نا میں کیسے رہ رہی ہو تمہارے بغیر مجھے نہیں پتہ میں کیسے رہ رہو مجبوری سمجھ کر مجھے بھی نہیں رہنا تمہارے سے الگ تمہارے ساتھ رہنا مگر میں جانتی ہوں تم یہ بات جاننے کے بعد مجھ سے جتنا انتہا کا عشق کرتے ہوئے اتنی ہی نفرت کرو گے میں ہو ہی اسی قابل پاگل ہوں میں پاگل۔ وہ زمین پر بیٹھ کر اپنا منہ گھٹنوں میں دیے روتی چلی گئی روحاب اسے دیکھنے لگ گیا اسکے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی کیا یہی یقین تھا اسکی ری کو اس پر کیا اتنا کمزور رشتہ تھا سن دونوں کا روحاب کچھ کہے بغیر ایک نظر اس پر سال کر وہاں سے نکل گیا اسکا یہاں پر کھڑے ہونے کا جواز ہی نہیں بنتا تھا۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ وہی زمین پر بیٹھ کر کافی دیر روتی رہی آنکھیں سرخ ہو گئی۔ ختم کر دیا سب اپنے پیر پر خود کلہاڑی مار نفرت ہے مجھے خود سے نفرت وہ اپنے بالوں نڑھی میں دبوچ کر بولی اور رونے لگ گئی اور روتی چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا ریا کی باتیں بار بار اسکے ذہن میں گردش کر رہی تھی وہ کمرے میں آیا شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھ کر ہنسنے لگ گیا میں پاگل تھا جو اتنے مہینے اسکا انتظار کیا پہلے پتہ لگ جاتا خود کو کب کا ختم کر دیتا مگر نہیں پتہ لگا میں نے کم پیار تو نہیں کیا خود کو بدل دیا تمہارے لیے اور تم نے صرف اتنا یقین رکھا مجھ پر وہ ایکدم مسکراتے ہوئے رونے لگ گیا اور بیڈ پر لیٹ گیا۔ اور نم آنکھوں سے دیوار کو تکنے لگا۔۔۔۔۔

صبح وہ اٹھی آنکھیں سوجی ہوئی تھی دماغ بلکل سن تھا وہ نیچے آئی صبا بیگم اسے دیکھ کر پریشان کوئی سب ٹھیک ہے۔ صبا بیگم پوچھنے لگی۔ کچھ بھی ٹھیک نہیں آپکے شوہر کی وجہ صرف آپ کے شوہر کی وجہ سے سب ایک آپ دونوں کے بعد اسی کو تو ٹوٹ کر چاہا تھا مگر مجھے دور کر دیا اسے مجھے نہیں پتہ میں کیسے زندہ ہوں پتہ ہے نفرت کرنے لگا ہے مجھ سے انتہا کی نفرت وہ مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہو گا وہ روتے ہوئے بولنے لگی صبا بیگم اسے گلے لگا گئی نہیں وہ تم سے کبھی نفرت کر ہی نہیں سکتا۔ وہ کہنے لگی۔ کرنی چاہیے اسے میں اسی قابل ہوں اسی قابل۔ وہ روتے ہوئے بتانے لگی ندیم قریشی پیچھے کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے اور خاموشی سے چلے گئے۔۔۔۔۔

آج بارات تھی ریا کی رات کو طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لیے وہ وہاں نہیں رک سکی تھی اور گھر آ گئی تھی وہ تیار ہوئی تھی بلکل بھی دل نہیں تھا مگر ہونا تو تھا تیار پنک کلر کے فراک میں بالوں کو کھولے لائٹ سے میک اپ میں وہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی بہت زیادہ وہ نیچے آئی صبا بیگم نے اسے پیار کیا اور وہ زبردستی مسکرا کر باہر چلی گئی ندیم صاحب اندر کی طرف بڑھ رہے تھے وہ نفرت بھری نگاہ ان پر ڈال کر آگے نکل گئی اور گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

اوہ واؤ بھائی یو کو کنگ چارمنگ۔ مومل اسے دیکھ کر بولی۔ے ھینکس وہ سپاٹ لہجے میں کہتا اسے بائے کرتا نکل آیا گاڑی میں بیٹھا وہ اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر کرنا تھا صرف اس شادی تک اور پھر کبھی نہیں دیکھنا پڑے گا وہ گاڑی بہت تیز رفتار پر چلا رہا تھا وہ کس طرح زندہ کھڑا تھا وہ بس خود ہی جانتا تھا کل ریا کی باتوں سے وہ بہت حد تک ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا صائم۔اور سانیہ اسٹیج پر بیٹھے تھے سانیہ نے ریڈ کلر کا لہنگہ پہنا ہوا تھا حد سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی صائم نے گولڈن رنگ کی شیر وانی پہنی ہوئی تھی ریا ان دونوں کیلیے خوش تھی وہ اسٹیج پر کھڑی ان سے بات کر کے نیچے اتر رہی تھی جب اسکا پیر پھسلا اور ریا کے دوست نے اسے کمر سے تھاما روحاب کی نظر گئی اسے سخت ناگوار گزرا دل کیا اسے ختم کر دے ریا اس سے فورا دور ہوئی اور اپنی دوستوں کی طرف بڑھ گئی اور وہ اسکے دوست کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگ گیا۔۔۔۔۔۔

بارات اپنے انداز میں شروع تھی گانا چل رہے تھے بہت سے کپلز ڈانس کرنے میں مصروف تھا وہ سامنے جیب میں ہاتھ ڈالے کسی کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے کھڑا تھا اور وہ بھی اسی کو ہی دیکھ رہی تھی۔ نظریں آپس میں ٹکرا رہی تھی دونوں کو آنکھوں میں الگ ہی تڑپ الگ ہی بے سکونی تھی

ول یو ڈانس ودمی۔ تبھی ایک لڑکا ریا کے سامنے آکر کھڑا ہوا روحاب کو وہ نظر آنا بند ہو گئی اور اس لڑکے نے اسکے سامنے ہتھیلی پھیلائی ریا اسے دیکھنے لگ گئی اور ایک نظر روحاب پر ڈالی جو غصے اور چبھن بھری نگاہوں سے سامنے

کھڑے اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا ریا اسکا ہاتھ تھام کر فلور کی طرف بڑھ گئی روحاب کے ماتھے پر سلوٹیں آئی حد سے زیادہ غصہ آیا گردن کی رگیں پھولنے لگ گئی مگر وہ جگہ کا لحاظ کر کے ضبط کر گیا۔۔۔

اس لڑکے نے ریا کی کمر پر ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ چپکایا ریا کو حد سے زیادہ عجیب لگنے لگا روحاب نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا نا چاہتے ہوئے بھی نظریں وہی جا رہا تھا اسکا دماغ گرم ہو رہا تھا ریا اسکی گرفت سے نکلنا چاہتی تھی مگر لڑکا مضبوطی سے پکڑے اسکے ساتھ ڈانس کر رہا تھا روحاب یہ نوٹ کر چکا تھا کہ ریا نکلنا چاہتی ہے مگر وہ نہیں نکلنے دے رہا اسکا دماغ گھومنے لگا اور اس نے ویٹر کو اشارہ کیا اور شراب کا ایک گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا ریا اسی کو دیکھ رہی تھی روحاب بھی اسی کو دیکھ رہا تھا روحاب کا تیسرا گلاس تھا جو وہ پی رہا تھا اسکی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھی ریا جانتی تھی اس نے کبھی شراب نہیں پی اور وہ کس وجہ سے پی رہا ہے یہ بھی وہ بہت اچھے سے جانتی تھی وہ حد سے زیادہ پریشان ہو رہی تھی۔۔

ریا اس لڑکے کی قید سے نکلنے کی بہت مزاحمت کر رہی تھی مگر لڑکا نہیں جانے دے رہا تھا روحاب کا غصہ ساتویں آسمان کو پہنچ چکا تھا اسکا ضبط ٹوٹ چکا تھا وہ غصے سے گلاس پھینکتا سرخ آنکھوں کیساتھ اس لڑکے کی طرف بڑھا اور ایک جھٹکے سے ریا کو اس سے الگ کیا اور اپنے ساتھ لگایا۔ اور بغیر کچھ کہے تین مکے اسکے منہ پر زور سے جھڑ دیے سامنے کھڑا شخص اس حملے کیلیے تیار نہیں تھا وہ ایک دم ہڑ بڑا گیا ہاتھ آج کے بعد اگر لگایا نہ تو یہی کھڑے کھڑے ختم کر دوں گا نکل جا یہاں سے۔ وہ سرخ آنکھوں میں غصہ لیے ہر لفظ چبا چبا کر ادا کرنے لگا ریا روحاب کو مسکرا کر دیکھنے لگ گئی اور وہ لڑکا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

روحاب بھی اسے نظر انداز کرتا چلا گیا ریا اسکے پیچھے آئی روحاب۔۔ ریا نے اسے پکارا وہ جو اپنا منہ دوسری طرف کیے کھڑا تھا اپنی جان اپنے عشق کی آواز سن کر نا چاہتے ہوئے بھی مڑ گیا آنکھیں سرخ تھی ریا اسے مڑتا دیکھ اسکی طرف بڑھی۔۔

تھینکیو۔۔ وہ اسکے بلکل قریب آکر کھڑے ہو کر بولی۔

تمہاری جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو میں یہی کرتا۔ وہ سنجیدگی سے جواب دے گیا۔

نہیں نہیں کبھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ تم اپنی ری کو کسی اور سے ملواؤ۔۔ وہ اعتماد بھرے لہجے میں بتانے لگی۔

میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ وہ اسے پھر سے بولا۔

ہو ہی نہیں سکتا تم مجھ سے صرف پیار کر سکتے ہو صرف پیار۔ وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہی میں تم سے اب پیار نہیں کرتا کتنا توڑو گی ختم کر دیا تم نے مجھے پاگل ہو گیا ہوں میں تمہارے لیے اور تم نے کیا کیا ہاں تم نے مجھے دھوکہ دیا لیکن میں چاہ کر بھی تم سے نفرت نہیں کر سک رہا۔ وہ سرخ آنکھوں کیساتھ اسے بازوؤں سے تھام کر غصے سے دیوار سے لگا کر چیخا ریا اسے دیکھنے لگ گئی۔

میں پیار سچا کرتی ہوں تم سے۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔

جھوٹ جھوٹی ہو تم۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔۔

میں جھوٹی نہیں ہوں بہت پیار کرتی ہو بہت زیادہ۔ ریا کہتے ساتھ اپنا منہ اسکے سینے میں دے گئی ایک دفعہ پھر وہ انا پرست شخص اپنے پیار کیلیے سب کچھ بھلا کر اسے خود میں بھیج گیا۔۔

نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔ وہ کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا ریا مسکرا دی۔۔۔۔۔

اچانک اسکے ذہن میں ریا کی رات والی باتیں گردش کی مجھ سے نہیں ہو گا وہ کہتے ساتھ اسے الگ کرتا چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگ گئی روحاب میں تمہاری ری ہوں بس یہی تھا تمہارا پیار ایسا مت میں کرو میں بلکل ختم ہو جاؤ گی ریا بھاگ کر اسکے پاس گئی اور اسے دیکھ کر روتے ہوئے بوئے بولی روحاب نے اسکی طرف نہیں دیکھا اپنا چہرہ صاف کرو ہم۔ شادی پر ہے وہ کہتے ساتھ چلا گیا ریا اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ خود کو بہت مشکل سے نارمل کر کے آئی سانیہ کی رخصتی ہو رہی تھی وہ۔ اپنی ماں کے گلے لگ کر بہت روئی ریا کے گلے لگ کر روئی اور بھائی کے گلے لگ کر روئی اور اپنی منزل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

آج اچانک تیز بارش ہو رہی تھی روحاب جانے لگا تھا ریا بارش میں آ کر کھڑی ہو گئی روحاب گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے اسے دیکھنے لگ گیا تم پاگل ہو گیا جاؤ بیمار ہو جاؤ گی وہ غصے سے کہنے لگا تمہیں کیا میں مروجیوں تمہیں تو اب میری فکر نہیں ہے ناوہ ڈھٹائی سے جواب دے گئی ری فضول باتیں کرو اور ڈرائیور کیساتھ جاؤ میں نہیں جاؤں گی مجھے تمہارے ساتھ جانا ہے وہ اسے بتانے لگی ریا روحاب نے سرد لہجے سے پکارا میں نے کہا نا مجھے تمہارے ساتھ جانا ہے ریا اسے دیکھ کر بولی تبھی اسے چھینک آئی او کے بیٹھو وہ اسے کہتے ساتھ گاڑی میں بٹھا گیا ریا خوشی سے بیٹھ گئی سب بہت رہ کیا دور سوری بھی ہو گئی ہے سامنا بھی ہو ہی اللہ تعالیٰ پلیز زز مجھے دوبارہ اسکی زندگی میں لے آئے ۔۔ وہ دل میں بولی اور اس نے گانا چلا دیا۔۔۔۔۔

وہ گانا سننے میں مصروف تھا اسکے گیلے بال دیکھ کر بار بار روحاب کا دھیان اس طرف جا رہا تھا اسکا دل گستاخی کرنے پر اترا اس نے ایکدم گاڑی کو بریک لگائی وہ جو سیٹ کیساتھ ٹیک لگائے باہر دیکھ رہی تھی گاڑی رکنے میں اسے دیکھنے لگ گئی روحاب اسکی طرف بڑھ رہا تھا ریا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی روحاب نے اسکے گیلے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے وہ حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ پانچ منٹ تک مسلسل اپنے ہونٹوں کو اس کے ہونٹوں سے جوڑے رکھا اور پانچ منٹ بعد آزاد کیا تم میرے صبر کا بہت امتحان لیتی ہو وہ اسے دیکھ کر بولا ریا کچھ بولنے کی کیفیت میں نہیں تھی گھر جانا ہے مجھے جلدی چلاؤ وہ سرد لہجے میں بولی روحاب نے گاڑی چلادی گھر آیا تو وہ اسے دیکھے بغیر اتر کر بغیر کچھ کہے گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئی ٹی وی لاؤنج میں ندیم قریشی پہلے سے موجود تھے وہ انہیں دیکھنے لگ گئی۔ یار میں کیا کروں ہمارا سارا پلان خراب ہو گیا ہے سارا وہ پھر سے اسکے قریب جا رہی ہے ڈرائیور نے بتایا ہے کہ اس نے زبردستی روحاب کی گاڑی میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا تھا میرے ساری محنت پر پانی پھینک چکی ہے وہ اتنا بھی کیسے یقین ہے۔ وہ بے دھیانی سے بولتے چلے گئے ریا پیچھے کھڑی سب سن چکی تھی اسکے سر پر واقع آسمان ٹوٹ پڑا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا اسکا باپ اتنا گر سکتا ہے اس سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا ندیم قریشی نے فون رکھا اور مڑ کر دیکھا اسے دیکھ کر چہرے کے رنگ اڑ گئے آپ باپ کہلانے کیلیے لائق نہیں ہے مسٹر ندیم قریشی جو اپنے باپ کا ہی نہیں ہو سکتا ہے وہ اپنی بیٹی کو خوش کیوں دیکھنا چاہے گا ڈیڈ آپ نہیں جانتے آپ نے کیا کیا ہے اللہ دیکھیے گا کیا کریں گے آپ کیساتھ وہ غصے سے کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئی صبا بیگم اسے جاتا دیکھنے لگ گی میں نے کہا تھا منع کیا تھا ہو گیا کیا حاصل ہوا کچھ بھی نہیں صبا بیگم افسردگی سے کہتے ساتھ کمرے میں چلی گئی اور وہ وہی سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر لہنگہ سجائے بیٹھی تھی اسکا انتظار کر رہی تھی دل بہت گھبرا رہا تھا وہ اندر داخل ہوا سانیہ کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی وہ اسکے سامنے آ کر بیٹھا سانیہ نظریں جھکا گئی تم آج واقع میں بہت حسین لگ رہی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر۔وہ مسکرا دی تمہارے لیے لایا تھا وہ کہتے ساتھ اسکے ہاتھ میں انگوٹھی پہنانے لگا میرے پہلا تحفہ خیال سے رکھنا اسے وہ بتانے لگا جس پر مسکرائی پیارا ہے وہ اسے کہنے لگا صائم اسکے قریب ہونے لگا سانیہ آٹھ کر جانے لگی اسنے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے قریب اب مجھ سے دور نہیں جاسکتی ہو تم وہ اسے دیکھ کر شدت سے بولا جس میں سانیہ نظریں جھکا گئی اور صائم نے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔

میں پاگل ہو گیا ہوں۔روحاب اسے کہنے لگ گیا۔مبارک اس نے اسکی بات مذاق میں اڑائی شیٹ ایپ یار مجھے کوئی آئیڈیا دے وہ دونوں کہتے ساتھ آپس میں بات کرنے لگ گئے کل صائم اور سانیہ کا ولیمہ تھا پھر کل ہوتی ہے ملاقات وہ کہتے ساتھ چلا گیا اور صائم بھی گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

آج ولیمہ تھا وہ وائٹ کلر کے باربی فراک میں بالوں کو کرل کیے لائٹ سے میک ایپ میں غضب کی لگ رہی تھی وہ نیچے آئی اور ان دونوں سے کوئی بات کیے بغیر چلی گئی وہ باہر آئی گاڑی پہلے سے تیار تھی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی ڈرائیور نے گاڑی سڑک پر بھگا دی۔۔۔۔۔۔

وہ بلیک پینٹ کورٹ میں ملبوس بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے کمال لگ رہا تھا۔۔۔

وہ ہال میں داخل ہوئی روحاب کی نظر اس پر گئی وہی رک سی گئی وہ اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے کھڑا رہا وہ اسے دیکھ کر مسکرائی اور سانیہ کی طرف بڑھ گئی سانیہ سے ملی۔۔۔۔۔

ولیمہ بہت اچھا ہو رہا تھا سب لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کچھ سانیہ اور صائم کے بارے میں بھی باتیں کر رہے تھے کچھ اپنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

اٹینشن پلیز ززز۔۔ وہ مائک پر بولا سب کی نظریں اس طرف مرکوز ہوئی روحاب اسٹیج میں موجود تھا۔۔
میرے دوست کی شادی تو ہو گئی تو کیونا میں نے سوچا میں بھی اب کر ہی لوں تو میں بتانا چاہ رہا ہوں آج سے تین دن بعد میری منگنی ہے اور منگیتر کا نام عائزہ ہے وہ ریا کو دیکھ کر بتانے لگا جس کا یہ سب سن کھڑا ہونا بھی مشکل ہو رہا تھا اور ایک لڑکی اسٹیج پر چڑھ کر آئی روحاب نے اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر قریب کیا سب نے تالیاں بجائیں۔۔۔
ریا آنکھوں میں نمی لیے ان دونوں کو دیکھنے لگ گئی اور روحاب کا ہاتھ جس جگہ تھا ریا اسے گھور کر دیکھنے لگ گئی سانیہ ریا کی حالت سے واقف تھی وہ جانا چاہتی تھی مگر مجبور تھی۔ سانیہ میں چلتی ہوں۔۔ وہ با مشکل بولتے ہوئے اپنے آنسو چھپاتی وہاں سے باہر چلی گئی اسکے جانے کے فوراً بعد روحاب نے اس لڑکی کو ایک جھٹکے سے خود سے الگ کیا کہیں کچھ کر نہ لے اپنے ساتھ روحاب دل میں کہنے لگا۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ باہر آئی اور زار و قطار رونے لگ گئی اسے اس بات کی بلکل بھی توقع نہیں تھا روحاب ایسا بھی کچھ کرے گا۔ ری تبھی اس کے کانوں سے روحاب کی آواز ٹکرائی۔ ریا نے مڑ کر اسے دیکھا۔ تم میرے تھے روحاب میرے تم کسی کے۔ کیسے ہو سکتے ہو تم نے تو کہا تم صرف مجھ سے پیار کرتے ہو صرف مجھ سے پھر یہ سب۔ وہ روتے ہوئے پوچھنے لگ گئی۔ تم نے کرنے پر مجبور کیا ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ تم برے ہو اور ہاں میں جانتی ہوں میں بھی اس قابل ہوں کہ تمہیں پانا میں ڈزرو نہیں کرتی مگر یاد رکھنا روحاب میں نے تمہیں تمہاری طرح ہی چاہا یا شاید اب تمہارے بغیر ریا کا گزارا نہیں خوش رہو تم وہ اسے دیکھتے ہوئے رو کر کہنے لگی تبھی گاڑی آئی ری اسے دیکھتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ گئی روحاب اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ریا گھر میں داخل ہوئی۔ کیا ہوا ریا۔ صبا بیگم روتا دیکھ کر پوچھنے لگ گئی۔ مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں وہ کہتے ساتھ تیز قدم اٹھاتی کمرے کی طرف بڑھی وہ کمرے میں آی کمرے کو لاک کر کے اونچا اونچا رونا شروع کر دیا۔۔۔
بری ہوں میں بہت بری کسی کے پیار کے قابل نہیں ہوں بہت بری ہوں میں وہ روتے ہوئے خود کے منہ پر تھپڑ مار رہی تھی۔۔۔
اسے روتے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے دماغ کر نسیں پھٹتی تھی دماغ بلکل سن ہو چکا تھا وہ اٹھی اور ڈرا کی طرف بڑھی اور کچھ ڈھونڈنے لگ گئی۔۔۔۔۔

میرے بیٹے نے سب ٹھیک کر دیا ہمارا پلان خراب نہیں ہوا اب وہ دونوں ہمیشہ کیلئے الگ ہو گئے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور تم اپنے آج سے ہم دونوں کے راستے الگ الگ حامد قریشی نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا

روحاب پیچھے کھڑا یہ سب سن۔ چکا تھا اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی۔ اتنے گھٹیا نکلے گے آپ مسٹر حامد قریشی میں سوچ بھی نہیں سکتا وہ زندگی تھی میری میرے جینی کی وجہ آپ دونوں بھائیوں کی وجہ سب ختم ہو گیا پہلے جائیداد کی وجہ سے اپنے باپ کو ختم کر دیا آپ دونوں نے اب اپنے بیٹے کو تباہ کر دیا بہت غلط کیا ہے دیکھے گا اب کیا ہوتا مت بھولیں اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے حامد قریشی آپ کو ایسا سبق سیکھائے گی لگ پتہ جائے گا آپ نے بلکل اچھا نہیں کیا آپ تو میرے باپ کہلانے کے لائق نہیں ہے وہ چیخ کر بولا روحاب۔ حامد قریشی بھی چیخے۔ مت لیں اپنی گندی زبان سے میرا نام میں ابھی اسی وقت ریا کے گھر جا کر اسے لے کر آؤں گا اور دیکھتا ہوں کس میں مجھے روکنے کی ہمت ہے۔ وہ کہتے ساتھ جانے لگا ربیعہ بیگم اور مومل خاموشی سے کھڑی سارا تماشا دیکھنے لگی وہ سرخ آنکھیں لیے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا نکل گیا اور وہ غصے سے کمرے کی طرف بڑھ گئے ربیعہ بیگم روتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی مما آپ پانی پیے مومل پریشانی سے کہنے لگی جس پر وہ پانی پینے لگ گئی۔۔۔۔

یہ سب کیا کہار وحاب بھائی نے سانیہ صائم سے پوچھنے لگ گئی۔اسکی زندگی ہے اور اب اسے چھوڑو اپنی باتیں کرتے ہیں وہ کہتے ساتھ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں لے گیا۔آپ اتنے رومینٹک لگتے نہیں ہے سانیہ نظریں جھکائے کہنے لگی ابھی تو شروعات ہے۔وہ اسے شرارتی انداز میں کہنے لگا سانیہ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ مسکرایا۔۔۔۔۔۔

ریانے ٹیبل سے نیند کی گولیاں اٹھا کر دس کھالیں اور وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا دماغ میں صرف حامد قریشی کی باتیں گردش کر رہی تھی وہ حد سے زیادہ پریشان تھا تبھی گاڑی اس نے ریا کے گھر کے باہر روکی اور گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔

روحاب اندر داخل ہوا۔ روحاب بیٹا شکر ہے تم وقت پر آ گئے ریا نے اپنے ساتھ کچھ کر لیا ہے اس نے نیند کی گولیاں کھالی ہیں سورا اسکے منہ سے پتہ نہیں کیا نکل رہا ہے۔ صبا بیگم اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی روحاب حد سے زیادہ پریشان ہوا اور اوپر کی جانب بڑھنے لگا۔ تم اوپر نہیں جاؤ گے تمہارا کوئی رشتہ نہیں ہے ریا سے ندیم قریشی کہنے لگے آج میں آپ کی ہر گز نہیں سننے والا مسٹر ندیم قریشی میری ری کو یہاں تک پہنچانے والے صرف اور صرف آپ ہیں اگر کچھ ہوا تو اپنا حشر یاد رکھیے گا وہ غصے سے کہتے ساتھ اوپر کی طرف بڑھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا وہ زمین پر بے ہوش پڑی تھی رییییییییی۔ روحاب چینے لگا اور اسے باہوں میں اٹھالیا۔ یہ یہ کیا کیا تم نے ری خود کیساتھ آنکھیں کھولو ری وہ اسے باہوں میں اٹھائے کمرے سے باہر آیا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا اور فوراً گاڑی کی طرف لپکا صبا بیگم بھی اسکے ساتھ آئی۔ روحاب نے بہت تیزی سے گاڑی سڑک پر بھگا دی۔۔۔۔۔۔

وہ ہسپتال میں موجود تھے روحاب کی پریشانی بہت حد تک بڑھی ہوئی تھی اسکی وجہ سے ریا نے اتنا بڑا قدم اٹھالیا تھا اپنی جان داؤ پر لگا دی تھی وہ پریشانی سے آپکے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ٹہل رہا تھا صبا بیگم بھی رو رہی تھی۔۔
کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا ڈاکٹر پیشنٹ کیسی ہے سب ٹھیک تو ہے نا وہ پریشانی سے پوچھنے لگی جس پر وہ انہیں دیکھنے لگ گئے۔۔۔
پیشنٹ کی طبیعت کافی کریٹیکل ہے۔ وہ اسے بتانے لگے جس پر اسکی پریشانی مزید بڑھ گئی۔۔۔۔

روحاب اور صبا بیگم کو یہاں آئی تین گھنٹے ہوگئے تھے ریا کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا وہ دونوں بہت پریشان تھے۔۔

پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہیں انکی طبیعت کافی حد تک ٹھیک ہو گئی ہیں لیکن ہوش نہیں آیا انہیں جب ہوش آئے تب ہی مل سکتے ہیں آپ ان سے ڈاکٹر کہتے ساتھ چلا گیا روحاب کی پریشانی کم ہوئی وہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

وہ لیٹی ہوئی تھی ہاتھ میں ڈرپ تھی آنکھیں بند کیے اسکی آنکھوں سے قطرہ قطرہ کر کے آنسو گر رہے تھے۔۔

تبھی کمرے کا دروازہ کھلا وہ اندر داخل ہوا اسے دیکھ روحاب کا دل کیا وہ اپنے ساتھ کچھ کر جائے اس کی ری کو اس نے خود اتنی تکلیف دی تھی وہ اسکے پاس آکر بیٹھا اسکا ہاتھ تھاما۔ اور کچھ دیر اسے افسردگی سے دیکھتا رہا

اس احمقانہ حرکت کی وجہ جان سکتا ہوں۔ لہجے میں سختی تھی اسکی آواز سن کر ریا نے فوراً اسکی طرف دیکھا اور اسے دیکھ کر وہ مسکرائی۔

مجھے تم سے دور نہیں رہنا۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے بولتے ہوئے حد سے زیادہ معصوم لگ رہی تھی روحاب کا دل کیا وہ فوراً اسے خود میں بھیج دے۔

تمہیں لگتا ہے روحاب اپنی ری کے بغیر رہ سکتا ہے۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا ریا نے نفی میں سر ہلایا۔

میں رہنے بھی نہیں دوں گی وہ بچوں کی طرح بولی اسکے اس طرح بولنے پر روحاب ناچاہتے ہوئے بھی ہلکا سا مسکرایا۔۔

ریاوہ صرف ایک مذاق تھا تمہیں اپنا بنانے کیلیے میں نہیں جانتا تھا تم خود کو اتنا نقصان پہنچاؤ گی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔انتی ہوں غلط تھی تم پر یقین نہیں کیا مگر ڈیڈ نے ثبوت ہی کچھ ایسے رکھ دیے تھے روحاب اور تم بتا ہی نہیں رہے تھے میں پوچھتی رہ گئی تم نے بتایا ہی نہیں اور پھر پتہ لگا ڈیڈ اور تمہارے ڈیڈ ملے ہوئے تھے ان دونوں نے مل کر ہم دونوں کو الگ کرنا چاہا تھا مگر مجھے نہیں رہنا تمہارے بغیر مجھے لے جاؤں اب اپنے ساتھ وہ افسردگی سے کہنے لگی۔۔ہاں بس تم ٹھیک ج

ہو جاؤں گی فوراً تمہیں تمہارے گھر سے لینے آجاؤں گا وہ کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھنے لگا ریا مسکرائی میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں بہت زیادہ دیکھو میں نے تم سے زیادہ تم سے پیار کر کے دیکھا یا ہے تمہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی جس پر وہ مسکرایا ائی لو یو ٹو روحاب کہتے ساتھ اسے دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

ریا کی طبیعت اب کافی بہتر تھی وہ ہسپتال ست ڈسچارج بھی ہو گئی تھی گھر میں لیٹی ہوئی تھی صبا بیگم کو کہ کہ کر تھک گئی تھی کہ وہ ٹھیک ہے اسے مریض بنا کر نہ رکھے مگر وہ سن ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو روحاب نے اسے ویڈیو کال کی ہوئی تھی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا بور ہو رہی ہوں وہ منہ سجا کر کہنے لگی۔ کیا کرنے کا دل کر رہا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا میرا انا ابھی سنو فال دیکھنے کا دل کر رہا ہے ریا منہ سجا کر کہنے لگی ری میں تمہیں بعد میں ہوں کرتا روحاب نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا ریا منہ کھولے بیٹھی رہی بد تمیز وہ منہ سجا کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

روحاب کا فون آیاریانے نہیں اٹھایادودفعہ اور آیاریاکو مجبوراًاٹھاناپڑاکیاہے وہ غصے سے کہنے لگی.بیلکونی میں آؤاپنی روحاب اسے کہنے لگاکیوں ریاپوچھنے لگی آؤتوروحاب اسے کہنے لگاریاپیروں پر چپل گھساکر کہتے ساتھ باہر آئی آہہہہ روحاب تم نے کیایہ وہ باہر سنوفال دیکھ کرخوشی سے کہنے لگی۔ بلکل ایساہوسکتاتھامیری ری کاکچھ دیکھنے کا دل مرےاورروحاب پوری نہ کرے اسکی خواہش وہ اسے بتانے لگاریامسکرائی آئی لویوسوسوسوسوسوچ وہ خوشی سے کہتے ساتھ فون بند کرگئی اور سنوفال انجوائے کرنے لگی وہ سامنے کھڑااسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہاتھا۔۔۔۔

آپ کوپتہ ہے روحاب ریاکے بیچ سب ٹھیک ہوگیاہے سانیہ اسے بتانے لگی۔ہاں پتہ لگاتھامیرادوست شجر ہے مسکرایاتوچھ مہینے بعد صائم کہنے لگاسانیہ مسکرائی اور میری دوست بھی سانیہ نے بتایاوہ دونوں ایک دوسرے سے اتناپیار کرتے تھے اور کوئی کرہی نہیں سکتاان دونوں جیساپیار سانیہ بتانے لگی میں بھی توتم سے بہت زیادہ والا کرتا ہوں وہ دیکھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہنے لگاسانیہ نظریں جھکاگئی لیکن۔ میں زیادہ سانیہ نے اسے بتایانہیں میں وہ اسے کہنے لگاپھر دونوں مسکرادیےاور صائم نے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔۔

وہ اس وقت گہری نیند سورہی تھی جب ریاکافون بجااسکی نیند میں خلل پیداہوااس نے فون اٹھایا۔۔۔

ری روحاب نے اسے پکارا۔۔ بولو۔ ریانیند میں کہنے لگی نیچے آؤ۔روحاب نے اسے کہاکیاہوگیاہے میں کیوں آؤ نیچے اسکی بات سن کر ریاکی نیند فوراًاڑی۔ میں تمہاراانتظار کررہاہوں مجھ سے نہیں رہاجارہاتمہارے بغیر وہ اسے کہنے لگا۔روحاب تم جاؤکل ویسے بھی میں نے تمہارے پاس آجاناہے ریااسے کہنے لگی نہیں تم ابھی آؤگی۔ روحاب اسے کہنے لگ۔۔ تم انتہائی ضدی ہو۔ ریامنہ بناکربولی۔۔ الحمداللہ۔ وہ اسے کہنے لگاجس پر وہ ناچاہتے

ہوئے بھی مسکرادی۔اچھاویٹ آئی۔۔۔وہ اسے کہتے ساتھ فون کاٹ کرر کھتے ہوئے بیڈ سے اتری اور کورٹ پہن کر نیچے کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔

وہ نیچے آئی وہ گاڑی کیساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا ریا بھی مسکرائی اور بھاگ کر اسکے پاس آئی روحاب نے اسے حصار میں لیا اور وہ کافی دیر یوں ہی ایک دوسرے کے سینے سے لگے رہے روحاب نے اسے خود سے الگ کی اور اسکے ماتھے پر لب رکھ کر اسے دوبارہ سینے سے لگایا۔۔
کیوں ملا ہے مجھے۔ریا اسکے کندھے پر سر رکھتے ہوئے پوچھنے لگی تمہاری بہت شدید یاد آرہی تھی اب با ہو گیا ہے ایک دفعہ آجاؤ پھر دیکھنا وہ آنکھوں میں شرارت لیے کہنے لگا۔کیا مروگے تم۔ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی وہی جو چھ مہینے سے نہیں کیا روحاب مسکراتے ہوئے کہنے لگا ریا نظریں جھکا گئی بے شرم۔وہ منہ بسور کر بولی روحاب نے اسے قریب کیا۔بہت بے شرم ہوں تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔روحاب اسے قریب کرکے کہنے لگا۔کسی نے دیکھ لیا تو ریا اس سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔تو دیکھ کے میں اپنی بیگم کیساتھ کھڑا ہوں کون سا کسی اور کیساتھ کھڑا ہوں وہ اسے کہنے لگا جس پر وہ مسکرادی۔۔۔۔۔۔۔

انہیں یوں باتیں کیے گھنٹہ ہو گیا تھا۔چلو اب تم جاؤ مجھے بہت نیند آرہی ہے ریا اسے کہنے لگی جس پر وہ اسے قریب کرکے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ گیا ریا پھٹی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگ گئی انتہائے بے شرم ہو تم پانچ منٹ بعد جب اس نے اسکے ہونٹوں کو آزادی دی تو تپ کر کہتے ساتھ اندر گھر کی طرف بڑھ گئی روحاب مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔

وہ اندر آئی ندیم قریشی وہاں سے گزر رہے تھے تم کہاں سے آرہی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی میں اندر دل گھبرا رہا تھا کھلی فضا میں گئی تھی وہ انہیں مسکرا کر بتاتے ساتھ اوپر کمرے کی طرف بڑھ گئی وہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئے۔۔۔۔

پاگل کہیں کا نہ کو تو ہر جیسا بھی ہے ہے تو میرا ناں وہ کہتے ساتھ کشن کو گلے سے لگا گئی اور آنکھیں بند کرتے ہوئے روحاب کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔۔

میں بہت خوش ہوں۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگی میں بھی یار تیرے کیے بہت خوش ہوں اور میں اور صائم بھی ہنی مون پر جا رہے ہیں سانیہ اسے بتانے لگی گڈ گڈ وہ خوشی سے کہنے لگی بس اب تم دونوں ہمیشہ خوش رہو کوئی رکاوٹ نہ آئے بیچ میں سانیہ اسے کہنے لگی آمین ریانے بولا دونوں کافی دیر یوں ہی باتوں میں لگی رہی۔۔۔

ریا روحاب اگیا جلدی کرو۔ صبا بیگم آتے ساتھ ریا سے کہنے لگی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر ایک تنقیدی نگاہ خود پر ڈال کر نیچے کی جانب بڑھ گئی روحاب اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔

ریا کہیں نہیں جائے گی روحاب اور ریا جانے کی والے تھے ندیم صاحب نے بولا ریا اور روحاب انہیں دیکھنے لگ گئے۔ کیوں روحاب انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔ میری بیٹی ہے میں نہیں جانے دوں گا۔ وہ بتانے لگے اگر

آپکی بیٹی ہے تو میری بیوی اور میرے ساتھ جانا۔ چاہتی ہے اور دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے وہ کہتے ساتھ ریا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اسکے لے جانے لگا روحاب تبھی ندیم قریشی کی آواز آئی وہ مڑا انکے ہاتھ میں گن تھی انہوں نے ٹریگر پر ہاتھ رکھا نہیں ڈیڈ ریا نفی میں سر ہلانے لگی جیسے ہی پستول چلی ریا نے روحاب کو دھکا دیا اور صبا بیگم نے ریا کو کھینچا گولی کسی کو بھی نہیں لگی۔۔۔۔

آپ کا دماغ ٹھیک ہے کیا کرنے جا رہے تھے آپ ندیم قریشی بھول جائیں سب آپکی بیٹی کی خوشی روحاب قریشی میں صبا بیگم انہیں بتانے لگی وہ غصے سے اوپر کی طرف بڑھ گئی۔۔
ری تم ٹھیک ہو روحاب اسکے پاس آکر پوچھنے لگا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تم دونوں جاؤ بیٹا اللہ ہمیشہ خوش رکھے صبا بیگم انہیں دعا دینے لگی وہ ریا کو لیتا چلا گیا اور صبا بیگم اوپر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔
روحاب نے گاڑی فارم ہاؤس کے باہر روکی ریا بہت پریشان بیٹھی تھی جیسے ہی گاڑی رکی اس نے روحاب کی طرف دیکھا روحاب نے اسکی طرف دیکھا۔ چلیں۔ وہ اسے کہنے لگا جس پر وہ بامشکل مسکرائی اور گاڑی سے اتری دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ابھی ٹی وی لاونج میں قدم رکھا ہی تھا اسکے پیر کے نیچے لال پھول آئے پورے ٹی وی لاؤنج میں لال اور سفید پھول بکھرے ہوئے تھے اور اس قدر خوبصورت لگ رہا تھا یہ سب ریا کے چہرے ایک دلفریب مسکراہٹ آئی اس نے روحاب کو دیکھا جو اسکے پیچھے پیچھے چل رہا تھا وہ سیڑھیاں کی طرف بڑھی سیڑھیوں پر بھی پھول تھے اور ارد گرد کینڈیلز لگے ہوئی تھی سب کچھ بہت خوبصورت لگ رہا تھا وہ دونوں کمرے میں آئے کمرے کی لائٹس

آف تھی ادھر بھی پھولوں سے دل اور اسکے سر د گرد کینڈ یلز وغیرہ لگی ہوئی تھی ریاسب کچھ دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوئی۔۔۔

۔روحاب نے لائٹس آن کی تو بیڈ پر ایک ہیوی ریڈ کلر کا فراک پڑا تھا ریاپریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔یہ کیا۔ ریانے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔اس دن تم نے ریڈ لہنگہ پہنا تھا ناتو تم اتنی پیاری لگی میرا دل کیا کہ تمہیں کافی دیر اسی لہنگے میں دیکھواس لیے اب تم میرے لیے ریڈ کلر کا فراک پہنے کر تیار ہو گی ریانے اسے دیکھا۔۔بہت ہیوی ہے روحاب۔ریامنہ بنا کر بولی۔میرے لیے۔روحاب نے اسے محبت سے کہا وہ فوراً اٹھ کر کپڑے وغیرہ لیتی باتھروم گھس گئی۔۔اور روحاب مسکراتے ہوئے کاؤچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد باتھروم کا دروازہ کھلا ریاباہر آئی روحاب کی نظر اس پر گئی لال فراک زیب تن کیے بالوں کو کھولے ہوئے وہ ہاتھوں کو مسلتے ہوئے نظریں جھکائے سیدھا روحاب کے دل میں اتر رہی تھی روحاب نے اسے دیکھا اور مسکرایا ریانظریں جھکائے کھڑی تھی روحاب اٹھ کر اسکے پاس آیا۔۔۔۔۔

وہ جو اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے لڑوا رہی تھی روحاب نے دونون ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تمہیں پتہ ہے تم اس وقت کیا لگ رہی ہو۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھنے لگی ریانے نفی میں سر ہلا دیا۔ایک پری جو صرف روحاب کیلیے ہے صرف میرے لیے ایسا لگ رہا ہے یہ جوڈریس ہے یہ بنا ہی تمہارے لیا تھا تم اس میں اس قدر حسین لگ رہی ہو دل گستاخی پر اتر رہا ہے۔۔روحاب نے کہتے ساتھ اسکے ہاتھوں پر لب رکھے اور پھر ایک

جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا ریا کی گھبرائی اسکی ہارٹ بیٹ معمول سے تیز ہونے لگ گئی اور اسکے ماتھے پر لب رکھے اسکی گال پر لب رکھے اسکی دوسری گال پر لب رکھے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹوں کی مہر لگائی اور ریا با مشکل اپنے پیروں پر کھڑی تھی اسکا چہرہ سرخ ہو گیا پانچ سست منٹ بعد روحاب نے اسکے ہونٹوں کو آزاد کیا اور اسے باہوں میں بھر اریا اس سے نظریں نہیں ملا سک رہی تھی۔۔۔۔۔

بیڈ پر لٹایا اور اسکے اوپر جھکا۔ تمہیں پتہ ہے کتنے مہینوں بعد میں تمہارے اس قدر قریب آیا ہوں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جس پر ریا نے کوئی جواب یا حرکت نہیں دی روحاب مسکرایا اور سائیڈ لیمپ آف کر کے اپنی تمام تر شدتیں اسکے اوپر نچھاور کرتا گیا اور وہ بے بس اسی روک بھی نہیں سکتی خود میں سمٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

صبح ریا کی آنکھ کھلی خود کو روحاب کی باہوں میں پایا ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں موجود وہ اسے دیکھ کر مسکرائی اسکے اٹھنے سے روحاب کی آنکھ بھی کھل گئی اور اسنے اسکے ماتھے پر لب رکھے کل بہت عرصے بعد سکون کی نیند سویا ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے ناک سے ناک ملا کر کہنے لگا۔ تمہیں پتہ ہے روحاب میں بہت قسمت والی تم جیسا شوہر اللہ نے میرے نصیب میں لکھا میں جانتی ہوں میں نے ہمیشہ تمہاری قدر نہیں کی لیکن یقین جانو کشمیر کے بعد ریا تمہیں پاگلوں کی طرح چاہنے لگی تھی تمہارے قریب اپنے علاوہ کسی کو آتا دیکھ کر مجھ سے برداشت نہیں ہوا تھا اس بات کیلیے بہت شرمندہ ہو لیکن قصور میرا بھی نہیں تھا تم ہی نہیں بتا رہے تھے تو مجھے تو شک ہونا تھا پھر بھی ری تم سے تمہاری طرح پیار نہیں کر سکی۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ نہ تمہاری غلطی تھی نہ میری بس وہ

وقت ہی کچھ ایسا تھا روحاب نے اسے بولا جس پر ریا مسکرائی۔ آئی لو سو مچ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے کہنے لگی آئی لو یو ٹو۔ وہ کہتے ساتھ اسے خود میں بھیج گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فریش ہوئی اور نیچے کی طرف بڑھے۔ چلیں۔ تعحاب اس سے پوچھنے لگا۔ کدھر۔ ریا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ گھر۔ مختصر سا جواب آیا۔ ہم ناشتہ یہاں نہیں کریں گے۔ ریا اس سے پوچھنے لگی۔ نہیں مام اور مومل دونوں انتظار کر رہے ہیں تمہارا۔ وہ اسے بتانے لگا جس پر ریا اثبات میں سر ہلا گئی اور دونوں چل دیے۔۔۔۔۔

گاڑی قریشی ہاؤس کے باہر رکی اور وہ گاڑی سے اتری روحاب نے بھی ڈرائیونگ سیٹ چھوڑی دونوں اندر کی طرف بڑھے وہ جیسے ہی ٹی وی لاؤنج میں آئی اسے دیکھ کر ربیعہ بیگم کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔ ریا میری بچی۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ اسکے پاس گئے اسے گلے سے لگایا۔ کیسی ہیں آپ۔۔ وہ پیار سے پوچھنے لگی۔ میں ٹھیک تم کیسی ہو۔۔ وہ بھی بدلے میں سوال کرنے لگی۔ میں ٹھیک ہوں۔ مسکراتے ہوئے ریا نے جواب دیا۔۔

بھابی۔ مومل خوشی سے اس طرف بھاگی۔ کیسے ہیں آپ۔ وہ اسکے گلے لگ کر کہنے لگی۔ میں تو ٹھیک ہوں تم کیسی ہو طبیعت کیسی ہے اور کہاں تھی اتنا عرصہ۔۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھنے لگی۔ میں بلکل ٹھیک ہوں بھائی نے مجھے سنبھال کر رکھا ہوا تھا آپ تو بہت پیاری ہے جیسے روحاب بھائی نے بتایا اس سے بھی کئی زیادہ پیاری۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔ تم بھی بہت پیاری ہو۔ ریا بدلے میں بولی جس پر دونوں مسکرائی روحاب بس پیچھے کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میں ناشتہ لگا رہی ہوں تم سب لوگ آ جاؤ۔ ربیعہ بیگم نے کہا تو سب لوگ ڈائننگ ایریا کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

وہ سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے حامد قریشی خاموش تھے ربیعہ بیگم ریا مومل آپس میں باتیں کر رہی تھی اور مسکرا بھی رہی روحاب انہیں خوش دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ آفس کے بعد کمرے میں آیا وہ بیڈ پر گہری نیند سونے میں مصروف تھی روحاب نے ایک نظر اسے دیکھا اور چہرے پر مسکراہٹ آئی رہیی۔ تبھی روحاب نے اسے پکارا ریا تھوڑا ہلی۔ ہمم۔ وہ نیند میں بولی۔ میڈیسن کھالو۔ وہ اسے کہنے لگا۔۔اس بات کو ناچار دن ہو گئے ہیں روحاب میں بلکل ٹھیک ہوں مجھے سونا ہے ناں ابھی بہت زیادہ والی نیند آرہی ہے۔ وہ منہ بنا کر بلکل بچوں کی طرح بولنے لگی روحاب اسکے انداز پر مسکرایا اور وہ دوبارہ سو گئی۔۔۔۔۔

روحاب فریش ہوا اور اسکے پاس آکر اسکے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔۔۔

آج میں بناؤں کچھ۔ وہ کچن میں داخل ہوئی اور ربیعہ بیگم کو دیکھ کر پوچھنے لگی انہوں نے اسکی طرف دیکھا۔ تمہیں تو نہیں آتا تو پھر کیسے۔ ربیعہ بیگم پوچھنے لگی۔ آپ بتاتی جایئے گا میں وہ وہ کرتی جاؤں گا۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی تو ربیعہ بیگم مسکرائی آؤ۔۔ وہ پیار سے اسے اپنے پاس بلانے لگی جس پر وہ مسکرائی اور انکی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا تبھی ریا کچن سے نکلی ڈوپٹہ کو کمر پر باندھے بالوں کو پونی میں قید کیے روحاب کی نظر اس پر گئی۔ یہ سب کیا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا وہ آج بھابی نے آپ کیلیے کھانا بنایا فرسٹ ٹائم کیوں بھابی۔ مومل فوراً آتی کہنے لگی۔ ریا مسکرائی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ میں ذرا روم سے ہو کر آئی۔ ریا کہتے ساتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

روحاب کمرے میں آیا تو وہ بال کھولے لائٹ سا میک اپ کیے کھڑی بہت پیاری لگ رہی تھی روحاب اسے دیکھ کر مسکرایا اور اسکے پاس بڑھا۔ اتنی تبدیلی اس سب کی وجہ۔۔ وہ پوچھنے لگا۔ خود کو تمہارے قابل بنانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی روحاب نے اسے دیکھا تم ہمیشہ سے میرے قابل تھی اور ویسے بھی مجھے یہ چپ چپ اور سلجھی ہوئی ریا نہیں پسند مجھے اپنی ری پسند ہے جو مجھ سے لڑتی تھی بہت زیادہ بولتی جیسے کہ مس لڑاکا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا اچھا تو ایسی بات ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔ ہمم۔۔ روحاب نے اثبات میں سر ہلا یار یا بیڈ کی طرف بڑھی اور پلو اٹھا کر اسے مارا۔۔

یہ کیا روحاب پریشانی سے دیکھنے لگا۔ تمہیں ہی شوق چڑھا تھا ری کو اس طرح دیکھنے کا تو اب یہ لو۔ وہ کہتے ساتھ اسے مارنے لگی روحاب اسے دیکھنے لگ گیا ریا مارتے مارتے ایکدم رکی۔ تمہیں لگ۔ نہیں رہا۔ ریا روحاب کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی کوئی اتنے پیار سے مارے تو کس انسان کو لگے گی۔ وہ کہتے ساتھ قریب کرنے لگا۔ بہت تھرڈ کلاس ڈائلاگ تھا۔ وہ منہ بنا کر کہنے لگی جس پر روحاب نے اسکی گال پر لب رکھ دیے ریا کو کرنٹ سا لگا وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے روحاب بھائی کھا کر بتائیں گے ریا بھابی نے کیسا بنایا ڈال کر دیں بھابی۔ مومل مسکرا کر کہنے لگی جس پر وہ مسکرائی اور ڈال کر روحاب کو دینے لگی روحاب نے کھایا۔ یہ تم نے بنایا ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ہاں کیوں اچھا نہیں بنا کیا۔ وہ پریشان سی پوچھنے لگی۔ بلکل مام جیسا بنایا بہت مزے کا۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ مطلب بھابی پاس۔ وہ خوشی سے تالیاں بجانے لگی ریا مسکرائی سب کھانا کھانے لگ گئے۔۔۔۔۔۔

وہ بیلکونی میں کھڑی تھی تبھی روحاب ہاتھوں میں دو کافی کے مگ لیے اسکے ہمراہ آ کر کھڑا ہوا ریا نے اسکی طرف دیکھا روحاب نے مگ اسکی طرف بڑھایا۔ تم تھکے ہوئے تھے کیوں بنائی مجھے کہ دیتے۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ نہیں تم نے میرے لیے پورا دن اتنا سب کیا میں اتنا نہیں کر سکتا اور ویسے بھی روحاب جیسے ہی اپنی ری کو دیکھتا ہے اسکی تھکاوٹ اتر جاتی ہے ریا مسکرائی اور اسے دیکھا۔۔ اتنا پیار کیوں کرتے ہو۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ تم مجھ سے اتنا پیار کیوں کرنے لگی ہو۔ روحاب نے بدلے میں سوال کیا۔ تم نے مجبور کیا ہے وہ اسے بتانے لگی جس پر روحاب اسکے قریب ہوا۔ میں تم سے پیار نہیں کرتا دادا نے جاتے جاتے وعدہ لیا تھا کہ تم ریا سے ہی شادی کرو گے پھر تمہارے میں جاننے لگا آہستہ آہستہ تم جہاں جاتی روحاب وہاں پہنچ جاتا تم سے عشق کرنے پر بھی تم نے مجبور کیا ہے تمہارا غصہ چل بل سی حرکتیں اور کیوٹ بھی کتنی ہو۔ وہ اسکی گال کھینچ کر محبت سے کہنے لگا۔۔ روحاب میں بچی نہیں ہوں۔۔ وہ منہ بنا کر کہنے لگی۔۔ آئی نو تم مس لڑاکا ہو۔ وہ اسکی کمر پر ہاتھ ڈال کر قریب کرتے ہوئے کہنے لگا ریا نظریں جھکا گئی روحاب نے اسکی گردن پر لب رکھے ریا کے پورے جسم میں کرنٹ سا لگا اسکی ہارٹ بیٹ بہت تیز ہو گئی روحاب یوں ہی اسے اپنے ساتھ کافی پینے لگا وہ بامشکل اس وقت کھڑی تھی نا جانے کیوں دل عجیب سی کیفیت کا ہو رہا تھا ریا ایک جھٹکے سے روحاب سے دور ہوئی اور کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی باتھروم میں گھسی اور الٹی کر دی روحاب پریشانی سے اسکے پیچھے بڑھا۔۔۔۔

وہ بیڈ پر آ کر بیٹھی تم ٹھیک ہو کیا ہوا ہے کیا کھایا تھا صبح بتاؤ مجھے۔ روحاب اس سے فکرمندی سے پوچھنے لگا۔ کچھ نہیں کھایا تھا وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے کہنے لگی اچھا تم آرام کرو لیٹ جاؤ وہ اسے لٹاتا کمفرٹ اس پر ڈال

کر لیمپ آف کر کے اسکے ساتھ ہی آ کر لیٹ گیا اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا رپا کچھ دیر بعد ہی نیند کی وادیوں میں ستر گئی روحاب اسے دیکھ رہا تھا روحاب نے اسکے ماتھے پر لب رکھے اسے دیکھنے میں مصروف رہا روحاب نے اسکی آنکھوں پر لب رکھے۔۔۔۔

جسے ٹوٹ کر چاہا جاتا ہے پھر اسکی اچھائی برائی سمیت اسے اپنایا جاتا ہے اسکی کچھ نادانیاں جو کچھ غلطیوں کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اسی شخص کیساتھ دنیا کا اچھا وقت بھی دیکھا جاتا ہے اور وہی شخص آپ کو دنیا کا برا وقت بھی دیکھاتا مگر ہمیشہ ساتھ رہنے کیلیے ایک کو جھکنا ہی پڑتا ہے کچھ ایسی ہی کہانی تھی روحاب رپا کچھ ایسے ہی موڑ آئے تھے ان دونوں کی کہانی میں لیکن آج وہ ساتھ ہیں کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو بے پناہ چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ سب لوگ بیٹھے تھے ٹی وی لاونج میں اچانک حامد قریشی کے چیخنے کی آواز آئی سب لوگ پریشانی سے انکے کمرے کی طرف بڑھے انہیں دیکھے وہ دل پر ہاتھ رکھے زمین پر گرے ہوئے تھے کیا ہوا انہیں جلدی سے ایمبولینس کو فون کرو روحاب ربیعہ بیگم پریشانی سے کہنے لگی روحاب نے ایمبولینس کو فون کیا ربیعہ بیگم رونے لگ گئی رپا بھی پریشان ہو رہی تھی۔۔۔مام کچھ نہیں ہو گا ڈیڈ کو آپ روئے مت مومل انہیں تسلی دینے لگی۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ایمبولینس آگئی حامد قریشی کو اس میں لے جایا گیا۔۔۔۔

اس وقت وہ سب ہسپتال میں موجود تھے ربیعہ بیگم اللہ سے دعائیں کر رہی تھی حامد قریشی کیلیے روحاب ٹہل رہا تھا رپا اور مومل خاموش تھے۔۔۔۔

تبھی ڈاکٹر آیا۔۔ڈیڈ کیسے ہیں۔روحاب فوراً ڈاکٹر کی طرف بڑھا۔ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اب بہتر ہے انہیں ہوش آگیا آپ سب مل سکتے ہیں۔روحاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

سب لوگ روم کی جانب بڑھے وہ بیڈ پر پڑھے ان سب کو دیکھ کر حامد قریشی کی آنکھیں بھر آئی۔مجھے معاف کردو تم سب میں نے ہمیشہ اپنا سوچا صرف اپنا پیسہ کی لالچ نا جانے کتنے گناہ کر دیے میں نے بلکل ٹھیک نہیں کیا مجھے معاف کر دو پلیز ززز۔۔وہ ہاتھ باندھے آنکھوں میں نمی لیے اداسی سے کہنے لگے جس پر وہ سب انہیں دیکھنے لگے۔نہیں ہمارے دل میں کوئی شکایت نہیں ہے آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے یہی بہت ہے۔ربیعہ بیگم انہیں کہنے لگی۔روحاب تم بھی مجھے معاف کر دو مومل تمہارا تو میں مجرم ہوں پلیز ززز مجھے معاف کر دو۔وہ روتے ہوئےں ولے۔میرے دل میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔روحاں سنجیدگی سے جواب دینے لگا۔میں نے کب جا آپ کو معاف کر دیا ہے ڈیڈ۔وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی حامد قریشی کے رونے میں مزید اضافہ ہو گیا۔کتنا بد بخت ہو کتنی اچھی اولاد ملی ہے مجھے اور قدر ہی نہیں کی میں نے وہ یوں ہی کافی دیر روتے رہے اچانک انکے دل کو کچھ ہوا اور انکی سسکیاں رکی سب دیکھنے لگ گئی ریا خاموش کھڑی تھی اچانک یوں دیکھ کر فوراً اس طرف بڑھی۔حامد ربیعہ اسے پکارنے لگی مگر کوئی حرکت نہیں ہوئی۔ڈاکٹر ریا باہر آکر ڈاکٹر کو پکارنے لگی ڈاکٹر اسکے ساتھ روم میں گیا سب کو پیچھے کیا اور حامد قریشی کی نبض چیک کرنے لگا۔۔ہی از نو نور ڈاکٹر افسردہ سا کہہ کر چلے گئے پیچھے سب رونے لگ گئی۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

حامد قریشی کو گئے دو دن گزر گئے تھے ربیعہ بیگم روتی چلی جا رہی تھی اور مومل انہیں تسلی دے رہی تھی وہی روحاب بلکل خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

ریا کمرے میں آئی وہ بیڈ پر بیٹھا روحاب نے ریا کو دیکھا ریا اسکے ساتھ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی اور اسے دیکھنے لگی روحاب نے کچھ بھی نہیں کیا اپنا سر ریا کی گود میں رکھ لیا اور اسکا ہاتھ اپنے بالوں پر ریا اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔ روحاب اداس نہ ہو دیکھو سب نے ایک دن جانا ہے انکی موت لکھی دی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تھا تم اس طرح پریشان ہو گے انہیں دکھ ہو گا۔ ریا کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھنے لگی روحاب ہلکا سا مسکرایا۔۔ آج میں کہتا ہوں میں بہت خوش قسمت ہوں جسے تم جیسی پیاری اور ساتھ نبھانے والی بیوی ملی ہے۔۔۔

ریا صبا بیگم سے ملنے کیلیے روحاب کیساتھ انکے گھر آئی تھی ندیم قریشی کی طبیعت بھی کافی خراب تھی وہ لوگ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ ڈیڈ کی طبیعت کیسی ہے اب ریا انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ تمہارے ڈیڈ کے پاس صرف ایک مہینہ ہے ڈاکٹر نے جواب دے دیا انہیں برین ٹیومر ہے وہ بتانے لگی جس پر ریا پریشانی سے انہیں دیکھنے لگی روحاب کو بھی حیرت ہوئی تھی یہ کیسے کب آپ نے بتایا کیوں نہیں وہ آنکھوں میں نمی لیے افسردگی سے کہنے لگی موقع ہی نہیں ملا تمہیں بتانے کا اب ملا تو بتا دیا صبا بیگم بتانے لگی جس پر ریا انکے کمرے کی طرف بڑھی اپنے کیے کی معافی تو وہ مانگ چکے تھے سب نے انہیں معاف بھی کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئی ندیم قریشی گہری نیند سو رہے تھے کمزور سے ہوئے ہوئے تھے انہیں دیکھ کر ریا کی آنکھیں بھر آئی اور وہ کچھ دیر انہیں کے پاس بیٹھی رہی۔۔۔۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی تھی طبیعت بہت عجیب سے تھی ایک مہینے سے الٹی رک ہی نہیں رہی تھی روحاب پہلے سے پریشان تھا اس لیے اس پر دھیان نہیں گیا اور اس نے اسے بتانا ضروری نہیں سمجھا ریا کو لگا تھا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا تبھی اسکا فون بجا اس نے فون کان سے لگایا وہ شوک کی سی کیفیت میں چلی گئی۔ نہیں مام ایسا نہیں ہو سکتا۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو زار و قطار نکلنے لگے۔۔

تبھی روحاب کمرے میں داخل ہوا نظر ریا پر گئی تو اسے روتا دیکھ کر اسے پریشانی ہوئی اور فوراً اسکی طرف بڑھا۔ ری آر یو اوکے کیا ہوا ہے میری جان کیوں رو رہی ہو سب ٹھیک تو ہے ناں ری وہ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھنے لگا ریا روحاب کے سینے سے لگ گئی۔ ری ہوا کیا ہے کیوں روتی جارہی ہو آخر کیوں روحاب اسے سینے سے لگائے پیار سے پوچھنے لگا۔۔۔روح۔۔روحاب۔۔۔۔ڈیڈ نہیں۔۔۔رہے چھوڑ گئے۔۔۔۔مجھے وہ روتے ہوئے اسکے سینے سے لگی سسکیاں لیتے ہوئے بتانے لگی روحاب ریا کی کیفیت سے اب واقف ہو گیا اس نے اسے کافی دیر خود سے لگائے رکھا۔۔۔۔۔

جنازہ ہو چکا تھا انہیں گئے ایک دن بھی گزر گیا تھا ریا بیڈ پر بیٹھی رو رہی روحاب اسکے پاس آیا۔۔۔

۔میری جان یوں رو نہیں بی اسٹرونگ انکی طبیعت کا تمہیں پہلے سے پتا تھا یوں رو گی تو بیمار ہو جاؤ گی وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگا۔ نہیں روحاب وہ جیسے بھی تھے انہوں نے مجھ سے بہت پیار کیا ہے بہت زیادہ میری ہر خواہش پوری کی ہے۔وہ روتے ہوئے بتانے لگی مجھے پتہ ہے ری وہ تم سے پیار کرتے تھے مگر اب واپس تو نہیں

آ سکتے وہ یوں کمزور پڑ جاؤ گی تو چچی کو کون سنبھالے گا وہ اسے سمجھانے لگا مگر ریا نے رونا بند نہیں کیا وہ روتی چلی گئی روحاب اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش کرتا رہا اچانک وہ روتے روتے بیڈ کراؤن سے سر ٹکا گئی روحاب کی نظر جیسے اس پر گئی تو وہ پریشان ہوا وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ ری او پن دا آئز ری آنکھیں کھولو ری تمہیں کیا ہوا آنکھیں کھولو ری وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا مگر خلاف توقع وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔روحاب نے فوراً ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔

کچھ دیر میں لیڈی ڈاکٹر وہاں موجود تھی اور ریا کو دیکھ رہی تھی وہ سب باہر کھڑے تھے روحاب پریشانی سے باہر ٹہل رہا تھا تبھی لیڈی ڈاکٹر باہر آئی۔ کیا ہوا ہے ری کو سب ٹھیک تو ہے نا کچھ ہوا تو نہیں اسے۔ روحاب فوراً اس کے پاس جا کر پوچھنے لگا۔ وہ بلکل ٹھیک ہیں انہوں نے ایک بات کو اپنے دماغ پر حاوی کر لیا تھا اینڈ شی از پریگننٹ وہ مسکراتے ہوئے بتاتے ساتھ چلی گئی اور وہی روحاب حیرت کی سی کیفیت میں کھڑا تھا ربیعہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور مومل بھی خوش ہوئی وہ کچھ دیر یوں ہی کھڑا ہونے کے بعد کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ کمرے میں آیا نظر ریا پر گئی جو بیڈ سے ٹیک لگائے سرخ سوجی ہوئی آنکھوں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی روحاب اسکے پاس گیا ریا نے اسے دیکھا۔ کیسی طبیعت ہے کیسا فیل کر رہی ہو اب وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ ہمم بہتر ہے وہ آہستہ آواز میں جواب دے گئی۔۔ میں تمہارے لیے کھانا لاتا ہوں روحاب کہتے ساتھ نیچے کی طرف بڑھا اور ربیعہ بیگم کو کھانے کا کہا۔۔

اسلام علیکم

روحاب ریا کو کھانا کھلانے میں مصروف تھا۔ تمہیں پتہ لگا ہے روحاب اسکی طرف چاول کا چمچ بڑھاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے کہنے لگا۔ کیا ریا بدلے میں کرنے لگی۔ کہ تم مما بننے والی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا ریا کو اچانک کھانسی کوئی۔ تم ٹھیک ہو گلے کو لگ گیا کیا پانی دوں رکو وہ فکر مندی سے کہتے ساتھ گلاس میں پانی ڈال کر اسے پلانے لگا ریا اسے دیکھنے لگی۔ ریا نے پانی پیا۔ یہ کیا بول رہے ہو تم ؟؟ ریا اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ڈاکٹر نے بتایا

ہے۔روحاب اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔کیاواقع وہ اسے بولی۔ہمم ہم پیرینٹس بننے والے ہیں۔وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگاریابھی ہلکاسامسکرادی۔۔۔۔۔

ندیم قریشی کو گئے مہینہ گزرچکا تھاریاابھی بھی تھوڑااداس اداس پھیرتی تھی وہ لان میں ایک سائیڈپر کھڑی ٹہلنے میں مصروف تھی اچانک بارش ہونے لگی ریاکی نظر بارش پر گئی تو وہ اپناہاتھ اسکے نیچے کرنے لگی روحاب نے اسے اوپر سیڑھیوں سے ہی دیکھ لیاتوواپس کمرے کی طرف بڑھااور وارڈروب سے اسکا کورٹ اٹھاکراسکے پاس آیااور اسے پہنایاریااسے دیکھنے لگ گئی ٹھنڈنہ لگ جائے وہ اسے کہتے ساتھ اسکے لیے کرسی اٹھاکرلایااور بیٹھنے کااشارہ کیا۔ میں ٹھیک ہوں ریااسے کہنے لگی تمہاری کنڈیشن کچھ اس طرح کی نہیں ہے کہ تم زیادہ دیر کھڑی رہو بیٹھ جاؤری وہ پیار سے بیٹھنے کاکہنے لگاریامجبوراًبیٹھ گئی روحاب بھی ایک کرسی اسکے ساتھ لاکررکھنے لگااور خوداس پر بیٹھااور سائیڈپرپڑااپناپیانواٹھاکرایک نظرریا۔کودیکھا۔۔۔۔۔۔

"توآتی ہے سینے میں جب جب سانسیں بھرتاہوں
تیرے دل کی گلیوں سے میں ہرروز گزرتاہوں
ہواکے جیسے چلتی ہے تومیں ریت جیسے اڑتاہوں
کون تجھے یوں پیار کرے گاجیسے میں کرتاہوں۔۔۔

توجومجھے آملی سپنے ہوئے سرپھرے

ہاتھوں میں آتے نہیں اڑتے ہیں لمحے میرے
میری ہنسی تجھ سے میری خوشی تجھ سے
تجھے خبر کیا بے خبر
جس دن تجھ کو نہ دیکھوں پاگل پھرتی ہوں
کون تجھے یوں پیار کرے گا جیسے میں کرتا ہوں"

روحاب نے ریا کو دیکھتے ہوئے گانا گایا ریا کے چہرے پر ہلکی سی مسکان آئی روحاب نے اسکے ماتھے پر لب رکھے ریا آنکھیں بند کر گئی ریا نے اپنا ہاتھ بارش کے نیچے کیا تو روحاب نے اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھاما دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ مجھ سے ہمیشہ اتنا ہی پیار کرو گے ناں اگر تمہاری بیٹی بھی آگئی پھر بھی وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھنے لگی۔ پھر بھی وہ اسی کے انداز میں بولا ریا مسکرا دی۔۔۔

چھ مہینے بعد۔۔۔۔۔

ریا کو اندر گھٹن ہو رہی تھی تو روحاب اسے لان میں لے آیا وہ روحاب کے کندھے پر سر رکھے روحاب کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے چل رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔ تمہیں نہیں لگتا تم مجھے اپنی بہت گندی عادت دوبارہ بنا گئی ہو دو منٹ بھی نہیں رہ سکتی۔ روحاب اسے شوخیہ لہجے میں کہنے لگا۔ ریا نے اسے معصومیت سے دیکھا۔ کیوں تم کہیں جانے والے ہو۔ ریا اداسی سے پوچھنے لگی۔ نہیں ویسے ہی ایک بات ہے۔ روحاب اسے کہنے

لگا جس پر ریا نے اسے دیکھا۔ہاں تو تم ہی تو ہو نا اب صرف میرے پاس۔وہ محبت سے اسے دیکھ کر کہنے لگی روحاب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔۔۔

صبح ریا کی آنکھ کھلی تو نظر کمرے میں گھمائی روحاب کہیں بھی نہیں دیکھا۔روحاب۔۔ریا نے اسے پکارا اگر کوئی جواب نہیں آیا۔روحاب تم کہاں ہو۔ریا کہتے ساتھ بامشکل بیڈ سے اٹھی اور باہر جانے لگی روحاب اسے دیکھ کر پریشان ہوا۔ری کہاں جانا ہے۔روحاب ٹرے رکھتا اس سے پیار سے پوچھنے لگا۔تم کہاں۔تھے۔وہ آنکھوں میں نمی لیے اداسی سے کہنے لگی۔بریک فاسٹ لینے گیا تھا اب تم بلکل بھی نیچے نہیں جاسکتی ناں اس لیے صرف ریسٹ کرو بیٹھو اٹھی کیوں۔وہ اسے کہتے ساتھ بیڈ پر بٹھانے لگا۔تمہیں دیکھنے روم میں جو نہیں دیکھے تھے۔ریا کہتے ساتھ بیٹھ گئی روحاب نے اسکے چہرے پر سے بال ہٹائے اور اسکی آنکھوں پر کب رکھے۔۔اب ان آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیے وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے کہنے لگا اور اسے ناشتہ کروانے لگا۔۔۔۔۔۔

ریحاب۔ریا کمرے میں کھڑی اسے بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر پکارنے لگی وہ ہنسنے لگ گیا ریا نے اسے گود میں اٹھایا اور کمرے میں ٹہلنے لگ گئی۔نیند اسے آتی نہیں تھی پوری رات جاگتا تھا ساتھ ریا اور روحاب کو بھی جگاتا تھا۔۔ روحاب کمرے میں آیا وہ جو ٹہل رہی تھی اسے دیکھا ریحاب کی نظر جیسے ہی روحاب پر گئی تو رونے شروع کر دیا۔کیا ہوا میرے پیارے بچے کو کیا ہوا۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھنے لگی۔اپنے اس پیارے بچے کے

علاوہ ایک عدد شوہر بھی ہے تمہارا۔ روحاب غصے سے کہنے لگا ریحاب زیادہ رونے لگا۔ افففف روحاب رلا دیا آپ نے اسے اب تو وہ چپ ہی نہیں ہوگا جانتے ہیں غصے سے ڈرتا ہے معصوم بچہ میرا اور پھر ڈانٹ دیا۔ وہ منہ بنا کر کہتے ساتھ ریحاب کو چپ کروانے کی کوشش کرنے لگی۔ معصوم استغفرُللہ معصوم کی توہین نہ کرو جب سے پیدا ہوا ہے مجھے میری بیوی سے دور کر دیا ہے پتہ نہیں کون سا شوق چڑھا تھا روحاب تجھے باپ بننے کا وہ تپ کر کہتے ساتھ کمرے سے چلا گیا اسکا کمرا میں رہنا بھی اسکے بیٹے ریحاب کیلیے عذاب تھا وہ ایک ہفتے سے باہر سو رہا تھا۔۔۔۔۔

ریا ریحاب کو گود میں اٹھائے ہوئے تھی وہ آفس سے گھر آیا کمرے میں آیا تو ان دونوں کو دیکھا اور دونوں کے پاس آ کر بیٹھا۔ میرا ہینڈ سم بیٹا۔ وہ اسکی گال پر پیار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ اپنے ڈیڈ پر جو گیا ہے۔ روحاب اترا کر کہنے لگا۔ ویسے تو شیطان کہتے رہتے ہیں میرے بچے کو اب ہینڈ سم کی بات آئی ہے تو آپ پر چلا گیا حد ہے۔ وہ منہ بنا کر کہنے لگی۔۔ وہ اور بات ہے وہ بھی میں پیار سے کہتا ہوں۔ وہ اسے کہنے لگا۔ ریاا۔ تبھی ربیعہ بیگم کی آواز آئی۔ پکڑیں اسے۔ ریا روحاب کو پکڑاتی کمرے سے باہر گئی۔ وہ اسے گود میں اٹھائے کھڑا تھا کہ اچانک ریحاب رونے لگ گئی۔ ریی۔ روحاب ریا کو پکارنے لگا روحاب کے پاس بلکل نہیں جاتا تھا ریا واپس آئی۔ تمہیں پتہ ہے میرے پاس نہیں آتا ہے پھر بھی۔ وہ اسے دیتا کہنے لگی۔ وہ بات سننے گئی تھی نا ریا کہتے ساتھ اسے سلانے لگی۔۔۔۔

روحاب کو بیڈ پر بلکل اجازت نہیں تھی وہ کاؤچ پر غصے سے سویا ہوا تھا اور بیڈ کو تک رہا تھا جہاں اسکا ظالم بیٹا اور بیوی گہری نیند سو رہی تھی اسکو نیند نہیں آ رہی تھی وہ اٹھا اور ریا کی طرف بڑھا۔۔

ری۔ روحاب نے ہلکی آواز میں پکارا وہ گہری نیند سوئی رہی لیکن۔ اسکا ظالم بیٹا اٹھ گیا اور نظر اس پر گئی اور ریا کے سینے سے لگ گیا اور روحاب کو گھورنے لگا ریا بھی اٹھ گئی کیا ہوا ہے۔۔ ریا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ ریا نے مڑ

کر روحاب کو دیکھا۔ایسے کیا دیکھ رہا تمہاری مما ہونے سے پہلے میری بیوی ہے یہ۔۔وہ غصے سے کہنے لگا۔روحاب وہ بچہ ہے۔ریا اسے غصے سے دیکھ کر بتانے لگی جس پر روحاب نے دیکھا۔دو منٹ تمہارے پاس کھڑا ابھی نہیں ہو سکتا ہوں وہ غصے سے کہتے ساتھ صوفے پر چلا گیا اور ریحاب ریا کے سینے سے لگا وہ شروع سے ہی اسکے سامنے غصہ کرتا تھا اس لیے وہ روحاب سے ڈرتا تھا ریا ریحاب کو سلاتے سلاتے خود بھی سو گئی۔۔۔۔

صبح روحاب آفس کیلیے تیار ہو رہا تھا ریا کی آنکھ کھلی تو نظر اس پر گئی جو ٹائی باندھ رہا تھا وہ اٹھی اور اسکے پاس آئی اور اسکے ہاتھ سے ٹائی لے کر باندھنے لگی۔ شکر ہے چار مہینے بعد یاد آگیا آپکا ایک عدد شوہر بھی ہے چھوڑو میں کر لوں گا روحاب وہ خفگی سے کہتے ساتھ باندھنے لگا۔ریا نے زبردستی ٹائی باندھی۔وہ ابھی چھوٹا ہے آپ ہمیشہ اس پر چیختے رہتے ہو اس لیے وہ آپ سے ڈرتا ہے آپ پیار سے بات کرو گے تو نہیں ڈرے گا ناں بڑا ہو گا وہ خود ہی سمجھ جائے گا روحاب آپ اتنے غصے میں آجاتے ہو۔ریا اسکی ٹائی باندھتے ہوئے بتانے لگی جس پر روحاب نے اسے دیکھا۔ اتنا ظالم تو کوئی ہم دونوں کے بیچ نہیں بنا جتنا تمہارا بیٹا بن رہا ہے۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ویسے میرے بیٹے کو کسی دشمن کی ضرورت نہیں ہے اسکا باپ ہی کافی ہے وہ اسے بتانے لگی۔۔۔

بیٹے کی فکر ہے مگر شوہر کی نہیں بہت پیار کرتا ہوں تم سے ری تم نے مجھے کہا تھا جب بیٹی پیدا ہو گی تو میں تمہیں ویسا ہی پیار کروں تو میں بھی چاہتا ہوں تم اس سے اتنا پیار کرو اور مجھ سے جیسے کرتی تھی ویسے میرے بغیر ایک سکینڈ نہیں رہ سکتی مجھے محسوس ہوتا ہے یار تم مجھے نہیں اہمیت دیتی صرف ریحاب کو ہی اہمیت دیتی ہو مجھے بھی امپورٹنس چاہیے ناں میں تو تم سے بہت پیار کرتا ہوں تم بھی اتنا ہی کرو وہ اسے پیار سے کہنے لگا ریا مسکرائی۔میں

تم سے اتنا ہی پیار کرتی ہو مسٹر روحاب مگر تم نہیں مانتے۔ ریا نے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھے اور روحاب نے اسے سینے سے لگا یا۔۔۔۔۔

ریحاب پانچ سال کا ہو چکا تھا پورے گھر کی رونق بن چکا تھا مومل اور ربیعہ بیگم کا تو لاڈلہ تھا وہ انہیں کے پاس تھا ریا کمرے میں کھڑی تیار ہو رہی تھی آج روحاب کے فرینڈ کے گھر دعوت تھی روحاب نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا ریا کو اب عادت سی ہو گئی تھی روحاب ہٹو نا تیار ہونے دو پہلے دیر ہو رہی ہے ریا اسے گھڑی پر نظر ڈال کر کہنے لگی۔ ہوتی رہے روحاب لاپرواہی سے بولا۔ روحاب سمجھو نا وہ اسے کہنے لگی آج اتنے عرصے بعد تو ہم دونوں کے بیچ کوئی نہیں ہے جب ہم دونوں تھے تو سکون سا تھا زندگی میں اب تو تمہارا ہاتھ پکڑنے کیلیے بھی موقع چاہیے ہوتا جو چار چار گھنٹے بعد ملتا ہے وہ اسکی گردن پر لب رکھے محبت سے کہنے لگا۔ ریا نظریں جھکا گئی اور روحاب نے پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں نیچے آئے۔ چلیں ریحاب بے بی چلیں ریا اسکا ہاتھ پکڑے کہنے لگی۔ مام ہم تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔ روحاب کہتے ساتھ ان دونوں کو لیتا باہر کی طرف نکل گیا۔۔۔

وہ سب اپنی زندگیوں میں پر سکون اور خوش تھے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں کرنی بات ریا روحاب کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ہوا کیا ہے۔ روحاب پوچھنے لگا۔ میں نے کہا نا مجھ سے بات مت کرو ریا منہ سجاتے ہوئے بولی روحاب خاموش ہو گیا وہ اٹھ کر بیلکونی میں چلی گئی آدھے گھنٹے بعد جب روحاب نہ آیا تو غصے سے خود اندر کی طرف آئی۔ میں ناراض مجھے منا نہیں سکتے تھے ریا اسے دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہنے لگی تم ہی نے کہا تھا کہ مجھ سے بات مت کرو روحاب لیپ ٹاپ پر مصروف سا کہنے لگا۔ بند کرو اس کو میں اب کہہ رہی ہو مجھے مناؤ تو مناؤ۔ وہ منہ بنا کر بولی ناراض تو ہو جاتی تھی مگر وہ ایک منٹ بھی نہیں سکتی تھی۔ اپنے

طریقے سے مناؤں گا وہ کہتے ساتھ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے اسکی گال پر لب رکھ گیا ریا نظریں جھکا گئی تم میرے عشق کی انتہا کو مس لڑا کا وہ گھمبیر آواز میں کہنے لگا ریا نے بیڈ سے تکیہ اٹھایا اور اسے مارنا شروع کر دیا اور وہ اسے روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

لڑتے لڑتے ہیں ایک دوسرے سے دونوں عشق کر بیٹھے اور اب دوسرے کے بغیر رہنا نا ممکن تھا

"میری دھڑکنوں کی روانی ہے تم سے

میری ہر خوشی ہر کہانی ہے تم سے 💫□♥□

سانیہ اور صائم اپنی زندگی میں بہت خوش تھے انکی ایک بیٹی ہوئی تھی جسکا نام مروہ رکھا تھا۔ وہ مروہ کے کپڑے بدل رہی تھی تبھی صائم آیا۔ بابا کی جان۔ وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا جس پر وہ بھی مسکرا دی اور سکی گود میں بھاگ گئی صائم نے سانیہ کو بھی ساتھ لگا یا وہ ہر روز جب بھی آتا تھا تو اسی طرح دونوں جو اپنے پاس کرتا تھا وہ دونوں اپنی خوبصورت زندگی اپنی نعمت کیساتھ گزارنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔